عیسائیت پر لکھی گئی منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

تحقیقی مقالہ۔ ایم اے علوم اسلامیہ

مقالہ نگار:

محمد جنید

رول نمبر: ۵۷۳۵

شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور

خیبر پختونخواہ پاکستان

۲۰۱۵

عیسائیت پر لکھی گئی منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

تحقیقی مقالہ–ایم اے علوم اسلامیہ و دینیہ

نام سکالر: محمد جنید

رول نمبر: 5735

شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور

خیبر پختونخواہ، پاکستان

2015

عیسائیت پر لکھی گئی منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

خاکۂ تحقیق برائے ایم-اے

منظور کردہ

ڈاکٹر محمد اکرام اللہ	چیئرمین سپروائزری کمیٹی
عبدالمہیمن	ممبر
ڈاکٹر جنید اکبر	ممبر
عبدالمہیمن	چیئرمین اینڈ کنوینر بورڈ اف سٹڈیز

شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور

خیبر پختونخواہ، پاکستان

2015

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں مسمیٰ جناب ڈاکٹر محمد اکرام اللہ ، شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ ، جامعہ ہری پور تصدیق کرتا ہوں کہ مقالہ بعنوان "**عیسائیت پر لکھی گئی منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ**" مقالہ نگار محمد جنید نے میری نگرانی میں مکمل کیا ہے اور یہ مقالہ کسی اور جامعہ میں حصول سند یا کسی اور مقصد کے لئے پیش نہیں کیا گیا۔

جناب ڈاکٹر محمد اکرام اللہ

شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ

جامعہ ہری پور

حلف نامہ Declaration

میں مسمی محمد جنید اقرار کرتا ہوں کہ:۔

- مقالہ بعنوان "**عیسائیت پر لکھی گئی منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ**" میں نے از خود تحریر کیا ہے۔
- مقالہ امکانی حد تک ماخذ و منابع پر مشتمل ہے۔
- مقالہ ہذا نگران کی زیر نگرانی لکھا گیا ہے۔
- مقالہ ہذا کسی اور جامعہ یا ادارہ میں کسی سند یا کسی اور مقصد کے لئے پیش نہیں کیا گیا۔

محمد جنید،

رول نمبر 5735،

شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ

جامعہ ہری پور

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

اس مقالہ کو اپنے محترم والدین، بہن بھائیوں اور اپنے اساتذہ کرام کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی بے پناہ محنت، مسلسل حوصلہ افزائی اور دعاؤں کی بدولت، اس کی تکمیل کے قابل ہوا!

اظہار تشکر

الحمد اللہ رب العالمین والعا قبۃ للمتقین و الصلوۃ والسلام علی سید المر سلین و خاتم النبین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے جس نے مجھے یہ مقالہ تحریر کرنے اور پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشی۔

اس کے بعد اپنے والدین کریمین کا بے حد شکر گزار ہوں جو ہر لمحہ میری کامیابیوں اور عافیت کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔اور جن کی مسلسل حوصلہ افزائی سے اس مقالہ کی تکمیل ممکن ہوئی۔

اس کے بعد ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں، جنھوں نے کسی بھی طرح اس تحقیقی سفر میں میری رہنمائی کی۔ بالخصوص اپنے انتہائی محترم و مشفق نگران جناب ڈاکٹر محمد اکرام اللہ صاحب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مجھے اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے نوازا اور مقالہ کی تکمیل تک مکمل رہنمائی فرمائی۔

علاوہ ازیں شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ کے تمام اساتذہ کرام خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں بشمول جناب عبدالمہیمن صاحب، محترم ڈاکٹر جنید اکبر صاحب اور محترم عطاء اللہ صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے قدم بہ قدم میری رہنمائی فرمائی۔

آخر میں جامعہ ہری پور اور جلال بابا آڈیٹوریم ایبٹ آباد کی لائبریری کے تمام ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کتب کی فراہمی اور دیگر علمی مواد فراہم کرنے میں میری مدد کی۔

اس دعا کے ساتھ ان کلمات کا اختتام کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس میں موجود کمی کوتاہی پر بخشش فرمائے۔

مقدمہ

موضوع تحقیق کا تعارف:

عیسائیت اللہ تعالیٰ کے بر گزیدہ پیغمبر حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب مذہب ہے۔عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسائیت سچا دین ہے اوران کی نجات کا ضامن ہےاور یہ آسمانی و الہامی مذہب ہے۔عیسائی اپنے نظریات کا محور و مرکز حضرت عیسیٰؑ کو سمجھتے ہیں اور انہی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔

عیسائیت پر مختلف اہم زبانوں میں بہت سی کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔انگریزی، عربی، فارسی، ہسپانوی، فرانسیسی اور دیگر زبانوں کی طرح پاکستان کی قومی زبان اردو میں بھی عیسائیت پر بہت سی کتب لکھی گئی ہیں اور دوسری زبانوں میں لکھی گئی کتب کا اردو میں ترجمہ بھی کیا جا چکا ہے۔اس مقالہ میں پاکستان میں عیسائیت پر اردو زبان میں لکھی گئی اور دوسری زبانوں سے اردو میں ترجمہ شدہ منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

موضوع تحقیق کی اہمیت:

عیسائیت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے۔دنیا بھر میں عیسائیت کے پیروکاوں کی تعداد دو ارب سے زیادہ ہے۔دنیا بھر میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد عیسائیت کو اپنی عقیدت کا مرکز سمجھتی ہے۔قرآن کریم نے عیسائیوں اور یہودیوں کو ہی "اہل کتاب" قرار دیاہے۔بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ موجودہ عیسائیت کا حضرت عیسیٰؑ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔موجودہ عیسائیت کا بانی "**پولس**" تھاجو ایک یہودی تھا۔اس نے تثلیث کا عقیدہ اور دیگر باطل نظریات گھڑے اور انہیں عیسائیت میں شامل کر دیا جبکہ حضرت عیسیٰؑ تو توحید کو ماننے والے اور ایک اللہ کی طرف بلانے والے اللہ کے پیغمبر اور روح اللہ تھے۔

عیسائیت پر اردو میں لکھی گئی کتابوں کا تجزیہ پیش کرنے سے ایک طرف تو یہ بات سامنے آجائے گی کہ کس مصنف نے عیسائیت کے موضوع پر سب سے زیادہ اچھا لکھا ہےاور دوسری طرف عیسائیت کا مطالعہ کرنے والے طلباء اور قارئین کو سہولت ہو گی اور ان کو ان کتب کے متعلق جاننے میں آسانی ہو گی اور وہ اپنا مطلوبہ مواد آسانی سے تلاش کر سکیں گے۔

موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات:

1. عیسائیت کی کیا تعریف ہے؟
2. اردو زبان میں عیسائیت پر لکھی گئی اہم کتابیں کون کون سی ہیں؟
3. موجودہ دور میں اردو زبان میں عیسائیت پر لکھی گئی کتابوں کا کیا فائدہ ہے؟
4. عیسائیت پر لکھی گئی کن قدیم کتابوں کا مختلف زبانوں سے اردو زبان میں ترجمہ کیا جا چکا ہے؟

فرضیات تحقیق:

1. عیسائیت دنیا کا بڑا مذہب ہے۔
2. پاکستان میں اردو زبان میں عیسائیت پر لکھی گئی کتابیں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔
3. پاکستان میں دیگر زبانوں کے ساتھ ساتھ قومی زبان اردو میں بھی عیسائیت پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔
4. پاکستان میں دیگر زبانوں میں عیسائیت پر لکھی گئی اہم قدیم کتب کا اردو ترجمہ کیا جا چکا ہے۔

اہداف تحقیق:

1. عیسائیت پر لکھی گئی اردو کتب اور انکے مصنفین کا تعارف پیش کرنا۔
2. عیسائیت پر لکھی گئی دیگر زبانوں سے اردو زبان میں ترجمہ شدہ کتب کا تعارف پیش کرنا۔
3. اردو زبان میں عیسائیت پر لکھی گئی کتب کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

یہ موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر اس موضوع پر دیگر زبانوں کی طرح پاکستان کی قومی زبان اردو میں بھی بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور دیگر زبانوں میں لکھی گئی کئی اہم کتب کا اردو میں ترجمہ بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن مذکورہ موضوع "عیسائیت پر لکھی گئی منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ" پر اس سے پہلے ایم۔اے اور ایم فل میں کوئی تحقیقی کام راقم کی نظر سے نہیں گزرا۔ البتہ اس موضوع پر موجودہ دور میں انٹرنیٹ پر بعض مواد مل جاتا ہے لیکن اس مواد تک عام لوگوں کی رسائی ممکن نہیں ۔ بعض کتب کے مقدموں میں بھی اس موضوع کو انتہائی اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو کہ ناکافی ہے۔ مذکورہ مقالہ میں اس موضوع پر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

اسلوب تحقیق:

1. یہ مقالہ بیانیہ اسلوب تحریر پر لکھا گیا ہے۔
2. مقالہ کی عبارت آسان اور بامحاورہ اردو زبان میں ہے۔
3. موضوع کی تحقیق میں بنیادی ماٰخذ سے مدد لی گئی ہے / بعض جگہ بنیادی ماٰخذ میسر نہ ہونے کی وجہ سے ثانوی مصادر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔
4. موضوع تحقیق کی ابواب بندی میں کتب حروف تہجی کے لحاظ سے رکھی گئی ہیں۔
5. ہر صفحہ کے آخر میں حوالہ جات کی فہرست ہے۔
6. مقالہ کے آخر میں خلاصہ تحریر کیا گیا ہے۔

ابواب بندی

تمہید / مقدمہ

1. باب اوّل: عیسائیت کا تعارف

1.1 فصل اوّل: عیسائیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف

1.2 فصل دوم: موجودہ عیسائیت کا اصل بانی

1.3 فصل سوم: مقدس کتابیں

1.4 فصل چہارم: سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

2. باب دوم: عیسائیت پر لکھی گئی منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

2.1 فصل اوّل: کتاب "اسلام اور نصرانیت" مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

2.2 فصل دوم: کتاب "اسلام اور عیسائیت" مفتی احمد یار خانؒ

2.3 فصل سوم: کتاب "تحریف بائبل بزبان بائبل" مولانا عبد اللطیف مسعودؒ

2.4 فصل چہارم: کتاب "عیسائیت کا پس منظر" مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

2.5 فصل پنجم: کتاب "عیسائیت تجزیہ و مطالعہ" پروفیسر ساجد میر

2.6 فصل ششم: کتاب "عیسائیت کیا ہے؟" مفتی محمد تقی عثمانی

2.7 فصل ہفتم: کتاب "نصرانیت قرآن کی روشنی میں" سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ

3. باب سوم: عیسائیت پر لکھی گئی منتخب ترجمہ شدہ اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

3.1 فصل اوّل: کتاب "احسن الاحادیث فی ابطال التثلیث" مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، شرح و تحقیق: ابو محمد اسماعیل عارفی

3.2 فصل دوم: کتاب "بائبل سے قرآن تک / اظہار الحق" مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، شرح و تحقیق: مفتی محمد تقی عثمانی

3.3 فصل سوم: کتاب "بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں" ڈاکٹر ذاکر نائیک، مترجم: سید امتیاز احمد

3.4 فصل چہارم: کتاب "بائبل قرآن اور سائنس" موریس بوکائلے، مترجم: ثناء الحق صدیقی

3.5 فصل پنجم: کتاب "مقام حضرت عیسیٰؑ اسلام کی نظر میں" شیخ احمد دیداتؒ، مترجم: بن یامین

3.6 فصل ششم: کتاب "یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں" امام ابن قیم الجوزیہؒ، مترجم: زبیر احمد سلفی

1. باب اوّل: عیسائیت کا تعارف

1.1 فصل اوّل: عیسائیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف

1.2 فصل دوم: موجودہ عیسائیت کا اصل بانی

1.3 فصل سوم: مقدس کتابیں

1.4 فصل چہارم: سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

فصل اول: عیسائیت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

لغوی تعریف:

عیسائیت اللہ تعالیٰ کے بر گزیدہ پیغمبر حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب مذہب ہے۔ عیسیٰؑ کو عربی زبان میں عیسیٰ اور مسیح دونوں کہتے ہیں، اسی لئے اس مذہب کو عیسائیت اور مسیحت بھی کہتے ہیں۔

عیسیٰ کے معنی ہیں: گناہ سے بچانے والا۔[1] مسیح کے معنی ہیں: نجات دینے والا، معاف کرنے والا اور کرسٹ کا معنی بھی نجات دینے والا ہے۔ قرآن مجید میں عیسائیوں کے لئے نصاریٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ نصاریٰ ناصری کی جمع ہے، یہ فلسطین کے شہر الجلیل (گلیل) کی بستی "ناصرہ" کی طرف نسبت ہے، جہاں حضرت عیسیٰؑ نے پرورش پائی تھی۔[2]

قرآن مجید میں نصاریٰ کا لفظ "چودہ" مرتبہ استعمال ہوا ہے اور لفظ نصرانی ایک مرتبہ استعمال ہوا ہے۔[3]

اسی طرح لفظ عیسیٰ قرآن مجید میں "پچیس" مقامات پر آیا ہے۔[4]

اصطلاحی تعریف:

عیسائیت کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں جن میں سے چند اہم تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں۔

"وہ مذہب جو عیسیٰؑ کو خداوند اور نجات دلانے والا کے طور پر قبول کرتا ہے۔ اور ان سب لوگوں کو گلے لگاتا ہے جو اس کا اقرار کریں اور دوسروں کو عیسائی ہونے کی دعوت دیں۔"[5]

اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب حضرت عیسیٰؑ کو خدا اور عذاب سے نجات دلانے والا مانتا ہے اور جو لوگ اس کا اقرار کرتے ہیں ان کو یہ اپنے اندر شامل کر لیتا ہے۔

عیسائیت کی تعریف اس طرح بھی کی گئی ہے کہ:

"عیسائیت اخلاقی، تاریخی، عالمگیر، توحید پرست اور کفارے پر ایمان رکھنے والا مذہب ہے جس میں انسان اور اللہ تعالیٰ کے تعلقات کے درمیان واسطہ حضرت عیسیٰؑ کی ذات اور ان کا کردار ہے۔"

اس تعریف کے ہر ایک جزو کی پھر مزید الگ الگ تشریح کی گئی ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

"اخلاقی مذہب" سے مراد یہ ہے کہ اس مذہب میں عبادات اور قربانیوں کے ذریعے دنیا کا کوئی مقصد حاصل کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ اسکا مکمل مقصد روح کے کمال کو حاصل کرنا اور اللہ کی

---

[1] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور، ص908۔

[2] المظفر ولی خان، مولانا، مکالمہ بین المذاہب، مکتبہ فاروقیہ کراچی، 2007ء، ص63۔

[3] محمد فواد عبد الباقی، المعجم المفہرس للالفاظ القرآن الکریم، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ص924۔

[4] ایضاً، ص701۔

[5] The Encyclopedia Britannica, "Christianity", New York, 1911, vol:6, P:280.

خوشنودی ہے۔

"تاریخی مذہب" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس مذہب کی فکر اور افعال کا مرکز ایک تاریخی شخصیت یعنی حضرت عیسیٰؑ ہیں، انہی کی بات اور کام کو اس مذہب میں آخری حثیت حاصل ہے۔

"عالمگیر مذہب" سے مراد یہ ہے کہ یہ مذہب کسی خاص رنگ اور نسل کے لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ اسکی دعوت پوری دنیا کے لئے ہے۔

" توحید پرست مذہب" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تین اقانیم کو ماننے کے باوجود بھی اللہ کو ایک ہی کہا گیا ہے۔

" کفارے پر ایمان رکھنے والا مذہب" سے مراد یہ ہے کہ گناہ کی وجہ سے انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو خلل واقع ہوتا ہے وہ عیسیٰؑ کی قربانی کی وجہ سے دور ہو گیا ہے۔[6]

عیسائیت کی یہ تعریف بہت جامع ہے اور اس تعریف سے عیسائیت کے عقائد بھی کافی حد تک معلوم ہوتے ہیں کہ عیسائی توحید فی التثلیث، کفارے اور عیسیٰؑ کے عالمی نبی اور عیسائیت کے عالمی مذہب ہونے کے قائل ہیں۔

عیسائیت کی ایک تعریف اس طرح بھی کی گئی ہے کہ:

" عیسائیت وہ مذہب ہے جس کی حضرت عیسیٰؑ نے پہلی صدی عیسوی میں بنیاد رکھی اور اسکا محور ان کی زندگی، زندگی کا مقصد اور پیغام ہے۔"[7]

اس تعریف کی رو سے حضرت عیسیٰؑ عیسائیت کے بانی ہیں اور یہ مذہب ان کی زندگی کے مقصد اور تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

عیسائیت/نصاریٰ کی ایک تعریف یوں کی گئی ہے کہ:

" یہ مسیح عیسیٰؑ کی امت ہے، اور آپؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد حق کے ساتھ مبعوث ہوئے، جن کی خوشخبری تورات میں دی گئی۔"[8]

عیسائیت کی ایک اور تعریف کچھ اس طرح سے کی گئی ہے کہ:

اپنی مختلف حالتوں کے باوجود عیسائیت کی پہچان اس کے بہت سے عقائد ہیں، جن کو پوری دنیا کے عیسائیوں میں شہرت کا شرف حاصل ہے۔ یعنی اللہ کو خالق ماننا، انجیل کو کلام اللہ ماننا، عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا ماننا اور ان کو لوگوں کی طرف اللہ کا آخری رسول ماننا، حضرت عیسیٰؑ کو مکمل انسان ماننا، ان کی

---

[6] Encyclopedia of Religion and ethics "Christianity", 1910, vol: 3, P: 581.

[7] ساجد میر، پروفیسر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، دارالسلام لاہور، ص25۔

[8] الشہرستانی، محمد بن عبدالکریم، الملل والنحل، دادالکتب العلمیہ بیروت، 1992ء، ط3، ص244۔

قربانی والی موت اور معجزانہ طور پر زندہ ہو جانے پر یقین رکھنااور اس بات کو ماننا کہ وہ اپنی قربانی اور آسمان پر اٹھائے جانے کی وجہ سے ان تمام لوگوں کو معافی، نجات اور ہمیشہ کی زندگی دلوانے پر قادر ہیں، جو ان کے طفیل خدا کی طرف آئیں۔[9]

اس تعریف سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عیسائیت کی پہچان اس کے عقائد و نظریات ہیں جن کو تمام عیسائی مانتے ہیں۔

عیسائیت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے۔ اس کے پیروکاروں کی تعداد ایک ارب (1,000,000,000) سے زائد ہے۔[10]

عیسائیت کے عقائد

کسی بھی مذہب کے تعارف کے لئے اس کے بنیادی عقائد کو اچھی طرح جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ کسی مذہب کا تعارف اس وقت تک ٹھیک طرح پیش نہیں کیا جا سکتا جب تک اس مذہب کے عقائد کو بیان نہ کیا جائے، لہٰذا عیسائیت کے تعارف کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس مذہب کے بنیادی عقائد کو بیان کیا جائے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ خدا کا تصور:

دنیا کے زیادہ تر مذاہب میں خدا کے وجود کا تصور پایا جاتا ہے۔ ان دیگر مذاہب کی طرح عیسائیت میں بھی خدا کے وجود کا تصور موجود ہے اور خدا کو ان تمام صفات کے ساتھ مانا جاتا ہے جو دوسرے مذاہب میں اس کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات اور توحید بیان کی گئی ہیں۔

چنانچہ کتاب مقدس میں فرمایا گیا ہے:

"خداوند ہمارا خدا ہی واحد خدا ہے۔"[11]

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت میں خدا کے وجود کا تصور موجود ہے اور خدا کو ایک ماننے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک اور جگہ انجیل میں ہے کہ:

"یسوع نے مصلوب ہوتے وقت اپنی آنکھیں آسمان کی جانب اٹھا کر کہا کہ اے باپ۔ وہ گھڑی آ پہنچی، اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر، تاکہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ تو نے اسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تو نے میرے حوالے کیا ہے ان سب کو ہمیشہ کی زندگی دے۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدا

---

[9] ساجد میر، پروفیسر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، دارالسلام لاہور، ص 25۔

[10] The New Encyclopedia Britannica, "Christianity", Chicago, Vol: 16, P: 272.

[11] کتاب مقدس، مرقس 12:29۔

واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"[12]

عیسائیوں کے ہاں خدا واحد تھا لیکن اس کی تعلیم میں دو اور اقانیم (روح القدس اور بیٹا) کو بھی شریک کر لیا گیا۔ چنانچہ یہ تصور بھی ناقص ہی رہا۔[13]

عیسائیت میں خدا کا تصور مقدس باپ یا آسمانی باپ کی صورت میں ہے۔[14]

2۔ تثلیث (Trinity) :

عیسائیت میں خدا کو تین اقانیم باپ، بیٹا اور روح القدس کا مجموعہ مانا جاتا ہے۔اسے عقیدہ تثلیث کہا جاتا ہے۔ اس عقیدے کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"خدا کے متعلق عیسائیوں کا نظریہ کہ وہ تین اقانیم مگر واحد جوہر کی حثیت میں وجود رکھتا ہے۔"[15]

اقنوم کی جمع اقانیم ہے،اقنوم سریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اصل یا بنیاد کے ہیں۔[16]

اقانیم ثلاثہ سے مراد باپ، بیٹا اور روح القدس لیا جاتا ہے۔ عیسائیت میں باپ سے مراد خدا کی اکیلی ذات ہے، بیٹا سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں، جو خدا کی صفت کلام کا مظہر اور مجسم خدا ہیں اور روح القدس سے مراد ان دیکھی روح پاک ہے، یہی روح ایک کبوتر کے جسم میں حلول کرکے حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی۔[17]

یہ عقیدہ عیسائیت میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔اس عقیدے کی تشریح میں عیسائی علماء کا ایک دوسرے سے بہت ہی زیادہ اختلاف ہے کہ وہ تین اقانیم جن کا مجموعہ خدا ہے کون سے ہیں؟

رومن کیتھولک[18] فرقہ کہتا ہے کہ باپ سے مراد اللہ تعالیٰ اور بیٹے سے مراد عیسیٰؑ ہیں اور روح القدس ایک ہی وقت میں خدا باپ اور خدا بیٹے دونوں سے پیدا ہوا۔[19]

---

[12] کتاب مقدس، یوحنا 17 : 1-3۔

[13] قاسم محمود سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، 2013ء، ج 1، ص 642۔

[14] ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، تصور خدا، تخلیقات، لاہور، 2010ء، ص 30۔

[15] James Hasting, Dictionary of Bible, Newyork, 1909, P :949.

[16] تصور خدا، ایضاً، ص 30۔

[17] کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، احسن الاحادیث فی ابطال التثلیث، شرح و تحقیق: ابو محمد اسماعیل عارفی، ادارہ اسلامیات کراچی، ص 61۔

[18] کیتھولک: یہ کیتھولک کو ماننے والے ہیں، اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کیوں کہ یہ اپنے آپ کو باقی عیسائیوں کی ماں/استانی سمجھتے ہیں. اس کا نام غربی گرجا/لاطینی گرجا بھی ہے اور اس کا ایک نام پطرس/رسولی گرجا بھی ہے کیوں کہ ان کا دعوی ہے کہ اس کی بنیاد رکھنے والا پہلا شخص پطرس ایلچی تھا۔ ان کے گرجوں کا بڑا رئیس پاپائے روم ہے۔ (شیبۃ الحمد، عبدالقادر، اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، مترجم: ابو عبداللہ محمد شعیب، مسلم پبلیکیشنز گوجرانوالہ، 2007ء، ط 1، ص 78۔)

[19] شیبۃ الحمد، عبدالقادر، اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، مترجم: ابو عبداللہ محمد شعیب، مسلم پبلیکیشنز، گوجرانوالہ، 2007ء، ط 1، ص 78۔

پروٹیسٹینٹ[20] فرقہ یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں۔
آرتھوڈوکس[21] حضرت عیسیٰؑ کو ہی خدا مانتے ہیں۔[22]
ملکانیہ[23] فرقہ کہتا ہے باپ سے مراد اللہ تعالیٰ اور بیٹے سے مراد عیسیٰؑ ہیں۔
نسطوریہ[24] فرقہ یہ کہتا ہے کہ حضرت مریمؑ سے پیدا ہونے والا مسیح تھا اور خدا سے پیدا ہونے والا ازلی بیٹا مسیح میں حلول کر گیا۔
یعقوبیہ[25] فرقہ یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ہی خدا ہیں، عیسیٰؑ اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔
بعض یہ کہتے ہیں کہ وحدت کا راز تین میں پوشیدہ ہے، جو باپ، بیٹا اور روح القدس ہیں اور بعض روح القدس کی جگہ حضرت مریمؑ کو تیسرا اقنوم مانتے ہیں۔[26]

عقیدہ تثلیث حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں شامل نہیں تھا، آپؑ تو ایک اللہ کی طرف بلاتے تھے اور شرک سے منع فرماتے تھے۔اس عقیدے کا ذکر تورات وانجیل میں بھی کہیں نہیں ملتا،اس عقیدے کا بانی پولوس[27] ہے۔
325ء میں قسطنطیہ کے بادشاہ نے نیقیہ کی کونسل (Council of Nicaea) بلائی جس نے عقیدہ

---

[20] پروٹیسٹینٹ :اس فرقے کا بانی مارٹن لوتھر تھا۔اس نے رومن کلیسا کی بپتسمہ اور عشاء ربانی کے سوا سب رسومات کو من گھڑت کہا۔یہ فرقہ کیتھولک چرچ کا مضبوط مد مقابل بن گیا۔ (کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، بائبل سے قرآن تک، شرح و تحقیق: مفتی محمد تقی عثانی، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ج1، ص98۔)

[21] آرتھوڈوکس: ان کے گرجے کا نام آرتھوڈکس/مشرقی یا یونانی گرجا رکھا جاتا ہے کیوں کہ اس کے ماننے والے اکثر مشرقی ملکوں اور یونان سے تعلق رکھتے تھے۔اسکا اصل مرکز قسطنطنیہ ہے اور یہ فرقہ پہلے کیتھولک کے تابع تھا،1054ء میں اس سے جدا ہو گیا۔ان کے گرجے کا کوئی بڑا رئیس نہیں ہوتا۔ (اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، ایضاً، ص79۔)
[22] نومسلم عبداللہ، اور صلیب ٹوٹ گئی، الکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات بالسلی، الریاض، ص28۔
[23] ملکانیہ: یہ فرقہ رومی بادشاہ کی طرف منسوب ہے۔ان کا عقیدہ ہے کہ کلمہ مسیح کے جسم کے ساتھ متحد ہو گیا ہے۔ان کے نزدیک کلمہ سے مراد اقنوم علم ہے اور روح القدس سے اقنوم حیات۔یہ فرقہ اس بات کا بھی قائل ہے کہ جس وقت عیسیٰؑ کو صلیب دی گئی تب بھی وہ خدا تھے۔ (الشہرستانی، محمد بن عبدالکریم، الملل والنحل، دادالکتب العلمیہ بیروت، 1992ء، ط3، ص248۔)
[24] نسطوریہ: یہ قسطنطنیہ کے مشہور فلسفی پیٹرک نسطوریوس کی طرف منسوب ہے۔ نسطور کے نظریات کی وجہ سے اسے جلاوطن کر دیا گیا۔یہ فرقہ اکثر تعلیم سے دور رہا۔ (ایضاً، ص252)
[25] یعقوبیہ: یہ فرقہ یعقوب برذعانی کی طرف منسوب ہے، اس کا پوپ مصر میں رہتا تھا۔اس فرقہ نے عیسیٰؑ کو ہی اللہ کی ذات ٹھہرادیا۔ان کے نزدیک روح خداوندی اور جسد عیسوی آپس میں گھل مل گئے ہیں جن کا اب ایک دوسرے سے الگ تصور نہیں ہو سکتا۔ (ایضاً، ص253)
[26] رضوی، عبدالشکور، پیر، تحفۂ عیسائیت، جامعہ اہلسنت لاہور، ص15۔
[27] پولوس کا تفصیلی تعارف اس باب کی دوسری فصل میں موجود ہے۔

تثلیث کو قبول کیااور حضرت عیسیٰؑ اور روح القدس کو خدا کے وجود کے لئے ضروری قرار دیا۔[28]

توحید فی التثلیث:

توحید فی تثلیث سے مراد تین کو ایک اور ایک کو تین ماننا ہے۔

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ باپ ایک مستقل جوہر، ذات اور شخصیت ہے، بیٹا مستقل ذات ہےاور روح القدس مستقل ذات ہے۔ باپ کامل خدا ہے، بیٹا کامل خدا ہے اور روح القدس کامل خدا ہے اور تینوں مل کر ایک خدا ہیں۔جب تین اشخاص کا الگ الگ وجود حقیقی مانا جائے تووہ حقیقی طور پر ایک نہیں ہو سکتے البتہ بہت سی چیزیں مل کر اعتباری طور پر ایک ہو سکتی ہیں، لیکن عیسائیوں کا کہنا ہے کہ توحید بھی حقیقی ہےاور تثلیث بھی حقیقی ہے۔[29]

یہ عقیدہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کے خلاف ہے کیوں کہ آپؑ نے صرف توحید کی دعوت دی اوراللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے سے منع فرمایا۔کتاب مقدس اور قرآن مجید میں بھی اس عقیدے کی تردید کی گئ ہے۔

انجیل برنباس میں ہے:

"تمہارا دل پریشان نہ ہو اور تم نہ ڈرو کیونکہ میں ہی وہ نہیں ہوں کہ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے بلکہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا ہے تمہاری حفاظت فرمائے گا۔"[30]

انجیل میں ایک اور جگہ ہے:

"شریعت کا ایک عالم موجود تھا اس نے ان کی بحث سنی تھی اور اسے یسوع کا جواب بہت پسند آیا تھا چنانچہ وہ یسوع کے پاس آکر اس سے پوچھنے لگا کہ سب سے بڑا حکم کون سا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ پہلا یہ ہے کہ اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ہی واحد خدا ہے اور تو اپنے خداوند خدا سے اپنے سارے دل، ساری جان، ساری عقل اور ساری طاقت سے محبت رکھ۔"[31]

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ نے بھی خدا کے ایک ہونے اور اسی سے سب سے زیادہ محبت رکھنے کی دعوت دی ہے۔

قرآن مجید میں بھی اس عقیدہ کی سختی سے تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ [32]

---

[28] احمد عبداللہ، مذاہب عالم، مکی دارالکتب، لاہور، 2002ء، ص148۔

[29] کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، احسن الاحادیث فی ابطال التثلیث، ادارہ اسلامیات کراچی، شرح و تحقیق: ابو محمد اسماعیل عارفی، ص: 61۔

[30] انجیل، برنباس 72 : 8-9۔

[31] کتاب مقدس، مرقس 12 : 28-30۔

[32] القرآن 5:73۔

"بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے کہا کہ خدا تین میں سے ایک ہے سوائے ایک معبود کے کوئی معبود نہیں۔ اگر وہ نہ باز آئے اس سے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں سے کفر پر رہنے والوں کو دردناک عذاب پکڑ لے گا"[33]

ایک اور جگہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ أُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ[34]

"مسیح ابن مریمؑ رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے اور مسیحؑ کی ماں ایک سچی خاتون تھیں، دونوں کھانا کھاتے تھے۔ اے نبی آپؐ دیکھیں کس طرح ہم ان کے سامنے آیتیں بیان کرتے ہیں اور وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ انسان اور اللہ کے رسول تھے اور کھانا کھاتے تھے کیوں کہ خدا کو کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی، کھانا تو انسانی ضرورت ہے، خدا اس سے پاک ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ شرک کی تردید کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

قُل هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔لَم يَلِد وَلَم يُولَد۔ وَ لَم يَكُن لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ[35]

"اے نبیؐ آپؐ کہیں، بات یہ ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد، اور اس جیسا کوئی نہیں۔"

قرآن کی ان آیات اور انجیل کی عبارات سے اس عقیدے کی نفی ہوتی ہے اور واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے اور باطل ہے۔

3۔ کفارہ (Atonement):

عقیدہ تثلیث کے علاوہ عیسائیوں کا بنیادی عقیدہ کفارہ کا تصور ہے، یعنی انسان کی پیدائش ہی گناہ کا نتیجہ ہے اور یوں اس کی ساری زندگی گناہ ہے، جس کا کفارہ حضرت عیسیٰؑ نے جان دے کر ادا کر دیا۔[36]

انجیل میں اس کے بارے میں ہے:

"خدا نے دنیا میں بیٹے کو اس لئے نہیں بھیجا کہ دنیا کو سزا کا حکم سنائے بلکہ اس لئے بھیجا تاکہ اس کے

---

[33] مترجم: پروفیسر مولانا محمد رفیق۔ (مقالہ ھذا میں تمام آیات کا ترجمہ پروفیسر مولانا محمد رفیق کے ترجمہ سے لیا گیا ہے۔)

[34] القرآن 75:5۔

[35] ایضاً، 112۔

[36] ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، تصور خدا، تخلیقات، لاہور، 2010ء، ص30۔

وسیلے سے لوگوں کو نجات دے۔"[37]

قرآن مجید اس عقیدے کی تردید اس طرح کرتا ہے:

أَلاَّ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ۔ وَأَن لَّيْسَ لِلإِنسَانِ إِلاَّ مَا سَعَىٰ [38]

"یہ کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اور یہ کہ انسان کو آخرت میں وہی کچھ ملے گا جو اس نے کمایا۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کس دوسرے کے جرم کی سزا نہیں بھگتے گا، کیوں کہ اگر ایسا ہو تو یہ عدل کے خلاف ہے اور ناانصافی ہے۔ نیک اعمال کرنے والے اور برے اعمال کرنے والے کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا کہ نیک کو سزا دے اور بدکار کو چھوڑ دے۔

4۔ ابنیت (Sonship):

عیسائیوں کا حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہ عقیدہ کہ آپؑ اللہ کا بیٹا ہیں عقیدہ ابنیت کہلاتا ہے۔

اس عقیدہ کو انجیل میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"آسمان سے یہ آواز سنائی دی کہ یہ میرا بیٹا ہے، جس سے میں خوش ہوں۔"[39]

انجیل میں ایک اور جگہ ہے:

"خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"[40]

قرآن مجید اس عقیدے کی تردید یوں کرتا ہے:

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ [41]

"اللہ ایسا نہیں کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے، وہ پاک ہے جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے، ہو جا۔ تو وہ ہو جاتا ہے۔"

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ ٱللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثِمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ [42]

---

[37] کتاب مقدس، یوحنا 3:17۔

[38] القرآن 53 : 38-39۔

[39] کتاب مقدس، متی 3:17۔

[40] کتاب مقدس، یوحنا 3:16۔

[41] القرآن 19:35۔

[42] ایضاً، 3:59۔

"بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے، جسے اللہ نے مٹی سے پیدا کیا، پھر کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔"

یہ آیات اس عقیدہ کی واضح تردید کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں کہ وہ بیٹے بیٹیاں رکھے بلکہ عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی طرح ہے۔ اللہ آدمؑ کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر بنا سکتا ہے تو عیسیٰؑ کو بھی باپ کے بغیر پیدا کر سکتا ہے۔

5۔ تجسم (Incarnation):

عقیدہ تجسم کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"تجسم ایک ایسی انجیل میں ناپید دینی اصطلاح ہے، جو اس عیسائی عقیدہ کو بیان کرتی ہے کہ خدا حضرت عیسیٰؑ کی شکل میں لوگوں کو نجات دلانے دنیا میں آیا ہے۔"[43]

حلول/ تجسم کا عقیدہ سب سے پہلے انجیل یوحنا میں اس طرح ملتا ہے۔

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام ہی خدا تھا۔ کلام شروع میں خدا کے ساتھ تھا۔"[44]

پولوس نے اس عقیدے کا پرچار کیا، چنانچہ عیسیٰؑ کے بارے میں وہ کہتا ہے:

"وہ ان دیکھے خدا کی صورت میں اور تمام مخلوقات سے پہلے موجود ہے کیوں کہ اس میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ الوہیت کی ساری معلومات اس میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہیں"[45]

اس عقیدے کے مطابق حضرت مسیحؑ بیک وقت انسان بھی تھے اور خدا بھی جیسا کہ ایک کتاب میں ہے:

"مسیحؑ حقیقت میں خدا بھی تھے اور انسان بھی، آپؑ کی ان دونوں حیثیتوں میں سے کسی ایک کے انکار یا دونوں کے اکٹھا ہونے کے انکار سے ہی مختلف بدعتیں پیدا ہوئیں، لہٰذا منظور شدہ قاعدہ یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کی ایک شخصیت میں دو حالتیں جمع ہو گئی تھیں۔"[46]

6۔ مصلوبیت:

عیسائیوں کے اس عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں نے سولی دی جس سے وہ وفات پا گئے۔

انجیل میں اس بارے میں ہے:

---

[43] James Hasting, Dictionary of Bible, NewYork, 1909, P: 379.

[44] کتاب مقدس، یوحنا 1 : 1-2۔

[45] کلسیوں کے نام پولس کا خط 1 : 16-17۔

[46] Encyclopedia of Religion and ethics "Christianity", 1910, vol: 3, P: 586.

"اور انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لئے۔"[47]

انجیل میں ایک اور جگہ لکھا ہوا ہے:

"تین بجے کے قریب یسوع بڑی اونچی آواز سے چلایا: ایلی، ایلی، لما شبقتنی، جس کا مطلب ہے، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"[48]

قرآن مجید میں اس کی تردیدیوں کی گئ ہے۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً[49]

" اور بوجہ کہنے ان کے کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا ہے جو عیسیٰ ابن مریمؑ اور اللہ کے رسول تھے، حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ سولی دی بلکہ یہ معاملہ ان کے لئے مشکوک ہو گیا، اور جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں، وہ اس کے بارے میں شک میں پڑے ہیں انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور اسے انہوں نے یقیناً قتل نہیں کیا۔"

عقیدہ مصلوبیت ہی کی وجہ سے صلیب کے نشان کو عیسائیوں میں زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

7۔حیات ثانیہ (Second Life):

عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سولی دیئے جانے کے تیسرے دن بعد دوبارہ زندہ ہو گئے۔

اس بارے میں انجیل میں ہے:

"فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا۔"[50]

قرآن مجید اس عقیدے کو بے بنیاد قرار دیتا ہے کہ عیسیٰ تو فوت ہی نہیں ہوئے، جب فوت نہیں ہوئے تو دوبارہ زندہ کیسے ہو گئے؟ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً[51]

" بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا، اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔"

---

[47] کتاب مقدس، متی 27:35۔

[48] ایضاً، 27:46۔

[49] القرآن 4:157۔

[50] کتاب مقدس، متی 28 : 5-6۔

[51] القرآن 4 : 158۔

فصل دوم: موجودہ عیسائیت کا اصل بانی

عیسائی مذہب ویسے تو حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب ہے لیکن حقیقت میں موجودہ عیسائیت حضرت عیسیٰؑ کے مذہب اور تعلیمات سے بہت دور ہے کیوں کہ توحید عیسیٰؑ کا اصلی دین تھا۔ موجودہ عیسائیت کا بانی پولوس (Paul) تھا، جس نے عیسائیت میں نئے نئے عقائد پیدا کئے اور عیسائیت کی اصل تعلیمات کو مسخ کر دیا۔ جدید عیسائیت کے بانی پولوس کے تعارف سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا تعارف

حضرت عیسیٰؑ فلسطین کے ایک چھوٹے سے گاؤں بیت اللحم میں میں پیدا ہوئے۔آپؑ کی ولادت کے سال میں اختلاف ہے۔ 8ق م، 4ق م، اور 6ق م کو پیدائش کا سال بتایا جاتا ہے۔[52] آپؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔آپؑ کی والدہ مریمؑ ناصرہ کی رہنے والی تھیں، آپؑ کی پیدائش کے وقت وہ بیت اللحم چلی گئیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی ابتدائی زندگی کے حالات اس کے سوا نہیں معلوم کہ آپؑ نے ابتدائی زندگی میں یہودی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور بڑھئی کا پیشہ اختیار کیا۔[53]

حضرت عیسیٰؑ کے حالات زندگی کے بارے میں اس دور میں کوئی مستند مواد نہیں ملتا، اناجیل میں آپؑ کے بارے میں کچھ مواد موجود ہے لیکن تحریف کی وجہ سے وہ قابل اعتماد نہیں، اسی مواد کی روشنی میں عیسیٰؑ کے حالات زندگی پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ اناجیل کی روشنی میں:

پیدائش:

انجیل متی کے بقول یوسف[54] اور انجیل لوقا کے بقول مریمؑ[55] کو فرشتے نے بغیر باپ کے پیدا ہونے والے ایک بابرکت بیٹے کی خوشخبری دی۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

"یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔پس اُس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابن داود اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ

---

[52] قادری، اخلاق احمد، تاریخ عالم، سٹی بک پوائنٹ کراچی، ص431۔

[53] احمد عبداللہ، مذاہب عالم، مکی دارالکتب لاہور، 2002ء، ص140۔

[54] کتاب مقدس، متی 1 : 20-21۔

[55] ایضاً، لوقا 1 : 30-31۔

روح القدس کی قدرت سے ہے۔اس کے بیٹا ہو گا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔ یہ سب کُچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔ پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا خداوند کے فرشتہ نے اسے حکم دیا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا۔اور اس کو نہ جانا جب تک اس کے بیٹا نہ ہوا اور اس کا نام یسوع رکھا۔"[56]

ہیرودس بادشاہ کا زمانہ اور عیسیٰؑ کو قتل کرنے کا ارادہ:

"جب حضرت عیسیٰؑ ہیرودیس (Herod) بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت اللحم میں پیدا ہوئے تو کئی مجوسی یروشلیم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اس کے ساتھ یروشلیم کے سب لوگ گھبرا گئے۔اور اس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہئے؟ انہوں نے اس سے کہا یہودیہ کے بیت لحم میں۔ کیونکہ نبی کی بارے میں یوں لکھا گیا ہے کہ "اے بیت لحم یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں ہر گز سب سے چھوٹا نہیں۔ کیونکہ تُجھ میں سے ایک سردار نکلے گا جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔" اس پر ہیرودیس نے مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر ان سے تحقیق کی کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا؟ اور یہ کہہ کر انہیں بیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اس بچے کے متعلق ٹھیک ٹھیک دریافت کرو اور جب وہ ملے تو مجھے خبر دو تاکہ میں بھی آ کر اسے سجدہ کروں۔ وہ بادشاہ کی بات سن کر روانہ ہوئے اور جو ستارہ انہوں نے پورب میں دیکھا تھا وہ ان کے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ اس جگہ کے اوپر جا کر ٹھہر گیا جہاں وہ بچہ تھا۔ وہ ستارے کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔اور اس گھر میں پہنچ کر بچے کو اس کی ماں مریمؑ کے پاس دیکھا اور اس کے آگے گر کر سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھول کر سونا اور وغیرہ اس کو نذر کیا۔اور ہیرودیس کے پاس پھر نہ جانے کی ہدایت خواب میں پا کر دوسری راہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔جب وہ روانہ ہو گئے تو خدا کے فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا اٹھ بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جا اور جب تک کہ میں تجھ سے نہ کہوں وہیں رہنا کیونکہ ہیرودیس اس بچے کو تلاش کرنے والا ہے تاکہ اسے ہلاک کرے۔ پس وہ اٹھا اور رات کے وقت بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو روانہ ہو گیا۔اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں رہا تاکہ جو خدا نے نبی کے متعلق کہا تھا وہ پورا ہو کہ مصر میں سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے میرے ساتھ ہنسی کی تو نہایت غصے ہوا اور آدمی بھیج کر بیت لحم اور اس کی سب سرحدوں کے اندر کے ان سب لڑکوں کو قتل کروا دیا جو دو دو برس کے یا اس سے چھوٹے تھے۔اس وقت کے حساب سے جو اس نے مجوسیوں

[56] کتاب مقدس، متی 1 : 18-25۔

سے تحقیق کی تھی۔اسوقت وہ بات پوری ہوئی جویرمیاہ نبی کے متعلق کہی گئی تھی۔"[57]

مصر واپسی اور ناصرہ میں آباد ہونا:

"جب ہیرودیس مر گیاتوفرشتہ نے مصر میں یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہاکہ اٹھ اس بچے اور اس کی ماں کو لے کر اسرائیل کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو بچے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے۔ پس وہ اٹھا اور بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر اسرائیل کے ملک میں آگیا۔مگر جب سنا کہ ارخلاوس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہودیہ میں بادشاہی کرتا ہے تو وہاں جانے سے ڈرا اور خواب میں ہدایت پاکر گلیل (Galilee) کے علاقہ کو روانہ ہوگیا۔اور ناصرہ (Nazareth) نامی ایک شہر میں جا بسا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھاوہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے۔"[58]

بچپن:

عیسیٰؑ نے اپنی ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی، پھر یوسف نے متبرک/مذہبی اصول سکھائے اور ساتھ عبادت کے طریقے بھی سکھائے۔ مسیح سبت کی مجالس میں باقاعدگی سے جایا کرتے تھے۔[59] بارہ سال کی عمر میں حضرت مریمؑ اور یوسف کے ساتھ یروشلم چلے گئے۔ واپسی میں آپؑ ان دونوں سے بچھڑ گئے۔ تین دن بعد انہوں نے دیکھا کہ عیسیٰؑ ہیکل میں ربیوں کے درمیان بیٹھے ان سے باتیں کر رہے ہیں۔ تمام حاضرین مسیح کے عقل و فہم پر حیران تھی۔[60]اس مجلس میں عیسیٰؑ کو اس بات کا بھی احساس ہوا کہ مذہبی رہنما مقدس قانون کی تشریح آسان زبان میں نہیں کرتے جس کی وجہ سے عام لوگوں کو قانون کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔

جوانی:

حضرت عیسیٰؑ کے جوانی کے حالات اناجیل میں بہت کم بیان ہوئے ہیں، صرف یہ بتایا گیا ہے کہ یوسف کے انتقال کے بعد آپؑ کی والدہ کنعان چلی گئیں جو ان کے والدین کا وطن تھا۔ یہاں بھی عیسیٰؑ نہایت پابندی کے ساتھ مقدس مجالس میں شرکت کرتے تھے۔ تیس سال کی عمر میں یوحنا سے عیسیٰؑ نے بپتسمہ کیا، اسی وقت سے آپؑ کی پیغمبری کا آغاز ہوتا ہے۔[61]

معجزات:

انجیل میں عیسیٰؑ کے بہت سے معجزات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ کو اندھوں کو بینا کرنا، کوڑھوں کو تندرست

---

[57]کتاب مقدس، متی 2 : 1-18۔

[58]ایضاً، 2 : 19-23۔

[59]ایضاً، مرقس 2 : 23-28۔

[60]ایضاً، لوقا 2 : 42-47۔

[61]ایضاً، لوقا 3 : 23۔

کرنااور مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ۔[62]

یروشلیم دوبارہ آمد اور واپسی:

حضرت عیسیٰؑ عید فسح (Passover) کے موقع پر یروشلیم تشریف لے گئے۔ بچپن میں یہاں کی جو حالت انہوں نے دیکھی تھی اور جسے دیکھ کر آپؑ بہت پریشان ہو گئے تھے، اس کی حالت ابھی بھی بلکل اسی طرح تھی۔ لوگ بیت المقدس کے اندر خرید و فروخت کرتے تھے اور اس قدر شور ہوا کرتا تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی، عیسیٰؑ اس منظر کو برداشت نہ کر سکے، انہیں بہت غصہ آیا اور ان تمام لوگوں کو باہر نکال دیا اور کہا خدا کے گھر کو بازار مت بناؤ۔[63] کاہن لوگوں کو غصہ بہت آیا لیکن عیسیٰؑ کی عوامی مقبولیت کی وجہ سے کچھ بھی نہ کہا۔ یروشلم سے واپسی پر عیسیٰؑ نے نئے مذہب کی اشاعت شروع کی۔ بعض لوگوں نے آپؑ کا بہت مزاق اڑایا اور کچھ لوگ آپؑ کے پیروکار بھی بن گئے۔

کفر نحوم روانگی، پہاڑی خطبہ اور دین کی اشاعت:

عیسیٰؑ کفر نحوم (Capernaum) چلے گئے یہاں کے اکثر لوگ آپؑ کے پیروکار ہو گئے۔ یہاں آپؑ نے اپنا مشہور پہاڑی خطبہ دیا، پہاڑی خطبے میں عیسائی تعلیمات کا ایک خلاصہ ہے۔ عیسیٰؑ نے اپنے پیروکاروں میں سے بارہ آدمیوں کا انتخاب کیا جن کے ذمے سب سے اہم کام یہ تھا کہ وہ مسیح موعود کے آنے کا اعلان کریں۔ ان بارہ آدمیوں نے لوگوں کو خوشخبری سنائی کہ مسیح موعود آچکا ہے۔

عیسائیت کی اشاعت کرنے والے ان بارہ افراد میں سے ایک یوحنا تھا، جس کو اس اعلان کی وجہ سے لوگوں نے قتل کر دیا اور یہ قتل یہودیہ کے بادشاہ کے حکم سے کیا گیا۔[64] عیسیٰؑ نے لوگوں سے وعدہ کیا کہ وہ یہودیہ ہی میں اپنی تعلیمات کی اشاعت کریں گے۔ کاہنوں نے عیسیٰؑ کے خلاف سازشیں شروع کر دیں، جن میں فریسی فرقہ سب سے آگے تھا۔ اس فرقہ کے لوگوں کا گمان تھا کہ وہ موسوی تعلیم پر سختی سے عمل کرتے ہیں، یہ فرقہ غیر یہودیوں سے تعلقات نہیں رکھتا تھا، اس کے برعکس عیسیٰؑ غیر یہودیوں سے نہایت خلوص سے ملتے تھے اور اپنی طرف سے بنائی گئی یہودی روایات کی پابندی بھی نہیں کرتے تھے خاص طور پر یوم سبت کے حوالے سے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودی آپؑ کے جانی دشمن بن گئے۔ مخالفین نے عیسیٰؑ پر کفر کا الزام لگایا۔[65]

گرفتاری اور قتل کی تجویز:

عیسیٰؑ کا ایک حامی یہوداہ اسکریوتی دشمنوں کے ساتھ مل گیا اور لالچ میں آ کر اس نے ربیوں سے وعدہ کیا کہ عیسیٰؑ کو

---

[62] کتاب مقدس, یوحنا، 5۔

[63] ایضاً، 2 : 13-16۔

[64] ایضاً، مرقس 6 : 24-28۔

[65] ایضاً، یوحنا 10 : 30-39۔

ان کے حوالے کر دے گا۔[66]

حضرت عیسیٰؑ عید فسح کے موقع پر یروشلیم آئے ہوئے تھے، رات کو شہر سے باہر ایک باغ گیت ثمنے میں عبادت اور مراقبہ کے لئے اپنے حواریوں کے ہمراہ آئے، رات کو جب تمام حواری سو گئے تو یہوداہ حواری لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ باغ میں پہنچا، ان لوگوں نے عیسیٰؑ کو گرفتار کر لیا، اس وقت تمام حواری فرار ہو گئے، آپؑ کو کاہنوں کے سردار کے گھر لایا گیااور ساتھ ہی یہ الزام لگایا کہ عیسیٰؑ یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ بیت المقدس جو ہاتھ سے بنایا گیا ہے اسے گرادوں گااور تین دن کے اندر بنادوں گا جو ہاتھ سے نہ بنا ہوگا۔ کاہنوں کے سردار اور حضرت عیسیٰؑ کا مناظرہ ہوا۔

عیسیٰؑ نے فرمایا کہ تم ابن آدم کو خدا کی دائیں طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں کے ساتھ آتے ہوئے دیکھوگے۔ یہ سننا تھا کہ سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور کہا کہ اب گواہوں کی کیا ضرورت ہے؟ تم لوگوں نے خود ہی یہ کفر کے کلمات سن لئے۔ اب تمہاری کیا رائے ہے؟ سب لوگوں نے کہا کہ عیسیٰؑ واجب القتل ہیں۔[67]

سولی دیا جانا:

پھر آپؑ کو یروشلیم کے حاکم پیلاطس کے حوالے کر دیا، باتوں باتوں میں حاکم نے صرف یہ معلوم کرنا تھا کہ عیسیٰؑ کی تحریک کا مقصد حکومت کو گرانا تو نہیں۔ حاکم کو جب یہ یقین ہو گیا کہ عیسیٰؑ کا یہ مقصد نہیں تو اس نے عیسیٰؑ کو رہا کر دینا چاہا لیکن یہ دیکھ کر کہ یہودیوں نے عیسیٰؑ پر بغاوت کا الزام بھی لگا دیا ہے پھانسی کا حکم دینا پڑا۔ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ عید کے موقع پر ایک ایسے قیدی کو جسے موت کا حکم سنا دیا جاتا تھا اسے رہا کر دیا کرتے تھے۔ اس وقت ایک اور شخص برآبا (Barabba) پر بغاوت کا الزام تھا، اس وجہ سے لوگوں نے برآبا کو رہا کرادیا۔ عیسیٰؑ کو پھانسی دینے کے لئے ایک پہاڑی پر لے جایا گیا، اس زمانے کے دستور کے مطابق عیسیٰؑ کو صلیب خود اٹھا کر لے جانی پڑی۔ عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ آپؑ کی میت کو آپ کا شاگرد یوسف لے گیا، اس نے چٹان میں قبر کھدوائی، قبر کو ایک بڑے پتھر سے ڈھانپ دیا گیا۔[68]

دوبارہ زندہ ہونا:

تین دن بعد جب وہ پتھر ہٹایا گیا تو قبر خالی تھی، لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ عیسیٰؑ مر کر دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں اور آسمان پر جا کر خدا کی دائیں جانب بیٹھ گئے ہیں۔ بلکہ لوگوں نے یہاں تک دعوی کی کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے شاگردوں سے ملے ان سے باتیں کیں۔[69]

---

[66] کتاب مقدس، متی 26 : 14-15۔

[67] ایضاً، 26 : 47-66۔

[68] ایضاً، متی 27 : 1-60۔

[69] ایضاً، مرقس 16۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اناجیل میں بہت سی فرضی باتیں اور اپنی طرف سے واقعات شامل کئے گئے ہیں، جیسے حضرت عیسیٰؑ کے قتل کئے جانے کا واقعہ اور پھر دوبارہ جی اٹھنے کا واقعہ۔ قرآن مجید میں ان بے بنیاد اور من گھڑت باتوں کی تردید کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے۔ آپؑ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں حضرت محمد ﷺ کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور وفات پائیں گے۔

موجودہ عیسائیت کا اصل بانی پولوس (St. Paul)

نام و پیدائش:

پولوس کا اصل عبرانی نام ساؤل[70]/شاؤل[71] تھا، جس کے معنی ہیں، "خدا سے مانگا ہوا"[72] اور پولوس اس کا رومی نام تھا، جس کے معنی ہیں، "چھوٹے قد والا."[73] پولوس روم کے صوبہ کلکیہ (Cilicia) کے شہر ترسس[74] (Tarsus) میں پیدا ہوا۔[75] جیسا کہ کتاب مقدس میں اس کے رومی ہونے کے بارے میں ہے کہ "پلٹن کے سردار نے اس کے پاس آکر کہا مجھے بتا کیا تو رومی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پلٹن کے سردار نے جواب دیا کہ میں نے بڑی رقم دے کر رومی ہونے کا رتبہ حاصل کیا، پولس نے کہا میں تو پیدائشی ہوں۔"[76]

نسب و ابتدائی مذہب:

پولوس فریسی یہودی تھا جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے کہ "آٹھویں دن میرا ختنہ ہوا۔ اسرائیل کی قوم اور بنیمین کے قبیلہ کا ہوں۔ عبرانیوں کا عبرانی۔ شریعت کے اعتبار سے فریسی ہوں۔"[77]

شروع میں پولوس کٹر یہودی تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کے خلاف یہودیوں کے ظلم و ستم میں برابر کا شریک تھا اور عیسیٰؑ کے حواریوں کا سخت دشمن تھا، جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

> "میں نے بھی سمجھا تھا کہ یسوع ناصری کے نام کی طرح طرح سے مخالفت کرنا مجھ پر فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یروشلیم میں ایسا ہی کیا اور سردار کاہنوں کی طرف سے اختیار پاکر بہت سے

---

[70] کتاب مقدس، اعمال 22 : 7۔

[71] اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، ایضاً، ص 57۔

[72] جورج پوست، دکتور، قاموس الکتاب، بیروت، 1894ء، ص 611۔

[73] James Hasting, Dictionary of Bible, New York, 1909, P687.

[74] ترسس: یہ روم کے صوبے کلیکیہ (Cilicia) کا دارالحکومت تھا اور یہ ادب اور فلسفہ کے مدارس کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔ (Mark A. Copeland, A Harmony of The Life of Paul, 2004, P: 3.)

[75] The New Encyclopedia Britannica, "Christianity", Chicago, Vol: 16, P: 277.

[76] کتاب مقدس، اعمال 22 : 28-29۔

[77] ایضاً، فلپیوں 3 : 5۔

مقدسّوں کو قید میں ڈالا اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے تو میں بھی یہی رائے دیتا تھا۔ اور ہر عبادت خانہ میں انہیں سزا دلا دلا کر زبردستی اُن سے کفر کہلواتا تھا بلکہ ان کی مخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کہ غیر شہروں میں بھی جا کر انہیں ستاتا تھا۔ اسی حال میں سردار کاہنوں سے اختیار اور پروانے لے کر دمشق کو جاتا تھا۔"[78]

قبول عیسائیت:

کتاب مقدس میں پولوس کے یہودیت کو چھوڑ کر عیسائیت کی تعلیم دینے کے واقعہ کا ذکر یوں کیا گیا ہے:

"اے بادشاہ میں نے دوپہر کے وقت راہ میں یہ دیکھا کہ سورج کے نور سے زیادہ ایک نور آسمان سے میرے اور میرے ہمسفروں کے گرداگرد آ چمکا۔ جب ہم سب زمین پر گر پڑے تو میں نے عبرانی زبان میں یہ آواز سنی کہ اے ساؤل اے ساؤل! تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ پینے کی آر پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے۔ میں نے کہا اے خداوند تو کون ہے؟ خداوند نے فرمایا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے۔ لیکن اُٹھ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کیونکہ میں اس لئے تجھ پر ظاہر ہوا ہوں کہ تجھے ان چیزوں کا بھی خادم اور گواہ مقرّر کروں جن کی گواہی کے لئے تو نے مجھے دیکھا ہے اور ان کا بھی جن کی گواہی کے لئے میں تجھ پر ظاہر ہوا کروں گا۔ تجھے اس امّت اور غیر قوموں سے بچاتا رہوں گا جن کے پاس تجھے اس لئے بھیجتا ہوں۔ کہ تو ان کی آنکھیں کھول دے تاکہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف رجوع لائیں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مقدسّوں میں شریک ہو کر میراث پائیں۔"[79]

پولوس اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آیا اور اپنا نام تبدیل کرکے پولوس رکھا۔ شروع میں پولوس کے ایمان لانے کا حواریوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو شخص ان کا جانی دشمن تھا وہ آج سچے دل سے ایمان لے آیا ہے، لیکن ایک بزرگ حواری برناباس نے سب سے پہلے اس کے ایمان لانے کی تصدیق کی تو دوسرے حواری بھی مطمئن ہو گئے۔[80]

کتاب مقدس میں اس کا ذکر اس طرح سے کیا گیا ہے:

"اس نے یروشلیم میں پہنچ کر شاگردوں میں مل جانے کی کوشش کی اور سب اس سے ڈرتے تھے کیونکہ ان کو یقین نہ آتا تھا کہ یہ شاگرد ہے۔ مگر برناباس نے اسے اپنے ساتھ رسولوں کے پاس لے جا کر ان سے بیان کیا کہ اس نے اس اس طرح راہ میں خداوند کو دیکھا اور اس نے اس سے باتیں کیں

---

[78] کتاب مقدس، اعمال 26 : 9-12۔

[79] ایضاً، اعمال، 26 : 13-18۔

[80] عثمانی، محمد تقی، مفتی، عیسائیت کیا ہے؟، دارالاشاعت کراچی، 1329ھ، ص84۔

اور اس نے دمشق میں کیسی دلیری کے ساتھ یسوع کے نام سے منادی کی۔ پس وہ یروشلیم میں ان کے ساتھ آتا جاتا رہا۔ اور دلیری کے ساتھ خداوند کے نام کی منادی کرتا تھا اور یونانی مائل یہودیوں کے ساتھ گفتگو اور بحث بھی کرتا تھا مگر وہ اسے مار ڈالنے کے درپے تھے۔ اور بھائیوں کو جب یہ معلوم ہوا تو اسے قیصریہ میں لے گئے اور ترسس کو روانہ کر دیا۔"[81]

رسول کا لقب:

عیسائیوں کے مذہبی ادب میں پولوس کو بھی عیسیٰؑ کے دوسرے حواریوں کی طرح "رسول (Apostle)" کہا گیا ہے اور جس لفظ کا ترجمہ رسول ہے اس کا اصل مفہوم نمائندہ ہے نہ کہ پیغمبر۔[82]

حضرت عیسیٰؑ نے جن حواریوں کو اپنی زندگی میں چنا تھا ان میں پولوس شامل نہیں تھا جیسا کہ بائبل میں ہے:

"جب دن ہوا تو اس نے اپنے شاگردوں کو پاس بلا کر ان میں سے بارہ چن لئے اور ان کو رسول کا لقب دیا۔ یعنی شمعون جس کا نام اس نے پطرس بھی رکھا اور اس کا بھائی اندریاس اور یعقوب اور یوحنّا اور فلپس اور برتلمائی۔ اور متّی اور توما اور حلفئی کا بیٹا یعقوب اور شمعون جو زیلوتیس کہلاتا تھا۔ اور یعقوب کا بیٹا یہوداہ اور یہوداہ اسکریوتی جو اس کا پکڑوانے والا ہوا۔"[83]

پولوس نے جو عیسائیت کی تعلیم دی وہ اس نے عیسیٰؑ کے کسی حواری سے نہیں حاصل کی بلکہ اس بارے میں پولوس کا یہ دعویٰ تھا کہ اس نے اپنی یہ انجیل عیسیٰؑ کے مکاشفہ[84] سے حاصل کی ہے، جیسا کہ اس بارے میں وہ خود لکھتا ہے:

"اے بھائیو! میں تمہیں جتائے دیتا ہوں کہ جو خوشخبری میں نے سنائی وہ انسان کی سی نہیں کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اس کا مکاشفہ ہوا۔"[85]

اس مکاشفہ کے بعد پولوس خود ہی رسول بن بیٹھا۔[86] پولوس کے اس رسالت کے دعویٰ کی شروع میں سخت مخالفت

---

[81] کتاب مقدس، اعمال 9 : 26-30۔

[82] James Hasting, Dictionary of Bible, New York, 1909, P :44.

[83] کتاب مقدس، لوقا 6 : 13-16۔

[84] مکاشفہ: مکاشفہ کی تعریف کسی استدلالی مخلوق کے ساتھ خدا کے رابطے کے طور پر کی جا سکتی ہے۔ اس نظریے کے مطابق مکاشفہ جملوں/اقوال میں بیان کردہ سچائیوں کا مضمون ہے۔(امولیہ رنجن مہاتر، فلسفۂ مذاہب، مترجم: یاسر جواد، فکشن ہاؤس لاہور، 1998ء، ص 147۔)

[85] کتاب مقدس، گلتیوں 1 : 11-12۔

[86] ایضاً، گلتیوں 1:1، ایضاً، کرنتھیوں 1:1، ایضاً، رومیوں 1:1۔

کی گئی۔[87] اسی مخالفت کی وجہ سے اس نے گلتیوں کے نام خط میں لکھا:

"میں پھر کہتا ہوں کہ اس خوشخبری کے سوا جو تم نے قبول کی تھی اگر کوئی تمہیں اور خوشخبری سناتا ہے تو ملعون ہو۔"[88]

تعلیمات اور تبلیغ:

پولوس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہی اکیلا معلم مسیحت ہے اور ایسی نئی نئی تعلیمات پھیلانے لگا جنھیں وہ ہندوؤں اور بدھ متوں کے مذہبوں، یونانیوں کے فلسفہ اور یہودیوں کی بعض تعلیمات سے اخذ کرتا تھا۔ پولوس نے سب سے پہلے تثلیث اور عیسیٰؑ کے اللہ کا بیٹا ہونے کا عقیدہ بنایا۔[89] چنانچہ اس بارے میں ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے:

"پولوس کو مذہبات کا بہت شوق تھا، رومی سلطنت میں پرورش کی وجہ سے اس کو ان تمام مذاہب سے واقفیت تھی جو اس وقت رومی سلطنت کے طول و عرض میں رائج تھے۔ان مذاہب میں کسی دیوتا کے مرنے اور دوبارہ زندہ ہونے کا عقیدہ تھوڑا مشترک تھا اور یہی عقیدہ عیسائیت میں بھی نظر آتا ہے۔"[90]

پولس نے رومی سلطنت کی اقوام میں عیسائیت کی اشاعت و ترویج کے لئے دن رات محنت کی اور دور دراز کے سفر کئے اور اپنی تعلیمات کو عام کیا، اسی وجہ سے رومی سلطنت کی تمام عیسائی جماعتیں اسے اپنا پیر و مرشد سمجھتی تھیں۔[91]

پولوس نے عیسائیت میں نئے نئے عقائد و نظریات ایجاد کئے جو عیسیٰ کی تعلیمات سے بالکل مختلف تھے، یہی عقائد موجودہ عیسائیت میں رائج ہیں۔ اس نے اصل عیسائیت کا حلیہ بگاڑ دیا ہے اور عقیدہ توحید، عقیدہ آخرت، عملی و اخلاقی اصلاح بلکہ پوری شریعت کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ کام اس نے صرف اپنی زبانی اشاعت سے نہیں کیا بلکہ مختلف کلیساؤں اور مختلف شہروں کے عیسائیوں کو خطوط لکھ کر اپنے نظریات کی اشاعت کی۔ بعد میں یہ خطوط بائبل کا حصہ بنا دیئے گئے۔[92]

پولوس نے عیسیٰؑ کی اصلی تعلیمات سے ہٹ کر عیسوی شریعت اور عمل کو ختم کر دیا ہے۔ اس نے صرف یہ بتایا ہے کہ ایک عیسائی صرف ایمان لانے کی وجہ سے جہنم سے بچ سکتا ہے، چنانچہ گلتیوں کے نام خط میں وہ لکھتا ہے:

"شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا اور شریعت کو ایمان سے کچھ

---

[87] James Hasting, Dictionary of Bible, New York, 1909, P :44.

[88] کتاب مقدس، گلتیوں 1 : 9۔

[89] اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، ایضاً، ص59۔

[90] دہلوی، محمد سعید، مرزا، مذہب اور باطنی تعلیم، فکشن ہاؤس لاہور، 2012ء، ص110۔

[91] فاروقی، عماد الحسن آزاد، دنیا کے بڑے مذاہب، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی، 1986ء، ط1، ص303۔

[92] عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، ایضاً، ص68۔

واسطہ نہیں۔"[93]

اس کے بعد پولوس نے یہ بھی بتایا ہے کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے۔[94]

اسی طرح پولوس نے شریعت کو دشمنی، لعنت، غضب اور عدول حکمی قرار دیا ہے اور اسے منسوخ قرار دیا ہے۔[95]

پولوس کی کامیابی کی وجوہات:

پولوس کو اپنے عقائد پھیلانے میں جس چیز نے زیادہ مدد دی وہ یہ ہے کہ اس نے اپنے نظریات کی اشاعت عقیدت کے رنگ میں ذو معنی الفاظ کے ذریعے کی۔اس وجہ سے عام لوگ ان کے مطالب اور اصل عیسوی تعلیمات سے ان کا فرق نہ سمجھ سکے۔[96] پھر بھی شریعت کو بدلنے میں پولوس کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہودیوں نے یروشلم میں اسے دیکھ کر کہا کہ یہ وہ آدمی ہے جو ہر جگہ امت اور شریعت کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ یہودیوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ اس نے ہیکل میں یونانیوں کو لا کر اس پاک مقام کو ناپاک کیا ہے۔[97] پولوس کو اس سلسلے میں یہودی مذہبی عدالت میں پیش کیا گیا، تاہم جب اس نے دیکھا کہ دو مختلف فرقے صدوقی اور فریسی اس پر الزام لگا رہے ہیں تو ان دونوں کو اپنی باتوں سے آپس میں ابھارا جس وجہ سے وہ بچ گیا۔[98]

پولوس کو رومی بادشاہ کے سامنے بھی پیش کیا گیا۔ بادشاہ کے سامنے اس نے جو تقریر کی اس میں بھی شریعت کی مخالفت یا عیسیٰؑ کے بارے میں اپنے مخصوص عقائد کی وضاحت کے بجائے اس نے اپنے مکاشفہ میں توبہ اور خدا کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔[99]

پولوس اپنے نظریات کی اشاعت میں جھوٹ اور موقع پرستی سے بھی گریز نہیں کرتا تھا۔[100]

قتل:

پولوس 66ء/67ء میں نیرو کے حکم سے قتل ہوا۔[101]

---

[93] کتاب مقدس، گلتیوں 3 : 11-12۔

[94] ایضاً، آیت 16۔

[95] ایضاً، 13-15۔، ایضاً، عبرانیوں 8 : 13۔

[96] عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، ایضاً، ص71۔

[97] کتاب مقدس، اعمال 21 : 27-28-

[98] ایضاً، 23 : 6-10۔

[99] ایضاً، اعمال، باب 26۔

[100] ایضاً، رومیوں 3 : 7-8۔

[101] تحفۂ عیسائیت، ایضاً، ص154۔

فصل سوم: مقدس کتابیں

بائبل (Bible):

بائبل کا معنی کتاب ہے۔[102]

عیسائیوں اور یہودیوں کی مقدس کتابوں کے مجموعہ کو بائبل/کتاب مقدس کہتے ہیں۔[103]

عیسائیت میں کتابوں کی تعداد متعین نہیں ہے اور اس مذہب میں کتابوں کی دو قسمیں ہیں:

1۔ عہد نامہ قدیم 2۔ عہد نامہ جدید

عہد نامہ قدیم/عتیق (Old Testament) سے مراد حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے کی کتابیں ہیں جبکہ عہد نامہ جدید (New Testament) سے مراد حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے بعد کی کتابیں ہیں۔[104]

عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کی بھی دو دو قسمیں ہیں:

1۔ متفقہ کتب 2۔ مختلف فیہ

عہد نامہ قدیم میں متفقہ کتب کی تعداد اڑتیس (38) ہے اور مختلف فیہ کی تعداد نو (9) ہے، اس طرح ان کی کل تعداد سنتالیس (47) بنتی ہے۔ جبکہ عہد نامہ جدید میں متفقہ کتب کی تعداد بیس (20) ہے اور مختلف فیہ کی تعداد سات (7) ہے، اس طرح انکی کل تعداد (27) ستائیس بنتی ہے۔ عہد نامہ قدیم و عہد نامہ جدید سب کو جمع کر لیا جائے تو یہ تعداد کل چہتر (74) بن جاتی ہے۔[105]

> چنانچہ عیسائی تورات، زبور اور سب صحیفوں کو مانتے ہیں لیکن یہودی حضرت عیسیٰؑ کی کتاب اور صحیفوں کو نہیں مانتے۔[106]

عہد نامہ جدید عیسائیوں کی مقدس کتابیں ہیں۔[107] تاریخ سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کو کوئی آسمانی کتاب دے گئے تھے بلکہ ان انجیلوں کو حضرت عیسیٰؑ کے رسولوں یا ان کے شاگردوں نے تحریر کیا۔[108] انجیلیں حضرت عیسیٰؑ کے تقریباً ستر سال بعد تحریر ہونا شروع ہوئیں۔[109]

---

[102] المظفر ولی خان، مولانا، مکالمہ بین المذاہب، مکتبہ فاروقیہ کراچی، 2007ء، ص67۔

[103] James Hasting, Dictionary of Bible, NewYork, 1909, P: 95.

[104] کیرانوی، رحمت اللہ، بائبل سے قرآن تک، شرح و تحقیق: محمد تقی عثمانی، مکتبہ دارالعلوم کراچی، 2010ء، ج1، ص305۔

[105] مکالمہ بین المذاہب، ایضاً، ص67۔

[106] الملل والنحل، ایضاً، ص229۔

[107] عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، ایضاً، ص224۔

[108] رشید احمد، پروفیسر، تاریخ مذاہب، زمرد پبلی کیشنز کوئٹہ، 2000ء، ص361۔

ابتداء میں انجیلوں کو تحریر نہ کرنے کے اسباب:

ابتداء میں انجیلوں کو تحریر نہ کرنے کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں۔

1۔ پہلا سبب یہ ہے کہ شروع میں ان حواریوں کے شاگرد بڑی تعداد میں موجود تھے، جو عام لوگوں کے سامنے ان حالات و واقعات کا تذکرہ کرتے تھے۔ اس وجہ سے ان حالات و واقعات کو تحریر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

2۔ دوسرا سبب یہ تھا کہ ان حواریوں کے حکومت وقت کے ساتھ تعلقات اچھے نہیں تھے، اکثر یہ لوگ ان کے زیر تسلط رہتے تھے، اسی لئے انہیں اتنا قلبی سکون نہیں ملا کہ وہ اپنی مذہبی کتابوں کو تحریر کر سکیں۔

3۔ تیسرا سبب یہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کے چند اقوال سے ان کی جلد اس دنیا میں واپسی کا یقین ہو گیا تھا۔[110]

ابتدائی کلیساء کی بائبل یہودی بائبل تھی۔[111] کیونکہ ابتداء میں یہودیوں اور حوارین عیسیٰؑ کے عقائد میں کوئی فرق نہیں تھا، دونوں شریعتوں کے احکام ایک جیسے تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ یہودی آنے والے مسیح کے انتظار میں تھے اور حوارین کا یہ کہنا تھا کہ وہ مسیح موعود آ چکا ہے۔ لیکن جب آہستہ آہستہ عیسائی کلیسا یہودی اور غیر یہودی کی کشمکش میں مبتلا ہو گیا تو ان فرقوں نے اپنی اپنی مذہبی کتابیں تدوین کیں۔[112]

انجیلوں کا تعارف:

انجیل یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی بشارت ہے۔[113]

اصطلاح میں انجیل سے مراد حضرت عیسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔[114]

ابتداء میں انجیلوں کی تعداد چونتیس (34) تک تھی اور صرف انجیل یہودیہ عیسیٰؑ کی مادری زبان آرامی میں لکھی گئی تھی جو بہت جلد لاپتا ہو گئی۔ باقی اناجیل یونانی زبان میں لکھی گئیں۔ نیقہ کی کونسل نے صرف چار انجیلوں کو عہد نامہ جدید میں شامل کیا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ انجیل متی   2۔ انجیل مرقس   3۔ انجیل لوقا   4۔ انجیل یوحنا

1۔ انجیل متی (Matthew):

عہد نامہ جدید کی ستائیس کتب میں سے سب سے پہلی کتاب انجیل متی ہے۔ اس انجیل کا مصنف متی حواری بتایا

---

[109] ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، تصور خدا، تخلیقات، لاہور، 2010ء، ص31۔

[110] تاریخ مذاہب، ایضاً۔

[111] لیوس مور، مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، مترجم: یاسر جواد، سعدیہ جواد، نگارشات پبلشرز لاہور، 2003ء، ص120۔

[112] تاریخ مذاہب، ایضاً۔

[113] شبیۃ الحمد، عبد القادر، اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، مسلم پبلیکیشنز گوجرانوالہ، 2007ء، ص60۔

[114] ایضاً۔

جاتا ہے مگر اس انجیل کا طرز تحریر اس بات کی تائید نہیں کرتا۔ اس انجیل کے اٹھائیس (28) مضامین اور ایک ہزار اڑساٹھ (1068) آیات ہیں۔[115] چنانچہ اس انجیل کے بارے میں ہے:

"عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق یہ انجیل سب سے قدیم ہے۔ لیکن اس کے مؤلف اور اس کے مرتب ہونے کی سن کا تعین نہیں ہو سکا۔ دور حاضر کی تحقیق کا رجحان اس طرف ہے کہ جس حصہ کا مؤلف متی حواری تھا وہ اسی زمانے میں شائع ہو گیا تھا، اب جو کچھ باقی ہے اس کے مؤلف نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ اس کے عہد تالیف کے بارے میں خیال ہے کہ یہ 61ء سے 65ء کے درمیان مرتب ہوئی۔ لیکن تاریخ کے صفحات میں اس کا نشان 173ء سے قبل نہیں ملتا۔ یہ انجیل یونانی زبان میں لکھی گئی تھی اور اس کا عبرانی ترجمہ 400ء میں جیروم نے کیا تھا۔"[116]

مضامین متی:

انجیل متی کی سب سے نمایاں خصوصیت مسیحؑ کے وعظوں کے پانچ بڑے مجموعے ہیں۔ پوری انجیل کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ایک حصے میں کچھ واقعات اور ایک وعظ ہے۔ ان حصوں میں پہلے تمہید ہے جس میں مسیحؑ کے نسب نامے اور پیدائش کے بیان کا ذکر ہے اور آخر میں چھبیس/اٹھائیس ابواب ہیں جن میں ان کے دکھ، موت اور دوبارہ جی اٹھنے کا بیان ہے۔ پانچ وعظوں کو مندرجہ ذیل عنوانات سے تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔	ابواب 5-7	بادشاہت کے قوانین
2۔	10 : 6-42	بادشاہت کی منادی
3۔	13 : 3-52	بادشاہت کی ترقی
4۔	18 : 3-35	بادشاہت کی وضاحت
5۔	ابواب 24-25	بادشاہت کی تکمیل

ان پانچ وعظوں کا بڑا اور اہم مضمون خدا کی بادشاہت ہے جسے متی رسول خدا کی بادشاہت کہتا ہے۔[117]

2۔ انجیل مرقس (Mark):

بعض مؤرخین کے نزدیک سب سے قدیم انجیل متی کی نہیں بلکہ مرقس کی انجیل ہے۔ مرقس نے اسے 64ء میں

---

[115] مسعود، عبدالطیف، مولانا، تحریف بائبل بزبان بائبل، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان، 1425ھ، ص14۔

[116] پرویز، مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں، طلوع اسلام لاہور، 1966ء، ط1، ص41۔

[117] جی-ٹی مینلی، ہماری کتب مقدسہ، مترجم: جے-ایس امام الدین، مسز کے-ایل ناصر، مسیحی اشاعت خانہ لاہور، 1911ء، ص404۔

لکھا تھا۔[118] مرقس یونان کا رہنے والا یہودی تھا، یہ پہلے پولوس اور پھر برنباس کے ساتھ رہا اور ان کے تبلیغی دوروں میں ان کی خدمت کرتا رہا[119] پھر پطرس کی رفاقت اختیار کی۔ بشپ پپیاس کے قول کے مطابق مرقس پطرس کا ترجمان تھا۔ یہ انجیل یونانی زبان میں لکھی گئی۔[120]

مضامین مرقس:

یہ انجیل سولہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس انجیل کی پہلی آیت کتاب کے عنوان کو پیش کرتی ہے اور وہ آیت خوشخبری کا شروع ہے، اس خوشخبری کا آغاز یوحنا کے بپتسمہ کے آغاز سے شروع ہوتا ہے، اس میں یوحنا کے آزمائے جانے، ان کے قید کئے جانے کے بعد مسیحؑ کے گلیل میں ظاہر ہونے کے لئے پس منظر کا کام دیتی ہے۔

دوسرے اور تیسرے باب میں مسیحؑ کی منادی کا ذکر ہے اور ان اقوال کا ذکر ہے جو نہایت مؤثر اور قابل یادگار ہیں، کیوں کہ ان میں ایسے مضامین ہیں جو بحث مباحثہ کا باعث رہے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس تمام انجیل میں یہ عنصر موجود ہے۔

چوتھے باب میں بادشاہ کے بارے میں تمثیلوں کا ذکر ہے۔ اگرچہ مذہبی رہنماؤں نے اسے قبول نہیں کیا۔

دسویں باب میں مسیحؑ کی گلیل سے دور ہوکر یردن کے پاس اور یہودیہ کے علاقہ میں منادی کے کام کا ذکر ہے۔

چودھویں باب میں مسیحؑ کے دکھ اٹھانے کا ذکر ہے۔

سولھویں باب کی آخری بارہ آیات جن میں حضرت عیسیٰؑ کے زندہ ہو جانے اور آسمان پر چلے جانے کا ذکر ہے، کے بارے میں مؤرخین کا خیال ہے کہ یہ مرقس کی نہیں ہے بلکہ ان کو دوسری صدی عیسوی میں شامل کر دیا گیا۔[121]

اس انجیل میں یہودی رسومات کی تفصیل اور آرامی زبان کے الفاظ کی تشریح سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب غیر یہودیوں کے لئے لکھی گئی تھی۔

3۔ انجیل لوقا (Luke):

لوقا غیر یہودی مؤرخ تھا اور اس نے یہ کتاب پہلی صدی کے آخر میں لکھی۔[122] لوقا نے مرقس اور متی کی انجیلوں سے کام لیا ہے۔ یہ تقریباً 80ء تا 90ء میں لکھی گئی۔[123] لوقا سفر وحضر میں پولوس کے ساتھ رہا جیسا کہ پولوس کے

---

[118] مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں، ایضاً، ص42۔

[119] کتاب مقدس، فلیموں 1 : 24۔

[120] ہماری کتب مقدسہ، ایضاً، ص459۔

[121] ایضاً، ص461 تا 465۔

[122] مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں، ایضاً، ص42۔

[123] موریس بوکائلے، بائبل قرآن اور سائنس، مترجم: ثناء الحق صدیقی، ص117۔

خطوط[124] سے معلوم ہوتا ہے۔کچھ مؤرخین لوقا کو طبیب اور کچھ مصور سمجھتے ہیں، یہ انجیل تمام مؤرخین کے نزدیک یونانی زبان میں تھی۔[125]

مضامین لوقا:

اس انجیل میں چوبیس ابواب ہیں اور یہ حجم میں سب سے بڑی انجیل ہے۔[126] انجیل لوقا کے اہم مضامین میں یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات ہی نجات کا سبب ہیں۔لوقا اس بات پر زور دیتا ہے کہ مسیحؑ کے پاس روح اور بدن دونوں کو شفا دینے کی خدائی طاقت ہے۔خواتین کے بارے میں انجیل لوقا میں ہے کہ عیسیٰؑ نے خواتین کے لئے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور خواتین کے ساتھ غیر ہمدردانہ سلوک کو ناجائز قرار دیا ہے۔لوقا نے اپنی تمثیلات کو خاص انداز میں بیان کیا ہے۔لوقا کی انجیل میں مسیحؑ کی پوری تاریخ کو بیان کیا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے مقدمہ میں لکھتا ہے کہ اس نے سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کیا اور پھر ترتیب وار لکھنے کا فیصلہ کیا۔پورے عہد نامہ جدید میں لوقا کا طرز تحریر سب سے زیادہ ادبی ہے۔[127]

4۔انجیل یوحنا (John):

اسے حضرت عیسیٰؑ کے حواری یوحنا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، لیکن اس کا مؤلف ایک اور یوحنا تھا جو ایشائے کوچک میں رہتا تھا۔اس نے یہ انجیل پہلی صدی کے آخر میں لکھی۔[128] یہ انجیل باقی تینوں انجیلوں سے بالکل مختلف ہے۔[129] یہ انجیل تمام انجیلوں کے بعد 98ء میں تحریر ہوئی۔[130]

مضامین یوحنا:

یہ انجیل باقی تینوں اناجیل سے مضامین اور اسلوب میں مختلف ہے۔پہلی تینوں انجیلوں میں حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات مختصر اور ناصحانہ انداز میں بیان کی گئی ہیں لیکن یوحنا کی انجیل میں نہایت مدلل انداز میں یہ تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔اس انجیل میں آسمانی حکومت کے موضوع کے بجائے عیسیٰؑ کی حیات کا ذکر کیا گیا ہے۔اس انجیل میں فلسفہ یونان کے گہرے اثرات پائے جاتے ہیں البتہ یوحنا کی مسیحؑ کے بارے میں تعلیم مرقس سے کچھ مختلف ملی۔دونوں یسوعؑ کو خدا کا

---

[124] کتاب مقدس، کلسیوں 4 : 14۔، ایضاً، فلیموں 1 : 24۔

[125] تحفۂ عیسائیت، ایضاً، ص139۔

[126] تاریخ مذاہب، ایضاً، ص363۔

[127] حیات حضرت عیسیٰؑ، ایضاً، ص231۔

[128] مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں، ایضاً، ص42۔

[129] بائبل قرآن اور سائنس، ایضاً، ص118۔

[130] تحریف بائبل بزبان بائبل، ایضاً، ص131۔

بیٹا کہتے ہیں، چنانچہ یوحنا کی انجیل کی تمہید میں ہے کہ کس طرح وہ کلام جو ابتداء میں خدا کے ساتھ تھا، اسکی ذات میں شامل تھا اور دنیا اس کے وسیلے سے پیدا ہوئی۔ کلام مجسم ہوا اور انسانوں میں آ کر بسا جس سے خدا کا جلال ظاہر ہوا۔[131] جب تاریخی نقطۂ نگاہ سے انجیل یوحنا کا موازنہ باقی اناجیل سے کیا جائے تو صرف یہی انجیل خداوند کی ذات کو سلسلہ وار پیش کرتی ہے۔[132]

انجیلوں کی مشترک آیات کی تعداد:

انجیلوں کی بہت سی آیات مشترک ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مرقس، لوقا اور متی تینوں انجیلوں کی مشترک آیات تین سو تیس (330) ہیں۔

مرقس اور متی کی انجیلوں کی مشترک آیات ایک سو اٹھہتر (178) ہیں۔

لوقا اور متی کی انجیلوں کی مشترک آیات دو سو تیس (230) ہیں۔

لوقا اور مرقس کی انجیلوں کی مشترک آیات سو (100) ہیں۔[133]

انجیل یوحنا باقی تینوں انجیلوں سے بالکل مختلف ہے اس لئے مشترک آیات کے اعتبار سے پہلی تین انجیلوں کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔

انجیل برنباس:

ان انجیلوں کے علاوہ ایک اور انجیل جس کا نام برنباس تھا، اس کا مؤلف عیسیٰؑ کا شاگرد برنباس تھا جو عیسیٰؑ کے تمام شاگردوں میں سے ممتاز تھا۔[134] یہ انجیل حقیقت کے زیادہ قریب تھی، اس میں نبی کریم ﷺ کی ولادت اور نبوت کی خوشخبری بھی تھی اور آپ ﷺ کا اسم گرامی بھی بارہ سے زیادہ مرتبہ اس میں موجود تھا،[135] اسی وجہ سے اس انجیل کو عیسائیوں نے کتاب مقدس سے نکال دیا ہے۔

عہد نامہ جدید:

عہد نامہ جدید میں شامل (ستائیس) کتابیں اور خطوط بالترتیب مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ متّی، 2۔ مرقس، 3۔ لوقا، 4۔ یوحنا، 5۔ اعمال، 6۔ رومیوں، 7۔ کرنتھیوں اول، 8۔ کرنتھیوں دوم، 9۔ گلتیوں، 10۔ افسیوں، 11۔ فلپیوں، 12۔ کلسیوں، 13۔ تھسلنیکیوں اول،

---

[131] کتاب مقدس، یوحنا 1۔

[132] ہماری کتب مقدسہ، ایضاً، ص 478۔

[133] بائبل قرآن اور سائنس، ایضاً، ص 124،

[134] سوہدروی، کامران اعظم، حیات حضرت عیسیٰؑ، بک کارنر شوروم جہلم، 2010، ص 236۔

[135] انجیل برنباس اردو، مترجم: انصاری، محمد حلیم، مولانا، ادارہ اسلامیات کراچی، ص 35۔

14۔ تھسلنیکیوں دوم، 15۔ تیمتھیس اول، 16۔ تیمتھیس دوم، 17۔ طِطُس، 18۔فلیمون،
19۔عبرانیوں، 20۔یعقوب، 21۔پطرس اول، 22۔پطرس دوم، 23۔یوحنّا اول،
24۔یوحنّادوم، 25۔یوحنّا سوم، 26۔یہوداہ، 27۔مکاشفہ.

مندرجہ بالا میں سے نمبر 6 تا 19 پولوس کے لکھے گئے خطوط ہیں، نمبر 20 یعقوب حواری کا خط ہے، نمبر 21 اور 22 پطرس کے خطوط ہیں، نمبر 24،23 اور 25 یوحنا حواری کے خطوط ہیں، نمبر 26 یہوداہ حواری کا خط ہے اور نمبر 27 یوحنا حواری کا مکاشفہ ہے جسے نبی کی کتاب بھی کہا جاتا ہے۔[136]

عہد نامہ قدیم:

عہد نامہ قدیم کی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔آستر، 2۔احبار، 3۔استثنا، 4۔امثال، 5۔ ایوب، 6۔تواریخ۔اول، 7۔تواریخ۔دوم،
8۔حبقوق، 9۔ حجی، 10۔ حزقی ایل، 11۔خروج، 12۔دانی ایل، 13۔روت، 14۔زبور،
15۔زکریاہ، 16۔سلاطین۔اول، 17۔سلاطین۔دوم، 18۔سموئیل۔اول،
19۔سموئیل۔دوم،20۔صفنیاہ، 21۔عاموس، 22۔عبدیاہ، 23۔عزرا، 24۔غزل الغزلات،
25۔قضاۃ، 26۔مقدس کے زمرہ جات، 27۔ملاکی، 28۔میکاہ، 29۔ ناحوم، 30۔ نحمیاہ،
31۔نوحہ، 32۔واعظ، 33۔پیدائش، 34۔گنتی، 35۔ہوسیع، 36۔یرمیاہ 37۔ یسعیاہ،
38۔یشوع،39۔یوایل۔

[136] تحفۂ عیسائیت، ایضاً، ص151۔

فصل چہارم: سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

مذکورہ موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔اس کی اہمیت کے پیش نظر اس موضوع پر انتہائی اختصار کے ساتھ بعض کتب کے مقدموں اور انٹرنیٹ پر بعض جگہ کچھ مواد ملتا ہے لیکن وہ انتہائی مختصر اور نہ ہونے کے برابر ہے۔

جیسا کہ پروفیسر ساجد میر کی کتاب "عیسائیت تجزیہ و مطالعہ" کی ابتداء میں شاہد امین[137] نے اس کتاب پر انتہائی مختصر بحث کرتے ہوئے اسے سب سے منفرد کتاب کہا ہے۔ اسی طرح محسن فارانی[138]، نذیر حق اور رانا محمد شفیق خان پسروری[139] نے اس کتاب پر مختصر تبصرہ کیا ہے اور اس کتاب کو اپنے موضوع پر ایک اہم کتاب قرار دیا ہے۔

مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی کتاب "عیسائیت کا پس منظر" کی ابتداء میں کتاب کا مختصر سا تعارف پیش کیا گیا ہے۔[140] اسی طرح مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی کتاب "بائبل سے قرآن تک" کی ابتداء میں[141] اور مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب "عیسائیت کیا ہے؟" کے پیش لفظ میں سابق مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ کا کتاب کے بارے میں تبصرہ پیش کیا گیا ہے۔[142]

موریس بوکائلے کی کتاب "بائبل قرآن اور سائنس" کے شروع میں بھی کتاب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

شیخ احمد دیداتؒ کی کتاب "مقام حضرت عیسیٰؑ، اسلام کی نظر میں" کے پیش لفظ میں انتہائی اختصار سے کتاب کے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔[143]

امام ابن قیم الجوزیہ کے کتاب "یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینے میں" کے ابتدائیہ میں کتاب کے متعلق مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔[144]

اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی ان کتب کا انتہائی اختصار کے ساتھ چند سطور میں تعارف پیش کیا گیا ہے۔[145]

مقالہ ھذا میں مذکورہ موضوع پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ ایک ہی جگہ پیش کر دیا گیا ہے تاکہ عیسائیت کے متعلق کتب کا مطالعہ کرنے والے قارئین کو سہولت ہو سکے۔

---

[137] صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان۔

[138] سینئر سب ایڈیٹر، روزنامہ نوائے وقت، لاہور۔

[139] کالم نگار روزنامہ پاکستان، لاہور۔

[140] صفدر، محمد سرفراز خان، مولانا، عیسائیت کا پس منظر، مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ، 2010ء۔ص 3۔

[141] کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، بائبل سے قرآن تک، شرح و تحقیق: مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبہ دارالعلوم کراچی، 2010ء، ص 17۔

[142] عثمانی، محمد تقی، مفتی، عیسائیت کیا ہے؟، دارالاشاعت، کراچی، 1392ھ، ص 5۔

[143] احمد دیدات، شیخ، مقام عیسیٰؑ اسلام کی نظر میں، مترجم: بن یامین، اسلامک ملٹی میڈیا لائبریری پیشاور، 2004، پیش لفظ۔

[144] الجوزیہ، ابن قیم، امام، یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں، نعمانی کتب خانہ لاہور، ص 6۔

[145] محدث لائبریری، www.kitabosunnat.com

2. باب دوم
عیسائت پر لکھی گئی منتخب اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

2.1 فصل اوّل: کتاب "اسلام اور نصرانیت" مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

2.2 فصل دوم: کتاب "اسلام اور عیسائیت" مفتی احمد یار خانؒ

2.3 فصل سوم: کتاب "تحریف بائبل بزبان بائبل" مولانا عبداللطیف مسعودؒ

2.4 فصل چہارم: کتاب "عیسائیت کا پس منظر" مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

2.5 فصل پنجم: کتاب "عیسائیت تجزیہ و مطالعہ" پروفیسر ساجد میر

2.6 فصل ششم: کتاب "عیسائیت کیا ہے؟" مفتی محمد تقی عثمانی

2.7 فصل ہفتم: کتاب "نصرانیت قرآن کی روشنی میں" سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

فصل اول: کتاب "اسلام اور نصرانیت"
مصنف "مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ"

مصنف کا تعارف:

پیدائش و نسب:

مولانا ادریس کاندھلویؒ 12 ربیع الثانی 1317ھ بمطابق 14 اگست 1899ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے۔[146] آپؒ کا تعلق یوپی کے ضلع مظفر نگر کے قصبہ کاندھلہ سے تھا۔ آپؒ کے والد کا نام حافظ محمد اسماعیل تھا اور وہ بھی ایک ممتاز عالم دین تھے۔[147] آپؒ کا سلسلہ نسب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے یعنی آپؒ نسباً صدیقی تھے اور حنفی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔[148]

تعلیم:

آپؒ نے نو برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ اس کے بعد آپؒ کے والد آپؒ کو تھانہ بھون مولانا اشرف علی تھانویؒ کے پاس لے گئے[149] اور آپؒ کو مدرسہ اشرفیہ میں داخل کروایا، ابتدائی کتابیں وہاں پڑھنے کے بعد سہارنپور چلے گئے اور مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ جیسے جلیل القدر اساتذہ سے استفادہ کیا اور انیس برس کی عمر میں مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (بھارت) سے سند فراغت حاصل کی۔[150]

اس کے بعد دنیا کی مشہور اور عظیم درسگاہ دارالعلوم دیوبند میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ جیسے جلیل القدر علماء سے دورہ حدیث کرکے دوبارہ سند حاصل کی۔[151]

درس و تدریس:

آپؒ نے دارلعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد 1921ء میں تدریس شروع کی، ایک سال مدرسہ امینیہ دہلی میں مدرس رہے۔[152] اس کے بعد پھر 1922ء میں آپؒ دارالعلوم دیوبند میں مدرس ہوئے اور وہاں اپنے جلیل القدر اساتذہ کے ہمراہ درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

---

[146] کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، معارف القرآن، مکتبہ المعارف شہداد پور، سندھ، 1422ھ، ط2، ج1، ص3۔

[147] بخاری، محمد اکبر شاہ، حافظ، پچاس جلیل القدر علماء، المیزان ناشران و تاجران کتب لاہور، 2006ء، ص113۔

[148] معارف القرآن، ایضاً، ص14۔

[149] قاسم محمود، سید، شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، 2013ء، ج2، ص1412۔

[150] پچاس جلیل القدر علماء، ایضاً، ص114۔

[151] کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، علم الکلام، زمزم پبلشرز کراچی، 2003ء، ص13۔

[152] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً، ص1411۔

1929ء میں بعض وجوہات کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند سے حیدرآباد دکن تشریف لے گئے اور وہاں ہی اپنی مایہ ناز کتاب "**التعليق الصبيح شرح مشكوة المصابيح**" لکھی۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور اس کتاب کو علمائے ہند کے علاوہ مصر، شام عراق اور حرمین شریفین کے علماء نے بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا، یہ کتاب ہندوستان سے نکل کر پورے عرب میں آپؒ کی شہرت کا سبب بنی۔[153]

1939ء میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور قاری محمد طیب کی دعوت پر حیدرآباد دکن کی ڈھائی سو روپے ماہانہ تنخواہ چھوڑ کر ستر روپے ماہانہ تنخواہ پر دارالعلوم دیوبند میں بحثیت شیخ التفسیر دوبارہ تدریس شروع کی۔[154]

آپؒ 1949ء کے آخر میں پاکستان آئے اور 1951 تک جامعہ عباسیہ بہاولپور کے شیخ الجامعہ کے عہدے پر فائز رہے۔ اس کے بعد جامعہ اشرفیہ لاہور میں زندگی کے آخری لمحے تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔

مشہور تصانیف:

آپؒ کی تصانیف بنیادی طور پر تین مندرجہ ذیل موضوعات پر ہیں۔

1۔ تفسیر القرآن 2۔ حدیث و سیرۃ 3۔ علم الکلام[155]

آپؒ کی مشہور تصانیف میں تفسیر، معارف القرآن، سیرت المصطفیٰ، علم الکلام، عقائد اسلام، احسن الحدیث، الدین القیم اور اسلام اور نصرانیت وغیرہ شامل ہیں۔

وفات:

آپؒ نے 28 جولائی 1974 کو وفات پائی۔[156]

---

153 علم الکلام، ایضاً، ص14۔

154 شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً، ص1412۔

155 علم الکلام، ایضاً، ص16۔

156 معارف القرآن، ایضاً، ص12۔

کتاب کا تعارف:

عنوان: اسلام اور نصرانیت

مؤلف: مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

ناشر: کتب خانہ جمیلی، اقبال ٹاؤن لاہور

صفحات: 461

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی ہے اور بعض جگہ اس میں کچھ فارسی کے الفاظ بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے شروع میں مضامین کی فہرست موجود نہیں ہے، جس وجہ سے قاری کو مطالعہ میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا کتاب ھذا کی فہرست مضامین پیش کی جاتی ہے تاکہ اس کتاب کے قارئین کو مطالعہ میں آسانی ہو۔

72	حیات عیسیٰؑ کے بارے میں حضرت عباس رضہ کی تصریحات	427	78	ایضاً، آٹھویں، نویں دلیل	448
73	مرزا صاحب بھی تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں	437	79	ایضاً، دسویں دلیل	449
74	حیات عیسیٰؑ کی چوتھی دلیل	443	80	حیات عیسیٰؑ پر اجماع امت	454
75	ایضاً، پانچویں دلیل	444	81	رفع من السماء اور نزول من السماء الی الارض کی حکمت	456
76	ایضاً، چھٹی دلیل	446	82	حضرت عیسیٰؑ رسول بھی ہیں اور صحابی بھی ہیں	459
77	ایضاً، ساتویں دلیل	447			

اس فہرست سے مذکورہ کتاب کے تمام مضامین واضح ہیں۔ یہ کتاب مولانا ادریس کاندھلویؒ کے عیسائیت کے بارے میں لکھے گئے مختلف رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلے رسالہ میں عیسائیت کے مختلف عقائد بیان کئے گئے ہیں اور پھر اسلام کا عیسائیت اور موسوی شریعت سے تقابل کیا گیا ہے اور اس پر دلائل دیئے گئے ہیں۔

دوسرے رسالہ احسن الحدیث فی ابطال التثلیث میں عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کو بیان کیا گیا اور اس عقیدہ کی تردید میں دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ پھر عقیدہ الوہیت کی تردید میں دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

تیسرے رسالہ القول المحکم فی نزول عیسیٰ ابن مریمؑ میں مرزائیوں کو غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے اور مسیح کی حواریین کو اپنے نزول کی بشارت اور جھوٹے نبیوں کی خبر اور ان سے خبردار رہنے کی ہدایت کا ذکر ہے۔ پھر مرزائیوں کی تحریفات، حضرت عیسیٰؑ کی احادیث میں ذکر کی گئی علامات اور اس کے علاوہ امام مہدی اور عیسیٰؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔

چوتھے رسالہ میں حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے زمین پر آنے اور دجال کو قتل کرنے اور دجال کے ظہور کی وجہ بیان کی گئی ہے۔ اسکے بعد کشف، الہام اور وحی کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

پانچویں رسالہ میں اسلام اور مرزائیت کے اصولی اختلاف کو بیان کیا گیا ہے اور چھٹے رسالہ میں نبیوں کی حضورؐ کے بارے میں بشارتوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ ساتویں رسالہ کلمہ اللہ فی حیات روح اللہ میں حیات عیسیٰؑ پر مفصل دلائل بیان کئے گئے ہیں اور حیات عیسیٰؑ پر اجماع امت کا بیان ہے۔

فصل دوم: کتاب "اسلام اور عیسائیت"
مصنف "مفتی احمد یار خانؒ"

مصنف کا تعارف:

پیدائش و نسب:

مفتی احمد یار خان ہندوستان میں ضلع بدایوں کے ایک گاؤں اوجھیانی میں 1894ء میں پیدا ہوئے۔آپؒ کے والد ماجد کا نام مولانا یار محمد خان تھا۔[157] آپؒ خاندانی لحاظ سے یوسف زئی پٹھان تھے۔[158]

تعلیم:

آپؒ نے والد محترم اور مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں مولانا قدیر بخش سے دینی تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ اسلامیہ مینڈھو، ضلع علی گڑھ میں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد مرادآباد جاکر مدرسہ نعیمیہ مرادآباد میں داخلہ لیا، یہاں مولانا نعیم الدین مرادآبادی نے آپ کی قابلیت دیکھ کر بذات خود تعلیم دی۔[159]

درس وتدریس:

آپؒ بیس سال کی عمر میں مدرسہ نعیمیہ مرادآباد میں بطور مدرس تعینات ہوئے۔ پاکستان تشریف لانے کے بعد بارہ/ تیرہ سال دارالعلوم خدام الصوفیہ اور دس برس انجمن خدام الرسول میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔[160]

تصانیف:

شاعری میں آپکی مشہور کتاب کا نام دیوان سالک تھا۔[161] اس کے علاوہ آپؒ کی مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔
تفسیر نعیمی، علم المیراث، جاءالحق وزھق الباطل، اسرارالاحکام،، فتاویٰ نعیمیہ، امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ پر ایک نظر[162]

وفات:

آپؒ نے 24اکتوبر1971ء کو گجرات میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔[163]

---

157 نعیمی، عبدالحمید، مفتی، حیات حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2011ء، ص26۔

158 صدیقی، بلال احمد، شیخ، حالات زندگی مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونیؒ، نعیمی کتب خانہ گجرات، 2004ء، ص9۔

159 شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً، ج1، ص202۔

160 ایضاً۔

161 حالات زندگی مفتی احمد یار خان نعیمی بدایوانی، ایضاً، ص36۔

162 ایضاً، ص101-102۔

163 ایضاً، ص64۔

کتاب کا تعارف:

عنوان:	اسلام اور عیسائیت
مؤلف:	مفتی احمد یار خانؒ
ناشر:	ادارہ تعمیر اہلسنت، گجرات
جلد:	مجلد
سن اشاعت:	1962ء
طبع:	اول
صفحات:	47

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب عیسائیت پر لکھی گئی اردو زبان کی قدیم کتب میں سے ہے۔اس کتاب میں مضامین کی فہرست موجود نہیں ہے اور نہ ہی ہر مضمون کے عنوان کو علیحدہ علیحدہ شہ سرخی دے کر بیان کیا گیا ہے لہٰذا سب سے پہلے مضامین کے اعتبار سے کتاب ھذا کی شہ سرخیاں پیش کی جاتی ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	اسلام مکمل ضابطہ حیات	3	4	عورت کو طلاق دینے اور مطلقہ سے نکاح کے متعلق عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات	18
2	گنہگار کے متعلق عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات	6	5	ترک دنیا کے متعلق عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات	23
3	قصاص کے متعلق عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات	11	6	جہاد کے متعلق عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات	32
			7	عقیدہ کفارہ کے متعلق عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات	43

کتاب کی ابتداء میں مصنف نے اسلام کے مکمل ضابطۂ حیات ہونے کا ذکر کیا ہے کہ انسان دنیا میں ایک مسافر کی طرح ہے، ایک عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ ایسا مذہب اختیار کرے جس سے زندگی کے ہر شعبہ میں اسے رہنمائی ملے، اور ایسا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔[164] اس وقت اسلام ہی انسان کی ہر ایک ضرورت پوری کرتا ہے، جب کہ عیسائیت میں موجودہ اناجیل کی تعلیمات تو صرف کتابوں تک محدود ہیں جن پر عیسائی علماء بھی عمل نہیں کر سکتے۔انجیلوں نے انسان

[164] احمد یار خان، مفتی، اسلام اور عیسائیت (کتاب ھذا)، ادارہ تعمیر اہلسنت گجرات، 1962ء، ط1، ص4۔

کو تارک دنیا ہونا سکھایا ہے جبکہ اسلام نے دنیا اور دین دونوں کو ساتھ ساتھ چلانا سکھایا ہے۔

اس کے بعد مصنف نے اس بارے میں انجیلوں اور قرآن کی تعلیمات کو پیش کیا ہے اور عیسائیت اور اسلام کی الگ الگ تعلیم بیان کرنے کے بعد انکا الگ الگ خلاصہ بیان کیا ہے۔ مثلاً گنہگار کے اعضاء کاٹنے کے بارے میں انجیل میں ہے :

"پس اگر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اس کو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے۔"[165]

مصنف نے پھر ان عبارات کے بارے میں پادریوں سے سوال کیا ہے کہ وہ اس حکم پر کتنا عمل کرتے ہیں؟

اس کے برعکس اسلام نے عورتوں کو پردہ کی تلقین کی ہے اور گنہگاروں کو سچی توبہ کا حکم دیا ہے اور مایوسی سے منع کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: "**قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ**"[166] "فرما دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے گناہ کرکے اپنے اوپر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، بے شک اللہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے، بے شک وہ بخشش والا رحم کرنے والا ہے" پھر مصنف نے اس آیت کا خلاصہ بیان کیا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی عیسائی تعلیمات ہیں جن پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ ان تعلیمات کا بھی قرآن کی تعلیمات سے مصنف نے موازنہ کیا ہے۔

مصنف نے آخر میں یہودی عقیدہ کفارہ کی تردید کی ہے کہ عیسائیوں کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھا دیا گیا تاکہ وہ لوگوں کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں۔[167] جبکہ قرآن مجید میں اسکی تردید کی گئی ہے کہ "**أَلاَّ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ۔ وَأَن لَّيْسَ لِلإِنسَانِ إِلاَّ مَا سَعَىٰ** "[168] یعنی" یہ کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اور یہ کہ انسان کو آخرت میں وہی کچھ ملے گا جو اس نے کمایا۔"

پھر مصنف نے اس آیت کا خلاصہ بیان کیا ہے کہ کسی دوسرے کو کسی کے گناہ کی سزا نہیں دی جا سکتی اور نہ ہی کوئی دوسرا کسی کے گناہ کا کفارہ بن سکتا ہے بلکہ انسان جو کچھ کرتا ہے خود اس کا ذمہ دار ہے۔

---

[165] کتاب مقدس، متی 5 :29-30۔

[166] القرآن 39: 53۔

[167] اسلام اور عیسائیت (کتاب ھذا)، ایضاً، ص 43۔

[168] القرآن 53 : 38-39۔

فصل سوم:۔کتاب "تحریف بائبل بزبان بائبل"
مصنف "مولانا عبداللطیف مسعودؒ"

مصنف کا تعارف:

پیدائش:

مولانا عبداللطیف مسعودؒ ڈسکہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔[169]

تعلیم:

پرائمری کے بعد آپؒ دن کو دکان پر جلد سازی کا کام کرتے اور مغرب کے بعد جامعہ مدینہ ڈسکہ کے مہتمم مولانا محمد فیروز خان فاضل دیوبند سے تعلیم حاصل کرتے، فارسی سے مشکوٰۃ تک تمام تعلیم اس طرح حاصل کی۔1964ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورہ حدیث کیا۔1965ء میں نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں مولانا سرفراز خان صفدرؒ، مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ اور مولانا عبدالقیوم سے دوسری بار دورہ حدیث کیا۔

آپؒ صرف و نحو پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔

خطابت و دینی سرگرمیاں:

آپؒ مرکزی مسجد کاموں کے، مسجد وہاب و مسجد خضراء ڈسکہ میں خطیب رہے۔ رد قادیانیت اور عیسائیت پر مکمل گرفت رکھتے تھے اور ان کے لٹریچر پر گہری نظر رکھتے تھے۔آپؒ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے گہرا تعلق تھا۔

آپؒ کو دکان پر کام کرتے ہوئے اخبارات کی ردی میں سے انجیل کا ایک نسخہ ملا، اس نسخے کو دیکھ کر دلچسپی پیدا ہوئی اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے دورہ حدیث پڑھا۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کو بھی رد عیسائیت پر مضبوط گرفت حاصل تھی۔ خطابت کے دوران رد عیسائیت پر لکھی گئی مختلف کتابیں جمع کیں اور ان کا مطالعہ کیا۔[170]

تصانیف:

آپؒ نے عیسائیت اور قادیانیت کے رد میں مختلف کتابیں لکھی، جن میں سے چند مشہور کتابیں مرزائیت کا الہامی ہیڈ کوارٹر، مرزا قادیانی کے رنگ برنگے شیطانی الہامات، تحریف بائبل بزبان بائبل ہیں۔

وفات:

مولانا عبداللطیف مسعودؒ نے 11 مئی 2003ء کو وفات پائی۔[171]

---

[169] مسعود، عبداللطیف، مولانا، تحریف بائبل بزبان بائبل، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان، ص3۔

[170] ایضاً، ص4۔

[171] ایضاً، ص5۔

کتاب کا تعارف:

عنوان: تحریف بائبل بزبان بائبل

مؤلف: مولانا عبداللطیف مسعودؒ

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، ملتان

جلد: مجلد

صفحات: 831

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب اپنے موضوع پر ایک بہت ہی اہم اور مفصل کتاب ہے۔اس کتاب میں حوالہ جات کسی خاص اسلوب سے نہیں دیئے گئے۔ یہ کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں عہد نامہ جدید کی کتب کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔شروع میں انجیل متی کا تعارف اور اس کے مندرجات،زمانہ تحریر،اناجیل کا زمانہ ظہور و استناد،انجیل متی کی غرض وغایت، انجیل متی کی حوالجاتی اور تاریخی غلطیوں مسیح کے نسب نامہ اور پیشن گوہیوں کا ذکر کیا گیا ہے، پھر انجیل متی کی اسناد کے متعلق مزید تحقیق بیان کی گئی ہے کہ سکارٹ چرچ کے ریورینڈ ڈبلیو سی نے یہ شہادت دی ہے کہ یہ انجیل کسی غیر معروف مؤلف نے 90ء میں تالیف کی۔ یہ کسی ایسے ذہن کی تالیف ہے جو یہودیت اور عہد نامہ عتیق میں دلچسپی رکھتا تھا۔[172]اس کے بعد انجیل کی امتیازی خصوصیات اور انجیل متی پر ایک عیسائی عالم کا تبصرہ بیان کیا گیا ہے جو اس انجیل کے مؤلف کو یہودی کلام مقدس کا ماہر سمجھتا ہے اور انجیل کا زمانہ تحریر مرقس کے تحریر ہونے کے سترہ سال بعد قرار دیتا ہے۔[173]پھر بائبل کی مجموعی صورتحال کا ایک عیسائی عالم کی نظر میں جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے بعد عیسیٰؑ کے اقوال کے مطابق تحریف بائبل اور ایک ہی آیت کا مختلف زبان کی بائبل میں مختلف ہونے کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

اس کے بعد انجیل مرقس کے زمانہ، مصنف، مقام تحریر، ماخذ اور اس انجیل پر پولوس کے اثر کا ذکر ہے۔ پھر انجیل مرقس کی تیس مشکوک آیات پر بحث کی گئی ہے اور اس انجیل کی آخری بارہ آیات کے متعلق ذکر ہے کہ یہ مصنف نے خود درج نہیں کی بعد میں ملائی گئی ہیں۔[174]

پھر انجیل لوقا کا تعارف اور استناد و تاریخی صحت کا ذکر ہے کہ اس میں مصنف کے نزدیک چنتیس آیات جعلی ہیں، جن پر پھر مفصل بحث کی گئی ہے۔

---

172 مسعود، عبداللطیف، مولانا، تحریف بائبل بزبان بائبل (کتاب ھذا)، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان، ص23۔

173 ایضاً، ص33۔

174 ایضاً، ص95۔

پھر انجیل یوحنا کا ذکر ہے جس میں اس انجیل کے مخصوص حالات، اس کی چند مفید معلومات " جن میں عیسیٰؑ پر وحی کا نازل ہونا[175]، سیدالکونین ﷺ کی بشارت مذکور ہے[176]" اور تراسی جعلی آیات کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ پھر کتاب اعمال کی آیات کا موازنہ اور اسکے بعد پولوس کے خطوط، یوحنا کے رسائل اور مکاشفہ، پطرس کے خطوط اور ان کی تبدیل شدہ آیات کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں عیسیٰؑ اور ان کے حوارییں کی طرف منسوب کتب کی تعداد اور نام ذکر کئے گئے ہیں۔

دوسرے باب میں تحریف بائبل کا دوسرا پہلو بیان کیا گیا ہے کہ عہد نامہ قدیم اور جدید میں حوالہ جات بے موقع اور غلط دیئے گئے ہیں۔ عہد نامہ قدیم میں الفاظ کچھ اور ہیں اور عہد نامہ جدید میں کچھ اور ہیں، وہاں عبارت کسی اور کے حق میں ہے اور یہاں وہ مسیحؑ پر فٹ کی گئی ہے۔[177] پھر عہد نامہ جدید اور قدیم کے الفاظ کا موازنہ کیا گیا ہے اور اناجیل کے باہمی تضادات، اناجیل کے متن کی غلطیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد بائبل کی دو کتابوں کا موازنہ کیا گیا ہے جس میں ایک کتاب میں بابل کی قید سے رہا ہونے والوں کی تعداد دوسری سے مختلف بیان کی گئی ہے۔ پھر معجزہ اور شعبدہ میں فرق، مسیحؑ کا مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ، معجزہ اور شعبدہ میں اختیار اور غیر اختیار کا پہلو، معجزات کے غرض و غایت بیان کئے گئے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے معجزات کا ذکر کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء اکرامؑ کے معجزات کی شان کو آپؐ کے معجزات نے اپنے اندر سمویا ہوا ہے۔[178] پھر نبی کریم ﷺ کے معجزات کی وسعت اور ہمہ گیری کا ذکر ہے کہ آپؐ کے معجزات مخلوق کی ہر قسم کے متعلق ہیں اور آپؐ کے کچھ معجزے باقی انبیاء کی طرح وقتی بھی تھے مثلاً کھانے پینے میں برکت کا ظہور اور کسی مریض کا فوراً شفا پاجانا۔[179] پھر آپؐ کی زبان مبارک سے سچے اور معجزہ نما ارشادات کا ذکر کیا گیا ہے اور اسلام کے زندہ دین ہونے کے بارے میں ہے کہ اس کی تعلیمات ہو بہو اسی طرح ہیں، ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکی، قرآن مجید حرف بحرف اسی طرح موجود ہے اور قیامت تک رہے گا۔

باب سوم " عصمت انبیاء اکرامؑ اور بائبل " میں بیان کیا گیا ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ باقی تمام انبیاء کو گنہگار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ بائبل کے مطابق باقی انبیاء بھی راست باز تھے۔ مثلاً نوحؑ کے بارے میں ہے کہ "نوح مرد راست باز اور اپنے زمانے کے لوگوں میں بے عیب تھا اور نوح خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔"[180] اور اسی طرح پھر بائبل میں انبیاء اکرام کے بارے میں نازیبا اور گستاخانہ عبارات بھی موجود ہیں۔ مثلاً نعوذ باللہ حضرت ابراہیمؑ کا حضرت سارہ

---

[175] کتاب مقدس، یوحنا 17 : 8۔

[176] ایضاً، 14 :16و30۔

[177] تحریف بائبل بزبان بائبل (کتاب ھذا)، ص316۔

[178] ایضاً، ص392۔

[179] ایضاً، ص395۔

[180] کتاب مقدس، پیدائش 6 : 9۔

کو جھوٹ کی تلقین کرنا۔[181] اس کے بعد قرآن کی آیات کی روشنی میں نبوت و رسالت کا مقام اور نبی کریم ﷺ کا مقام بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً قرآن میں آپؐ کے متعلق ہے۔ "مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ"[182] یعنی "محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔" اسکے علاوہ اور بھی بہت سی قرآنی آیات میں آپؐ اور باقی انبیاء کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اسکے بعد بائبل کی رو سے عصمت عیسیٰؑ کی حقیقت اور پھر عالم عیسائیت کے اسلام سے متعلق چند مغالطے بیان کئے گئے ہیں۔ پھر قرآن مجید کی حثیت اور مقام، حضرت نوحؑ و لوطؑ کے متعلق قرآن و بائبل کا تقابلی جائزہ بیان کیا گیا ہے۔ پھر انجیل اور مسئلہ نجات اور اناجیل اور عیسائیت کی حثیت بیان کی گئی ہے۔

چوتھے باب میں مسئلہ نسخ یعنی کسی قانون یا رسم کو اٹھا دینا یا رد کر دینا۔ اہل اسلام کی اصطلاح میں نسخ سے مراد یہ ہے کہ پہلے کوئی حکم وقت اور مدت کے تعین کے بغیر دیا جائے پھر بعد میں بتایا جائے کہ وہ اتنے وقت کے لئے ہی تھا اب اسکی جگہ دوسرا حکم دیا جاتا ہے۔ نسخ صرف احکام میں ہی جاری ہو سکتا ہے۔[183] پھر احکام موقتہ کا ذکر ہے یعنی وہ حکام جن کا ایک وقت اور مدت مقرر کر دی گئی ہو جیسے قرآن مجید میں ہے کہ "فَٱعْفُواْ وَٱصْفَحُواْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦٓ"[184] یعنی "تم انہیں معاف کر دو اور ان سے در گزر کرو یہاں تک کہ اس بارے میں اللہ کا کوئی اور حکم آ جائے۔" پھر نسخ کے بنا اور اغراض و مقاصد اور اسکی اقسام نسخ قبل از وقوع عمل اور بعد از وقوع عمل کا ذکر ہے کہ یہ بندوں کی ضرورت اور حالات کے مطابق اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، نسخ قبل از وقوع عمل سے مراد عمل کی نوبت آنے سے پہلے اسے موقوف کرکے دوسرا حکم دینا اور بعد از وقوع عمل میں عمل ہوتے رہنے کے کچھ وقت بعد اسے موقوف کرکے دوسرا حکم دینا ہے۔ پھر بائبل سے ان کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ہستی کا قرآن اور بائبل کی رو سے تفصیلی ذکر کیا گیا ہے، جس میں قرآن کی آیات کی رو سے خدا کی واحدنیت کا اسلامی تصور پیش کیا گیا ہے اور بائبل کی عبارات کی روشنی میں خدا کے لئے بیان کی گئی مخلوقی صفات اور کثرت الٰہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ پھر مسئلہ کفارہ اور اس کی حقیقت، مسیحؑ کی حثیت اور تعلیم کا بیان ہے۔

پانچویں باب میں تحقیق مسیحت کے سلسلے میں اجمالی اشاریہ پیش کیا گیا ہے جو عیسائیت پر لکھی گئی باقی تمام اردو کتب سے کتاب ھذا کو ممتاز کرتا ہے۔ اس مواد کی ترتیب میں سب سے پہلے محمدی بشارتیں جن کتب میں جہاں جہاں بیان ہوئی ہیں انہیں ترتیب سے حوالہ جات کی فہرست کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور پھر اسی طرح باقی موضوعات

[181] کتاب مقدس، پیدائش 12 : 13۔

[182] القرآن 33 :40۔

[183] تحریف بائبل بزبان بائبل (کتاب ھذا)، ص508۔

[184] القرآن 2 :109۔

مرتد کی سزا، ازواج، لونڈیاں، جہاد، مال غنیمت، جزیہ، اختلافات، اغلاط، غلط پیش گوئیاں، خلاف عقل باتیں، مسیحؑ سے منسوب بشارتیں، زبانی روایات، عہد جدید کے واقعات جو عہد قدیم میں نہیں، مسئلہ تقدیر، نازیبا الفاظ، عدم تصلیب، رد کفارہ، خدا کون ہے؟، اعضاء، رد تثلیث، ردالوہیت مسیحؑ، بائبل کا تصور خدا اور تحریف بائبل کے اثبات وغیرہ اشاریہ ہے۔ اس کے بعد انجیل اور مروجہ عیسائیت کا تقابل پیش کیا گیا ہے جس میں مختلف موضوعات عقیدہ تثلیث، ابنیت وغیرہ کا مسیحؑ کی تعلیم نہ ہونے، مسیحؑ کی ولادت، وحالات، یوحنا اور مسئلہ اختیار، قدرت اور اقتدار کی نفی، گناہ اور عصمت کی حقیقت، پطرس کی خصوصیات اور مسیحت کامل اور آخری دین نہیں وغیرہ کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

چھٹے باب میں مصنف نے بائبل کے مطالعے کے لئے چند اشاریے پیش کئے ہیں اور اہم موضوعات پر مفید حوالہ جات کو عنوان دے کر اکٹھا کر دیا ہے۔[185] اس میں سب سے پہلے حواریین عیسیٰؑ اور پولوس کا مروجہ اناجیل کے مطابق حوالہ جات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ پھر اسی طرح باقی موضوعات پولوس کی تحریک جدید، نجات اور صلیب بائبل کی روشنی میں، مسیح کے آمد کب ہو گی؟، اطاعت حکومت، مسیحی کلیسا اور عورت، مسئلہ کفارہ اور اس کی حقیقت، مسیحؑ کے منجی ہونے کا مفہوم، حقیقی مغفرت اور نجات قرآن مجید اور کفارہ، احادیث اور کفارہ، پولوس اور کفارہ وغیرہ کا حوالہ جات کے ساتھ تفصیلی ذکر ہے۔

ساتویں باب میں قرآن مجید کے ایک عظیم زندہ کتاب الٰہی ہونے کا ذکر ہے کہ دنیا کی ہر کتاب کا تعارف کروایا جاتا ہے لیکن قرآن اپنا تعارف خود کرواتا ہے۔ پھر اس موضوع[186] پر مکمل تفصیل کے ساتھ قرآنی آیات کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ مثلاً اس کتاب کا نام کیا ہے؟ تو جواب میں قرآن خود فرماتا ہے۔ "**إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ**"[187] یعنی "بے شک یہ بڑی عزت والا قرآن ہے۔" یہ کتاب کس پر نازل ہوئی؟ کے جواب میں قرآن مجید کہتا ہے " **نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّد**"[188] یعنی "محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔" اسی طرح اپنے متعلق باقی تمام سوالات کا قرآن مجید نے خود جواب دیا ہے۔

آٹھویں باب میں خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں بشارتوں کا ذکر ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سابقہ انبیاء کی آپؐ کے بارے میں بشارتوں کا ذکر بائبل اور قرآن مجید میں موجود ہے۔ مثلاً قرآن میں ہے کہ "**الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ**"[189] یعنی "جن کے آنے کی پیش گوئی وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں پاتے ہیں" پھر بائبل کے حوالہ جات سے آپؐ کے بارے میں بشارتیں پیش کی گئی ہیں۔

---

[185] تحریف بائبل بزبان بائبل (کتاب ھذا)، ص715۔

[186] قرآن کا تعارف خود قرآن کی زبانی۔

[187] القرآن 56 : 77۔

[188] ایضاً، 27 : 2۔

[189] ایضاً، 7 : 157۔

آخری باب میں تورات وانجیل کی روشنی میں اصحاب رسولؐ کی عظمت وشان بیان کی گئی ہے، جو عیسائیت پر لکھی گئی اردو زبان کی باقی کتب میں زیادہ تفصیل کے ساتھ موجود نہیں ہے۔ سب سے پہلے تورات میں صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پیش گوہیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً تورات میں ہے کہ "اور مرد خدا موسیٰؑ نے جو دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی وہ یہ ہے۔ اور اس نے کہا خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ وہ کوہ فاران سے ان پر جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔ وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ اس کے سب مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے، ایک ایک تیری باتوں سے مستفیض ہوگا۔[190] پھر مصنف نے ان آیات کے کی وضاحت کی ہے۔ اس کے بعد صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق انجیل اور قرآن سے پیش گوہیاں بیان کی گئی ہیں۔

آخر میں قرآن کی چند مشہور پیش گوہیاں[191] قرآن کی صداقت کا ایک عظیم شاہکار ہیں بیان کی گئی ہیں مثلاً "لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ "[192] یعنی "اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ ہدایت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے۔" پھر قرآن کی فصاحت و بلاغت، جن وانس کو چیلنج، غلبہ اسلام، حقانیت اسلام کے دلائل، خلافت راشدہ کی پیش گوئی[193]، دشمن دین کی ہلاکت، منافقوں، عیسائیوں اور یہودیوں کے انجام، رومیوں کے مغلوب ہونے اور محمد ﷺ کا ذکر بلند ہونے وغیرہ کا قرآن کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔

---

[190] کتاب مقدس، استثناء 33 : 1-3۔

[191] جو بالکل اسی طرح پوری ہو رہی ہیں جیسے قرآن نے بیان کی ہیں۔

[192] القرآن 2 : 2۔

[193] ایضاً، 24 : 55۔

فصل چہارم: کتاب "عیسائیت تجزیہ و مطالعہ"

مصنف "پروفیسر ساجد میر"

مصنف کا تعارف:

پروفیسر ساجد میر کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب سے ہے۔ آپ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر ہیں اور مختلف کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

پیدائش:

پروفیسر ساجد میر پنجاب کے شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم:

آپ فاضل درس نظامی ہیں۔ آپ نے معاشیات، اردو اور نفسیات میں بی۔اے کی تعلیم حاصل کر رکھی ہے اور اسلامیات اور انگلش میں ماسٹر کی ڈگری بھی حاصل کی ہوئی ہے۔

دینی و سیاسی خدمات:

پروفیسر ساجد میر مسلم لیگ ن کی طرف سے پارلیمنٹ میں سینیٹر کے عہدے پر فائز ہیں۔ آپ مارچ 2009ء میں سینٹ کی علماء و ٹیکنو کریٹس کے لئے مخصوص نشستوں پر مسلم لیگ ن کے امیدوار کے طور پر منتخب ہوئے اور مارچ 2015ء میں 2021ء تک پھر دوبارہ سینیٹر منتخب ہوگئے۔ آپ سینٹ کی قائمہ کمیٹی کشمیر افیئرز اینڈ گلگت بلتستان کے چیئر پرسن ہیں اور ریلیجس افیئرز اینڈ انٹر فیتھ ہر منی، سائنس اور ٹیکنالوجی کی قائمہ کمیٹیوں اور گورنمنٹ ایشورنسز کی فنکشنل کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔[194]

آپ کو سیاست کے ساتھ ساتھ مذہبی حثیت سے بھی عالمی شہرت حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو بین الاقوامی سطح پر سیمیناروں اور کانفرنسوں میں لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔[195]

تصانیف:

آپ کی سب سے مشہور تصنیف عیسائیت تجزیہ و مطالعہ ہے۔

---

[194] "پروفیسر ساجد میر", سینٹ آف پاکستان, Accessed: jun 1, 2015, http://www.senate.gov.pk/ur/profile.php?uid=854

[195] عبدالمالک مجاہد، مولانا، (میرے قائد ، میرے امیر، پروفیسر ساجد میر)، ہفت روزہ اہلحدیث،لاہور،16 تا22 جنوری،2015، ج46،شمارہ2،ص12۔

کتاب کا تعارف:

عنوان: عیسائیت تجزیہ و مطالعہ

مؤلف: پروفیسر ساجد میر

ناشر: دارالسلام، لاہور

جلد: مجلد

صفحات: 495

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب عیسائیت پر اردو زبان میں لکھی گئی کتب میں سے بہت اہم کتاب ہے اور اس کتاب میں مصنف نے عیسائیت پر لکھی گئی باقی اردو کتب کے مقابلہ میں بہت زیادہ تحقیقی کام کیا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر انتہائی اہم کتاب ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ہر ایک مضمون کو مستند کتب سے حوالہ جات کے ساتھ بیان کیا ہے۔

کتاب ھذا دس (10) ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں عیسائیت کا تعارف پیش کیا گیا ہے، جس میں سب سے پہلے عیسائیت کی تعریف خود عیسائی مؤلف کی زبانی بیان کی گئی ہے اور پھر اس تعریف کی ایک اور عیسائی مقالہ نگار کی زبانی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بعد عیسائیت کے عقائد رسولی عقیدہ (نظریہ آمد ثانی)، عقیدہ نیقیہ (ابنیت) اور اتھناسیس (تثلیث، تجسیم، کفارہ)، کو تفصیل سے عیسائی مؤلفین کی کتب سے انہی کی عبارات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور پھر انکا اردو ترجمہ کیا گیا ہے مثلاً اتھناسیس کے عقیدہ کے بارے میں پہلے انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کے الفاظ نقل کئے گئے ہیں پھر انکا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔[196] آخر میں ان سب عقائد کا خلاصہ لکھا گیا ہے۔

دوسرے باب میں حضرت عیسیٰؑ اور ان کی طرف منسوب مذہب عیسائیت کا ذکر ہے کہ عیسیٰؑ کی زندگی اور تعلیم کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن حقیقت میں ان کے بارے میں معلومات کے لئے کوئی قابل اعتماد مواد کبھی موجود نہیں رہا۔[197] عیسائیوں کے نظریات کے مطابق عیسیٰؑ کے حالات کے لئے مواد بائبل کے عہد نامہ جدید سے ملتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی عیسیٰؑ کے حالات کا ذکر ملتا ہے۔ پھر مصنف نے عیسائیوں کی مختلف کتب سے عیسیٰؑ کے حالات بیان کئے ہیں اور آخر میں عقیدہ مصلوبیت کے رد میں قرآنی آیات پیش کی ہیں۔

پھر عیسیٰؑ کی تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے کہ باقی انبیاء کی طرح عیسیٰؑ نے بھی توحید کی تعلیم دی جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے کہ "تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر"[198] اسی طرح قرآن مجید میں ہے کہ مسیحؑ نے کہا

---

[196] ساجد میر، پروفیسر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ (کتاب ھذا)، دارالسلام لاہور، ص31۔

[197] ایضاً، ص38۔

[198] کتاب مقدس، متی 4 : 10۔

کہ "اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کروجو میرا اور تمہارا رب ہے، بے شک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔"[199] توحید کے علاوہ عیسیٰؑ نے عقیدہ آخرت کی بھی تعلیم دی۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے کہ " آسمان کی بادشاہی اس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا"[200] اسی طرح عیسیٰؑ نے حقیقی اخلاقی خوبیوں کی تعلیم دی۔ پھر عیسائی علماء کی کتب سے ان تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے کہ عیسائی ان تعلیمات سے بہت دور ہیں۔

تیسرے باب میں عیسائیت کے اصل بانی پولوس کا ذکر ہے کہ موجودہ عیسائیت میں تبدیلی کا سب سے زیادہ ذمہ دار پولوس تھا، اس نے حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات سے ہٹ کر بہت سے عقائد و نظریات عیسائیت میں شامل کئے اور اصل عیسوی تعلیمات کو مسخ کر دیا۔ پھر پولوس کے حالات اور اسکے بعد اس کے مکاشفات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ پھر پولوس کی تعلیمات کا جائزہ لیا گیا ہے اور پولوس کی مخالفت کا ذکر کیا گیا ہے کہ لوگوں اور حواریوں نے اسکی مخالفت کی، اسی وجہ سے اس نے برنباس حواری جو پہلے اس کا قریبی ساتھی تھا، کو ریاکار کہا اور پطرس حواری کو ملامت کے لائق کہا۔[201] اسی وجہ سے لوگ گروہوں میں بٹ گئے۔ اسکے بعد مصنف نے پولس کے نظریات کے پھیلنے کی وجوہات ذکر کی ہیں اور آخر میں پولوسی مذہب کے مصادر کا ذکر کیا ہے کہ پولس نے جو عقائد وضع کئے ہیں انکے مصادر یونانی فلسفہ اور بعض توہم پرست مشرکانہ مذہب تھے۔[202]

چوتھے باب "مروجہ عیسائیت کی تدریجی تکوین" میں مختلف عیسائی فرقوں اور ان کے اکابر کا ذکر ہے کہ پولس نے اپنے تبلیغی اسفار اور خطوط کی مدد سے اپنے نظریات دور دور تک پہنچائے ،لوگوں نے اسی کو حقیقی عیسائیت سمجھ کر قبول کر لیا۔[203] ابیونی اور دوسیتی فرقہ نے پولسی نظریات کی مخالفت کی۔ دوسری صدی عیسوی میں پولسیت کو ایسے کارکن اور ترجمان ملے جنھوں نے اس کی بھرپور اشاعت کی۔ پھر مصنف نے یونانی نظریات کے فروغ، پولسیت کی ترقی اور عیسائیت ساز کونسلوں اور حکمرانوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد مصنف نے قبطی، مارونی اور دیگر فرقوں کا ذکر کیا ہے کہ ان فرقوں نے خلقیدونیہ کی کونسلوں کے فیصلوں کی مخالفت کی۔[204] پھر مغربی و مشرقی کلیساؤں کی علیحدگی ، اصلاح کلیسا کی تحریکوں اور موحدین[205] کا ذکر کیا گیا ہے۔

پانچویں باب "مسیح خدا یا رسول؟" میں مصنف نے عیسیٰؑ کے خدا ہونے کی تردید میں کتاب مقدس اور قرآن مجید

---

[199] القرآن 5 : 72۔

[200] کتاب مقدس، متی 13 : 45۔

[201] ایضاً، گلتیوں 2 : 11-13۔

[202] ساجد میر، پروفیسر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ (کتاب ھذا)، دارالسلام لاہور، ص 87۔

[203] ایضاً، ص 91۔

[204] ایضاً، ص 118۔

[205] وہ عیسائی فرقہ جس نے تثلیث کو مسترد کر کے توحید کا پرچار کیا۔

کی روشنی میں وضاحت کی ہے کہ کتاب مقدس میں تو جگہ جگہ توحید کا ذکر ہے اور قرآن بھی عیسیٰؑ کے خدا ہونے کی تردید کرتا ہے۔ پولس نے عقیدہ توحید کو آہستہ آہستہ تبدیل کیا۔اس کے بعد مصنف نے عیسیٰؑ کی بشریت و رسالت کو عقلی و نقلی دلائل سے بیان کیا ہے اور پھر عیسیٰؑ کے معجزات، بندہ ہونے اور عیسیٰؑ کا اپنے لئے ابن آدمؑ کا لقب استعمال کرنے کا ذکر کیا ہے۔[206] پھر مصنف نے ابن اللہ کے لقب کی وضاحت کی ہے کہ یہ لقب مسیحؑ کی زندگی میں نہیں استعمال کیا گیا۔ پھر تثلیث کی درجہ بدرجہ تکمیل کا تفصیل سے ذکر ہے۔

چھٹے باب "راہ نجات کفارہ یا عمل و توبہ؟" میں عہد نامہ عتیق اور جدید میں نجات کے تصور اور توبہ کی اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے اور اسکے بعد عقیدہ کفارہ اور عیسائیت میں اس کی اہمیت، بپتسمہ اور عشائے ربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر عقیدہ کفارہ کے عناصر اور پس منظر کا ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں نظریہ کفارہ کا تجزیہ کیا گیا ہے جس میں عقیدہ کفارہ پر عیسائیوں سے مختلف سوالات کئے گئے ہیں اور اس عقیدہ کی تردید کی گئی ہے۔

ساتویں باب "بائبل کی ترتیب و تدوین" میں بائبل کا تعارف پیش کیا گیا ہے کہ بائبل عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید پر مشتمل ہے، عیسائی ان دونوں عہد ناموں کو مانتے ہیں جبکہ یہودی صرف عہد نامہ قدیم کو مانتے ہیں۔ پھر دونوں عہد ناموں کی الگ الگ وضاحت کی گئی ہے۔ پھر مصنف نے بائبل کی الہامی اور استنادی حثییت بیان کی ہے اور دلائل سے دعویٰ الہام کی تردید کی ہے کہ بائبل کی متعدد کتب کے مصنفین جن کی طرف وہ منسوب ہیں، وہ ان کے مصنف ہی نہیں۔[207] پھر عہد نامہ جدید اور اسکے مصنفین، بائبل کے قدیم نسخوں، موجودہ بائبل اور قدیم نسخوں میں تضادات کی تفصیل سے وضاحت پیش کی گئی ہے۔

آٹھویں باب "بائبل کے تناقصات و تحریفات" میں سب سے پہلے قرآن مجید کے تورات وانجیل کی تصدیق کرنے کا ذکر ہے کہ قرآن اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ کتابیں عیسیٰؑ و موسیٰؑ پر نازل ہوئی ہیں لیکن موجودہ تورات وزبور وہ نہیں ہیں بلکہ تحریف شدہ ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ: "يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ"[208] یعنی "وہ اپنے ہاتھ سے کتاب لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔"

اسکے بعد مصنف نے بائبل کے متضاد قصوں، دہرے واقعات[209]، متضاد قوانین، ناموں اور اعداد کے اختلافات اور طرز بیان کے اختلافات کو بیان کیا ہے۔ پھر مصنف نے عہد جدید کے تضادات و اختلافات، عہد جدید کے عہد قدیم سے بنیادی اختلافات، عہد جدید میں عہد قدیم کے غلط حوالوں، انجیل یوحنا کے باقی اناجیل سے اختلافات، بائبل کی تحریفات

---

[206] ساجد میر، پروفیسر، عیسائیت تجزیہ ومطالعہ (کتاب ھذا)، دارالسلام لاہور، ص 147۔

[207] ایضاً، ص 252۔

[208] القرآن 2 : 79۔

[209] دہرے واقعات: یعنی جو ایک ہی واقعہ مختلف شخصیات پر مختلف جگہ چسپاں کیا گیا ہے۔

اور تبدیلیوں اور عہد جدید کی بعض اہم تحریفات وغیرہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔

نویں باب میں "کتاب مقدس کی تعلیمات" کا ذکر ہے کہ کتاب مقدس کے مطابق خدا آرام بھی کرتا ہے[210] باغ کی سیر بھی کرتا ہے[211] اور نعوذ باللہ خدا دھوکہ بھی دیتا ہے۔[212] اور اسی طرح انبیاء کے متعلق کتاب مقدس میں بہت ہی گناؤنے اور فحش الزمات موجود ہیں جیسے نعوذ باللہ نوحؑ کا شراب پی کر برہنہ ہونا وغیرہ،[213] پھر مصنف نے بائبل کی فحش نگاری، بائبل کا معیار اخلاق ، بائبل میں کمزور طبقات کی ناقدری اور بائبل کی ناقابل عمل اور سماج دشمن تعلیم رہبانیت کا ذکر کیا ہے اور آخر میں اس بات پر بحث کی ہے کہ کیا بائبل ایک عالمگیر مذہب پیش کرتی ہے؟

آخری باب بائبل کی اخلاقی تعلیم کے اثرات میں سب سے پہلے عیسائیوں کے غلبہ کے دور میں پادریوں کی اخلاقی حالت کا ذکر ہے کہ انہوں نے گناہ کرکے کلیسا میں آکر اس کے اعتراف کو معافی کے لئے کافی قرار دیا جس سے گناہ اور بدکاری عام ہوئی اور پادریوں کی جیبیں بھرنے لگی، اسی طرح راہب اور راہبات پر عائد شادی کی پابندی کی وجہ سے وہ گناہوں میں پھنسنے لگے اور بدکاری عام ہونے لگی۔[214] اس کے بعد پاپائیت کی ابتداء کا ذکر ہے کہ کارڈینل شروع میں کسی بھی عام پادری یا خاص طور پر روم کے پادری کو کہا جاتا تھا، آٹھویں صدی عیسوی میں کارڈینل بشپ کا ایک عہدہ بنایا گیا، یہ نئے پوپ کا انتخاب اور پوپ کی معاونت کرتے تھے۔ان کو رسولوں کے جانشین کا درجہ حاصل تھا۔[215] انہوں نے جعلی دستاویزات تیار کروائیں، دھوکہ دہی، رشوت ستانی، عیش پرستی اور لالچ سے کام لیا اور یہ بددیانت واقرباء پرور ، ظالم اور بدکار تھے۔آخر میں مصنف نے خاتمہ کلام میں لکھا ہے کہ "گزشتہ ابواب سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مروجہ عیسائیت حضرت عیسیٰؑ کی تحریک اصلاح سے کوئی نسبت نہیں رکھتی بلکہ اس کے نظریات اور اس کی مقدس کتاب عیسیٰؑ کی حقیقی تعلیم اور ان پر آنے والی وحی سے کوسوں دور ہے۔"[216]

---

[210] کتاب مقدس، پیدائش 2 : 2۔

[211] ایضاً، 3 : 8۔

[212] ایضاً، یرمیاہ 4 : 10۔

[213] ایضاً، پیدائش 9 : 22۔

[214] ساجد میر، پروفیسر، عیسائیت تجزیہ ومطالعہ (کتاب ھذا)، دارالسلام لاہور، ص 437-438۔

[215] ایضاً، ص 449۔

[216] ایضاً، ص 495۔

فصل پنجم: کتاب "عیسائیت کا پس منظر"
مصنف "مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ"

مصنف کا تعارف:

آپؒ مشہور عالم دین، مفسر، محدث، فقیہ اور مصنف تھے اور امام اہلسنت کے لقب سے مشہور ہوئے۔[217]

پیدائش و نسب:

آپؒ پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخواہ کے ضلع مانسہرہ کے ایک گاؤں ڈھکی چیڑاں، داخلی کڑمنگ میں 1914ء میں پیدا ہوئے۔[218] آپؒ کے والد ماجد کا نام نور احمد خان تھا اور آپؒ قوم کے لحاظ سے سواتی پٹھان تھے۔[219]

تعلیم:

آپؒ نے ابتدائی تعلیم مانسہرہ ہی میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے حاصل کی۔ والد کی وفات کے بعد بے کسی کی حالت میں کئی سال ادھر ادھر بھٹکتے رہے۔ آخر کار سیالکوٹ اور ملتان میں پہنچ کر وڈالہ سندھواں ضلع سیالکوٹ میں اور پھر جہانیاں منڈی ضلع ملتان میں علم حاصل کیا۔ پھر مزید تعلیم جامعہ انوار العلوم گجرانوالہ میں حاصل کی۔[220]

دار العلوم دیوبند روانگی:

آپؒ نے 1940ء میں دار العلوم دیوبند جا کر دورۂ حدیث میں داخلہ لیا۔[221] دیوبند میں آپؒ نے مولانا حسین احمد مدنیؒ سے بخاری و ترمذی پڑھی۔ حضرت مدنیؒ کو مراد آباد میں ایک تقریر کے جرم میں گرفتار کیا گیا تو اس پر طلبہ نے حکومت کے خلاف احتجاج کیا، آپؒ اس تحریک میں طلبہ کے نمائندہ تھے، آپؒ نے دانشمندانہ طریقے سے دار العلوم کے اکابرین سے مل کر اس ہنگامہ سے دار العلوم کو بچالیا ورنہ خدشہ تھا کہ برطانوی حکومت دار العلوم کو بند کر دیتی۔[222]

درس و تدریس:

آپؒ نے تکمیل تعلیم کے بعد مدرسہ انوار العلوم، جامع مسجد شیر انوالہ باغ[223] میں تدریس کا آغاز کیا۔ 1943ء

---

[217] محمد یوسف، حافظ، (ولادت سے تکمیل تعلیم تک)، ہفت روزہ وزارت، لاہور، ج5، شمارہ 17، 5 تا 12 مئی 2009ء۔

[218] محمد فاروق جالندھری، (محمد سرفراز خان صفدرؒ کا سوانحی خاکہ)، ماہنامہ ھدًی للناس، گوجرانوالہ، ج2، شمارہ 6، جون 2009ء، ص10۔

[219] زاہد الراشدی، (حضرت مولانا عبد احمید سواتیؒ کا سانحہ ارتحال)، ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ، ج19، شمارہ 5، مئی 2008ء، ص2۔

[220] ہفت روزہ وزارت، لاہور، ج5، شمارہ 17، 5 تا 12 مئی 2009ء۔

[221] نقشبندی، عبد الحق خان بشیر، مولانا، (مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی سوانح عمری کا اجمالی خاکہ)، ایضاً۔

[222] "اس طرح ہے گزاری عمر تمام نے ہم" محمد سرفراز خان صفدرؒ, Accessed: april 4, 2015,
www.sarfarazsafdar.org/sawanih/sawanih_khudnosh_sarfraz.htm

[223] شیر انوالہ باغ: ضلع گجرانوالہ، صوبہ پنجاب کا ایک علاقہ

میں گکھڑ کی جامع مسجد میں درس وتدریس اور خطابت شروع کی اور وہاں ہی گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں درس قرآن شروع کیا جس کا سلسلہ نصف صدی سے زیادہ مدت تک جاری رہا۔[224] 1955ء میں آپؒ اپنے بھائی کے قائم کردہ جامعہ نصرۃ العلوم گجرانوالہ میں مدرس ہوئے اور وہاں 2001ء تک بخاری شریف پڑھائی۔

دینی سرگرمیاں:

آپؒ زمانۂ طالبعلمی ہی سے خطابت کی وجہ مشہور تھے ۔آپؒ نے متحدہ ہندوستان اور پاکستان کی سیاسی اور سماجی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک آزادی میں جمعیۃ علما ہند کے پلیٹ فارم سے شریک ہوتے رہے۔1953ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا، بالآخر گرفتار ہوئے اور نو ماہ جیل میں رہے۔[225] جیل سے ہی آپؒ کی تحریری زندگی کا آغاز ہوا۔آپؒ نے اپنی کتاب "ایک اسلام" کا مسودہ نیو سینٹرل جیل ملتان میں تیار کیا۔

آپؒ دیگر تحریکات میں بھی پیش پیش رہے۔ 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰؐ کے دوران ایک جلوس کی قیادت کرتے ہوئے جب ایف ایس ایف کے کمانڈر نے وارننگ دی کہ اگر انہوں نے ریڈ لائن عبور کی تو انہیں گولی مار دی جائے گی توآپؒ نے تمام لوگوں کو روک کر کہا کہ آپ لوگ گواہ رہیں، میں نے 63 سال کی سنت عمر گزار لی ہے، میں شہادت کی تمنار کھتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے اس ریڈ لائن کو پار کرکے اس چیلنج کو قبول کیا۔[226]

مشہور تصنیفات:

آپؒ نے مختلف موضوعات پر تقریباً ساٹھ کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سے چند مشہور کتب مندرجہ ذیل ہیں:

تفسیر قرآن، خزائن السنن، احسن الباری، گلدستۂ توحید، راہ سنت، طائفۂ منصورہ، ارشاد الشیعۃ، صرف ایک اسلام، مقالہ ختم نبوت، انکار حدیث کے نتائج ،المسلک المنصور، عیسائیت کا پس منظر[227]

وفات:

آپؒ نے 5 مئی 2009ء کو وفات پائی۔آپؒ کے جانشین علامہ زاھد الراشدی نے نماز جنازہ پڑھائی۔[228]

---

[224] "گکھڑ میں امام اہلسنت کے معمولات و مصروفیات" محمد سرفراز خان صفدرؒ, Accessed:april 4, 2015, http://www.sarfarazsafdar.org/sawanih/sawanih_gakhar_hammad.htm

[225] محمد فاروق جالندھری، (محمد سرفراز خان صفدرؒ کا سوانحی خاکہ)، ماہنامہ ھدًی للناس، گوجرانوالہ، ج2، شمارہ6، جون 2009ء، ص11۔

[226] "فخر دیوبند حضرت مولانا سرفراز خان صفدر حیات و خدمات" الغزالی, Accessed: april 5, 2015, http://algazali.org/index.php?threads/فخر-دیوبند-حضرت-مولانا-سرفراز-خان-صفدر-حیات-و-خدمات.3127/

[227] نقشبندی، عبدالحق خان بشیر، مولانا، (مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی سوانح عمری کا اجمالی خاکہ)، ہفت روزہ وزارت، لاہور، ج5، شمارہ17، 5تا12 مئی2009ء۔

[228] محمد فاروق جالندھری، (محمد سرفراز خان صفدرؒ کا سوانحی خاکہ)، ماہنامہ ھدًی للناس، گوجرانوالہ، ج2، شمارہ6، جون 2009ء، ص11۔

کتاب کا تعارف:

عنوان:	عیسائیت کا پس منظر
مؤلف:	مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ
ناشر:	مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ
جلد:	مجلد
سن اشاعت:	2010ء
طبع:	ہفتم
صفحات:	128

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب آسان اردو زبان میں لکھی گئی ہے، اس کتاب میں عیسائیت کا مختلف پہلوؤں سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب انچاس (49) مضامین پر مشتمل ہے۔

پہلے چار مضامین پاکستان میں عیسائیت کی تیزی سے اشاعت اور اس کی ترقی کے بارے میں ہیں کہ عیسائی امریکی امداد سے مختلف فلاحی کاموں کی آڑ میں پاکستان میں عیسائیت کو پھیلانے میں مصروف ہیں اور لوگوں کو مختلف طریقوں سے عیسائیت میں شامل کر رہے ہیں۔ عیسائیت کی پاکستان میں حیران کن ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان بننے کے بعد اب تک چالیس ہزار مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو چکے ہیں۔[229] بہت سے پادری اور بہت سے عیسائی مرد و عورتیں اور عیسائی ادارے و مدارس عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اس کا سبب مسلمانوں کا غیر اسلامی کردار اور شعائر اسلام سے غفلت اور دوری ہے۔ پھر مصنف نے اسلام کی صداقت پر مختلف عیسائی علماء کی گواہیاں حوالہ جات کے ساتھ پیش کی ہیں اور اس سے ثابت کیا ہے کہ اسلام ہمیشہ اپنی حقانیت اور صداقت کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے، جبکہ عیسائی لوگوں کو مال، عورت اور علاج وغیرہ کا لالچ دے کر عیسائی بناتے ہیں۔[230]

اس کے بعد اگلے مضمون میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے تو صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے کیونکہ انجیل میں ہے کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے علاوہ کسی کے لئے نہیں بھیجا گیا۔[231] قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے کہ " وَرَسُولاً إِلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ "[232] یعنی " مجھے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

---

[229] صفدر، محمد سرفراز خان، مولانا، عیسائیت کا پس منظر (کتاب ھذا)، مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ، 2010ء، ط7، ص9۔

[230] ایضاً، ص21۔

[231] کتاب مقدس، متی 15 : 24۔

[232] القرآن، 3 : 49۔

اس کے بعد مصنف نے پادریوں کے بعض اعتراضات کے جوابات انجیل کی عبارات سے دیئے ہیں۔ پھر مصنف نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں عیسیٰؑ کی بشارتیں ذکر کی ہیں مثلاً انجیل میں ہے کہ "میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔"[233] پھر اس بارے میں قرآنی آیات بھی پیش کی گئی ہیں۔

اس کے بعد مؤلف نے عیسائی پادریوں کے ایمان کے معیار کا ذکر کیا ہے کہ اپنی کتاب مقدس کے مطابق وہ خود بھی مومن ہیں یا نہیں کیونکہ انجیل میں ہے کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو پہاڑ بھی تمہارے کہنے پر چلنے لگے گا اور تمہارے لئے کچھ ناممکن نہ ہوگا۔[234] اس معیار کے مطابق تو پادری خود مومن نہیں تو دوسروں کو کیسے مومن بنائیں گے۔ ایمان کے بعد اعمال اور والدین کی خدمت کے بارے میں بھی انجیل بتاتی ہے کہ عیسائی ان چیزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔

پھر مصنف عیسیٰؑ کے شاگردوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انجیل کے مطابق ایک شاگرد یہوداہ اسکریوتی نے آپؑ کو تیس روپوں کی خاطر گرفتار کروایا[235] اور باقی تمام شاگرد اس مشکل وقت میں عیسیٰؑ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے۔[236] یعنی آپؑ کے شاگرد بھی آپؑ کا مشکل وقت میں ساتھ چھوڑ دیتے تھے۔

اس کے مقابلے میں مصنف نبی کریم ﷺ کے شاگردوں کا ذکر کرتے ہیں کہ آپؐ کے ساتھیوں نے تو آپؐ کی خاطر اپنا مال، بیوی، بچے، حتیٰ کہ جان تک قربان کر دی۔ مثلاً غزوہ احد میں آپؐ کفار کے نرغہ میں آ گئے تو انصار مدینہ کے سات جانثاروں نے آپؐ کا دفاع کرتے ہوئے باری باری جام شہادت پی کر محبت کا حق ادا کر دیا۔[237]

اس کے بعد مصنف نے کتاب مقدس میں حضرت عیسیٰؑ اور باقی انبیاءؑ کی توہین کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً حضرت نوحؑ کے بارے میں کتاب مقدس میں ہے کہ نعوذ باللہ آپؑ نے شراب پی اور اس کے نشہ میں اپنے گھر میں برہنہ ہو گئے۔[238] اسی طرح حضرت داؤدؑ کے بارے میں کتاب مقدس میں ہے کہ آپؑ نے نعوذ باللہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کی اور وہ ان سے حاملہ ہو گئی، یہ بدکاری صرف اس لئے کی کہ وہ بہت خوبصورت تھی اور داؤد سے رہا نہ گیا۔[239] اسی طرح کتاب مقدس میں حضرت لوطؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت الیسعؑ اور حضرت سمعونؑ کو بھی بدکار لکھا گیا ہے۔ نعوذ باللہ

---

[233] کتاب مقدس، یوحنا 14 : 16۔

[234] ایضاً، متی 17 : 20۔

[235] ایضاً، 26 : 14-16۔

[236] ایضاً، 26 : 56۔

[237] عیسائیت کا پس منظر (کتاب ھذا)، ایضاً، ص 47۔

[238] کتاب مقدس، پیدائش 9 : 20-21۔

[239] ایضاً، سموئیل دوم 11 : 2-5۔

حضرت یعقوبؑ کے بارے میں کتاب مقدس میں لکھا ہوا ہے کہ نعوذ باللہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے کشتی لڑی اور اس پر غالب آ گئے۔[240] اسی طرح کتاب مقدس کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کی بیوی ان کی سوتیلی بہن تھی[241] اور حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کی ماں ان کے والد کی پھوپھی تھیں۔[242] اس کے علاوہ بائبل میں انبیاء اکرام کی طرف جھوٹ بولنے کی نسبت بھی کی گئی ہے۔[243]

اس کے بعد مصنف نے تحریف بائبل کے بارے میں بحث کی ہے کہ عیسائی اور یہودی علماء نے اپنی من مانی اور عیاشی کی خاطر بائبل میں تحریف کی۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں تورات کا صرف ایک نسخہ تھا جو ہر ساتویں سال پڑھ کے سنائی جاتی تھی۔[244]

پھر مصنف نے تورات کے نگران نبیوں اور کاہنوں کا حال اور اس کے بعد بنی اسرائیل کے اس دور کا ذکر بھی بائبل سے کیا ہے جب وہ بالکل کافر ہو گئے تھے۔

پھر مصنف نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ہیکل کی بربادی کے بعد یہود نے خود اپنے ہاتھوں سے تورات کو جلایا۔[245]

اس کے بعد مصنف نے انجیل کے بارے میں لکھا ہے کہ جس کتاب کی کئی ہزار آیات میں اختلاف ہو تو اسکی صحت کیا رہ جاتی ہے؟ اور اس بارے میں مصنف نے عیسائی مؤرخین کے کی کتابوں سے حوالے دیئے ہیں۔

آخر میں مصنف نے عیسائیت کے مشہور عقائد تثلیث، ابنیت اور کفارہ کو بیان کیا ہے اور ان عقائد کی تردید میں کتاب مقدس میں منقول دلائل اور عقلی دلائل پیش کئے ہیں۔

[240] کتاب مقدس، پیدائش 32 : 24-30۔

[241] ایضاً، 20 : 12۔

[242] ایضاً، خروج 6 : 20۔

[243] ایضاً، تواریخ دوم 18 : 20-22۔

[244] ایضاً، استثناء 21 : 9-12۔

[245] عیسائیت کا پس منظر (کتاب ھذا)، ایضاً، ص 97۔

فصل ششم: کتاب "عیسائیت کیا ہے؟"
مصنف: مفتی محمد تقی عثمانی

مصنف کا تعارف:

پیدائش و نسب:

مفتی محمد تقی عثمانی 5 اکتوبر 1943ء کو دیوبند[246] میں پیدا ہوئے۔[247] آپ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کے سب سے چھوٹے فرزند اور موجودہ مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی کے چھوٹے بھائی ہیں۔

تعلیم:

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم مرکزی جامع مسجد تھانوی جیکب لائن کراچی، مدرسہ اشرفیہ میں حاصل کی اور پھر اپنے والد محترم کی نگرانی میں دارالعلوم کراچی سے درس نظامی کی تعلیم مکمل کی، اس کے بعد 1961ء میں اسی ادارے سے ہی فقہ میں تخصص کیا اور پھر جامعہ پنجاب میں عربی ادب میں ماسٹرز اور جامعہ کراچی سے وکالت کی ڈگری حاصل کی۔[248]

درس و تدریس:

مفتی تقی عثمانی تدریس کے شعبے سے بھی وابستہ ہیں۔ آپ مدرسہ دارالعلوم کراچی میں پڑھاتے ہیں۔[249] اس کے علاوہ مختلف ملکی و غیر ملکی جامعات وقتاً فوقتاً اپنے یہاں آپ کے خطبات کا انتظام کرتی رہتی ہیں۔ آپ چند سالوں سے جامعہ دارالعلوم کراچی میں درس بخاری دے رہے ہیں، پہلے آپ ایک فقیہ کی حیثیت سے جانے جاتے تھے اور اب دنیا آپ کو ایک محدث کی حیثیت سے بھی جانتی ہے۔ علماء نے آپ کو **شیخ الاسلام** کا لقب عطا کیا ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت اور عدالتی نظام سے وابستگی:

جنرل ضیاء الحق نے 1977ء میں 1973ء کے دستور کو سنت کے مطابق ڈھالنے کے لئے 1973ء کے آئین کی روشنی میں ایک مشاورتی باڈی اسلامی نظریاتی کونسل کی بنیاد رکھی، آپ اس کونسل کے بانی ارکان میں سے تھے۔

---

[246] دیوبند: ہندوستان کے صوبہ اترپردیش کے ضلع سہارنپور کا مشہور قصبہ۔

[247] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً، ج 2، ص 1418۔

[248] "Mufti Taqi Usmani", Urdu Wire, Accessed: april 25, 2015, http://urduwire.com/people/Mufti-Taqi-Usmani_33.aspx

[249] " About the Authors ", Read Islamic Books, Accessed: april 17, 2015, http://www.readislamicbooks.com/about-the-authors

آپ نے حدود آرڈیننس کی تیاری میں اہم کردار ادا کیااور سودی نظام بینکاری کے خاتمے کے لئے سفارشات پیش کیں۔

آپ جامعہ کراچی سے وکالت کی سند حاصل کرنے کے بعد پاکستان کے عدالتی نظام سے وابستہ ہوگئے۔ آپ 1980ء سے 1982ء تک وفاقی شرعی عدالت اور 1982 سے 2002 تک سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت ایپلیٹ بینچ کے جج رہے ہیں۔[250] آپ شریعت ایپلیٹ بینچ کے منصف اعظم اور پاکستان کے قائم مقام منصف اعظم بھی رہے۔آپ نے بحثیت جج کئی اہم فیصلے کئے جن میں سود کو غیر اسلامی قرار دے کر اس پر پابندی کا فیصلہ سب سے مشہور ہے۔ 2002ء میں اسی فیصلے کی پاداش میں آپ کو عہدے سے برطرف کر دیا گیا۔[251]

بینکاری کے نظام کی تشکیل:

مفتی صاحب نے شریعت کی حدود میں رہ کر بینکاری کا نظام وضع کیا جو اسلامی فقہ اکیڈمی کی منظوری کے بعد ساری دنیا میں نہایت تیزی سے اپنایا جارہا ہے۔اس وقت آپ کے اصولوں پر درجنوں اسلامی بینک کام کر رہے ہیں۔آپ خود آٹھ اسلامی بینکوں کے مشیر ہیں اور اسلامی مالیاتی اداروں کے اکاونٹینگ اور آڈیٹینگ اورگنائزیشن کے چیئر مین بھی ہیں۔

دینی سرگرمیاں:

آپ نے 1974ء کی قادیانی مخالف تحریک میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تحریک میں آپ نے مولانا سمیع الحق کے ساتھ مل کر ایک دستاویز تیار کی جو قادیانیوں کے خلاف پارلیمان میں پیش کی گئی۔ نائن الیون کے واقعے کے بعد افغانستان پر امریکی حملہ کی مخالفت کی۔ حقوق نسواں بل میں ترمیم اور لال مسجد کے معاملے پر بھی کھل کر اظہار خیال کیا۔آپؐ کی شان میں گستاخی پر سخت ردعمل کا اظہار کیا اور ٹی وی پر آکر ان شیطانی فتنوں کی مذمت کی اور عوام کو توہین کے عمل میں ملوث ممالک کا معاشی بائیکاٹ کرنے کا فتویٰ دیا۔

تصانیف:

مفتی محمد تقی عثمانی کی مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

علوم القرآن، فتاویٰ عثمانی، اسلام اور جدت پسندی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، اصلاح معاشرہ، عیسائیت کیا ہے؟، جہان دیدہ، دنیا مرے آگے، دین کیا ہے؟، تقلید کی شرعی حثیت[252]

---

[250]" Mufti Muhammad Taqi Usmani; a Great Islamic Scholar", Urdu Adab, accessed: april 10, 2015, http://urduadab4u.blogspot.com/2010/12/mufti-muhammad-taqi-usmani-great.html

[251]"عصر حاضر کی گیارہ عظیم عالمی شخصیات"، بصیرت آن لائن ، Accessed: May 2, 2015, http://baseeratonline.com/2014/12/07/عصر-حاضر-کی-گیارہ-11-عظیم-عالمی-شخصیات/

[252]"Mawlana Mohammad Taqi Usmani" ,Ashrafiya, Accessed: April 24, 2015, http://www.ashrafiya.com/sayyidi-mawlana-mohammad-taqi-usmani-db/

کتاب کا تعارف:

عنوان:	عیسائیت کیا ہے؟
مؤلف:	مفتی محمد تقی عثمانی
ناشر:	دارالاشاعت، کراچی
جلد:	مجلد
سن اشاعت:	1392ھ
صفحات:	192

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب بنیادی طور پر دو (2) ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب چوالیس (44) مضامین پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا باب ستائیس (27) مضامین پر مشتمل ہے اور آخر میں انجیل برناباس کے بارے میں چار مضامین ہیں۔

پہلے باب کا عنوان عیسائیت کیا ہے؟ ہے۔ اس باب میں سب سے پہلے عیسائیت کی تعریف خود عیسائی علماء کی کتابوں سے کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد تعریف کی وضاحت کے لئے عیسائیت کے عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔ ان عقائد میں عیسائیت میں خدا کا تصور، عقیدہ تثلیث، توحید فی التثلیث اور تثلیث میں باپ، بیٹا اور روح القدس کے تصور کو عیسائی علماء کی کتب سے بیان کیا ہے۔ اس کے بعد پھر مصنف نے تثلیث کے عقیدے سے پیدا ہونے والے سوال [253] کے بارے میں بحث کی ہے کہ یہ وہ سوال ہے جو عیسائیت کی ابتداء سے اب تک مسئلہ بنا رہا ہے، بڑے بڑے عیسائی مفکرین نے اسے اپنے اپنے انداز میں حل کرنے کی کوشش کی ہے اور اسی وجہ سے بہت سے فرقے بنے۔[254] پھر مصنف نے لکھا ہے کہ ہندوستانی پادری مسلمانوں کو یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ قرآن میں بھی تو متشابہات بیان ہوئی ہیں، تثلیث کا عقیدہ بھی ان کی طرح ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن میں جو متشابہات ہیں وہ بنیادی عقائد میں سے نہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے، اس کے برعکس عقیدہ تثلیث عیسائیت کا بنیاد عقیدہ جس کے بغیر انسان نجات نہیں پا سکتا۔[255]

پھر مؤلف نے اس عقیدے پر عیسائی مؤرخ کی دماغ کی مثال کی دلیل پیش کی ہے کہ دماغ آلہ علم ہے اور عام طور پر عالم، معلوم اور آلہ علم جدا جدا تین چیزیں ہیں لیکن اس کے ساتھ دماغ کو اپنے وجود کا علم بھی ہوتا ہے، اس لئے دماغ عالم بھی ہوا اور آلہ علم بھی، دماغ کو اپنا علم خود اپنے ذریعے معلوم ہوا، گویا دماغ آلہ علم، عالم اور معلوم تینوں چیزیں ہوا۔ ایسی ہی مثال تین اقنوم کی بھی ہے۔ اس مثال کے بارے میں مؤلف کہتے ہیں کہ دماغ کی تثلیث اعتباری ہے،

---

[253] سوال: جب باپ، بیٹا اور روح القدس ہر ایک کو خدا مان لیں تو پھر خدا ایک کہاں رہا؟

[254] عثمانی، محمد تقی، مفتی، عیسائیت کیا ہے؟ (کتاب حذا)، دارالاشاعت، کراچی، 1392ھ، ص17۔

[255] ایضاً، ص20۔

حقیقی نہیں۔ جبکہ عیسائیت خدا کو بھی حقیقی مانتی ہے اور تثلیث کو بھی۔[256]

پھر مصنف نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق عیسائی عقائد کو بیان کیا ہے۔ جن میں سب سے پہلے عقیدہ حلول و تجسیم کو بیان کیا ہے کہ یہ عقیدہ سب سے پہلے انجیل[257] میں ملتا ہے یعنی خدا کی صفت کلام مجسم ہو کر حضرت عیسیٰؑ کے روپ میں دنیا میں آئی۔ پھر عیسائی مؤرخین کی کتابوں سے اس عقیدے کی تشریح کی گئی ہے۔ بعض عیسائیوں نے عیسیٰؑ کو خدا ماننے سے انکار کر دیا تھا، اس بارے میں پھر تفصیلی بحث کی گئی ہے جس میں پولسی، نسطوری اور یعقوبی فرقہ کے نظریات بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرا عقیدہ مصلوبیت ہے کہ یہودیوں نے پینطیس پلاطیس کے حکم پر مسیحؑ کو سولی چڑھا دیا تھا اور اس سے ان کی وفات ہو گئی تھی۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے عیسائیوں میں صلیب کے نشان کو مقدس سمجھا جاتا ہے۔[258] صلیب کے نشان کو چوتھی صدی عیسوی کے بعد اہمیت حاصل ہوئی۔

پھر مصنف نے عقیدہ حیات ثانیہ کا ذکر کیا ہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ سولی دیئے جانے اور دفنانے کے بعد تیسرے دن دوبارہ زندہ ہو گئے اور آسمان پر چلے گئے۔

اس کے بعد عقیدہ کفارہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ عقیدہ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، پہلے تمام عقائد کو اس عقیدہ کی تمہید سمجھا جائے۔ پھر اس عقیدے کے بے شمار مفروضات کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک مفروضہ یہ ہے کہ آدمؑ کو ہر طرح کی راحتیں دی گئیں اور صرف ایک گندم کھانے پر پابندی تھی اس کے علاوہ اور کوئی پابندی نہیں تھی۔ ان میں قوت ارادی کو آزاد رکھا گیا تھا، آدمؑ نے اس قوت ارادی کو غلط استعمال کیا اور ممنوع چیز کھا لی اور عظیم گناہ کے مرتکب ہوئے، اس گناہ میں کئی گناہ تکبر، نافرمانی، خدا کا یقین نہ کرنا، اختیار کا غلط استعمال اور لالچ وغیرہ شامل تھے جسکی وجہ سے یہ ایک بہت سنگین گناہ تھا۔ اس گناہ کی وجہ سے ان کی نیکی کرنے کی قوت ارادی ختم ہو گئی اور گناہ کی قوت ارادی آزاد ہے۔ یہ گناہ اصلی گناہ کہلاتا ہے تمام بنی آدم میں یہ گناہ منتقل ہو گیا۔ اس گناہ کے منتقل ہونے کے بارے میں مصنف نے پھر عیسائی علماء کی دلیلیں پیش کی ہیں۔[259]

اس کے بعد عیسائی عبادات اور رسومات کو بیان کیا گیا ہے۔ عیسائی مذہب میں عبادت کے چار اصول ہیں۔ پہلا اصول یہ ہے کہ عبادت عیسیٰؑ کی قربانی کا شکرانہ ہے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ صحیح عبادت روح القدس ہی کے عمل سے ہو

---

[256] عیسائیت کیا ہے؟ (کتاب حذا)، ایضاً، ص25-26۔

[257] کتاب مقدس، یوحنا 1 : 1-2۔

[258] عیسائیت کیا ہے؟ (کتاب حذا)، ایضاً، ص43۔

[259] ایضاً، ص44-54۔

سکتی ہے۔[260] تیسرا اصول یہ ہے کہ عبادت کے لئے کلیسا یا کلیسا کا رکن ہونا ضروری ہے۔ چوتھا اصول یہ ہے کہ عبادت کلیسا کا بنیادی کام ہے۔[261]

حمد خوانی پہلی عبادت ہے۔ اس میں کلیسا میں ایک شخص بائبل پڑھتا ہے اور باقی سب کھڑے ہو کر سنتے ہیں اور زبور کے ہر نغمہ کے اختتام پر گھٹنے جھکا کے دعا کرتے ہیں۔

پھر پتسمہ ہے جو عسائیت کی سب سے اہم عبادت ہے۔ یہ ایک غسل ہوتا جو جو عیسائی مذہب میں داخل ہونے والے کو دیا جاتا ہے اور اس کے بغیر کوئی بھی عیسائی نہیں ہو سکتا۔ عیسائی عقیدے کے مطابق پتسمہ سے انسان مر کر یسوع مسیح کے واسطے دوبارہ زندہ ہوتا ہے، اس موت سے اسے گناہ اصلی کی سزا ملتی ہے اور نئی زندگی سے آزاد قوت ارادی حاصل ہوتی ہے۔[262]

عیسائی مذہب اختیار کرنے کے بعد عشاء ربانی ایک اہم ترین رسم ہے جو عیسیٰؑ کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ اتوار کو کلیسا میں جمع ہو کر کچھ دعائیں اور نغمے پڑھے جاتے ہیں اس کے بعد تمام حاضرین ایک دوسرے کا بھوسہ لیتے ہیں اور مبارک باد کہتے ہیں، پھر شراب اور روٹی پر دعا کی جاتی ہے اور تمام حاضرین میں تقسیم کر دی جاتی ہے، اس عمل سے روٹی مسیحؑ کا بدن اور شراب خون بن جاتی ہے جسے کھاپی کر حاضرین اپنے عقیدہ کفارہ کو زندہ کرتے ہیں۔[263]

اس کے بعد مصنف نے بنی اسرائیل کی تاریخ اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی تشریف آوری کے وقت کے حالات کا ذکر کیا ہے۔ پھر مصنف نے موجودہ عیسائیت کی تاریخ کو بیان کیا ہے کہ عیسائیت میں اس وقت اچانک تبدیلی آئی جب پولس نے عیسائیت قبول کی اور آہستہ آہستہ عیسائیوں میں شہرت حاصل کر لی اور اس کے بعد پولس نے عیسیٰؑ کی خدائی، کفارہ، حلول اور تثلیث کے عقائد کی کھل کر تبلیغ شروع کی اور عیسائیت میں ان عقائد کو مضبوط کیا۔

چوتھی صدی عیسوی تک عیسائی مغلوب رہے پھر 306ء میں قسطنطین اول[264] نے عیسائی مذہب قبول کر کے اس مذہب کو مستحکم کیا اور نیقہ کی کونسل میں تثلیث وغیرہ کو باقاعدہ عیسائیت میں شامل کیا۔ اس کے بعد پھر عیسائیت کا تاریک زمانہ ہے۔ پھر 800ء سے 1521ء تک کے قرون وسطیٰ کے زمانہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ اختلافات کی وجہ سے مشرقی کلیسا نے رومن کیتھولک کلیسا سے الگ ہو کر اپنا نام آرتھوڈوکس کلیساء رکھ لیا یہ عیسائیوں کے نزدیک نفاق عظیم کہلاتا ہے۔ پھر صلیبی جنگوں اور اس کے بعد پاپائیت کی بد عنوانیوں، اصلاح کی تحریکوں اور

---

[260] کتاب مقدس، رومیوں 8 : 26۔

[261] عیسائیت کیا ہے؟ (کتاب هذا)، ایضاً، ص 57-58۔

[262] ایضاً، ص 59۔

[263] ایضاً، ص 61۔

[264] قسطنطین روم کا بادشاہ تھا۔

پروٹیسٹنٹ فرقہ کے وجود میں آنے اور پپائیت کی مخالفت کا، پھر عقل کی بنیاد پر عقائد کو پرکھنے کی تحریک، مذہب میں کچھ تبدیلیاں کرنے کے لئے تجدد کی تحریک اور رومن کیتھولک کا مذہب کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے احیاء کی تحریک شروع کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔[265]

دوسرے باب کے شروع میں موجودہ عیسائیت کے اصل بانی پولس کا تعارف، حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کے بالکل بر عکس پولس کی تعلیمات، تثلیث اور حلول کے عقیدے کی وضاحت کی گئی ہے اور اس کے بعد حواریوں کی نظر میں مسیحؑ کا ذکر ہے کہ حواریوں کی طرف سے عیسیٰؑ کی طرف منسوب لفظ "خداوند" استاد، آقا یا ربی کے معنی کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ انجیل میں ہے کہ:

" مگر تم ربی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہی ہے اور تم سب بھائی ہو۔ اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح۔ "[266]

ان عبارات کی روشنی میں حواریوں کا عیسیٰؑ کو خداوند کہنے سے عقیدہ تثلیث وغیرہ ثابت نہیں ہوتا۔

اس کے بعد مصنف نے یوحنا حواری کی انجیل میں کفارہ کی عبارت کے موجود ہونے پر پیدا ہونے والے اعتراض کا جواب دیا ہے کہ اس انجیل کی اصلیت میں خود عیسائیوں کو بھی شک ہے۔ دوسری صدی کی ایک بہت بڑی عیسائی جماعت نے اسکی اصلیت کا انکار کیا ہے۔ اس پر پھر مصنف نے عیسائی مؤرخین کی کتب سے حوالے دیئے ہیں۔ پھر عقیدہ کفارہ کے بارے میں مصنف نے بحث کی ہے کہ یہ عقیدہ پولوس سے پہلے کسی کے ہاں نہیں ملتا۔ پھر تورارت پر عمل کرنے کے حکم کے بارے میں ہے کہ عیسیٰؑ نے کہا تھا کہ میں تورات کو مؤخر کرنے نہیں آیا۔[267] پولس نے تورات کے احکام کے بارے میں کہا کہ: " مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ "[268] اسی طرح اور خطوط میں بھی ہے۔ پولس نے تورات کو منسوخ ہی کر ڈالا۔ پھر ختنہ کے بارے میں ہے کہ پولس نے اس سے منع کر دیا۔ ان تمام باتوں سے پولس کے عیسیٰؑ سے اختلافات معلوم ہوتے ہیں۔

پھر پولس کے عرب کے سفر کا ذکر ہے۔ پولس اپنے نظریاتی انقلاب کے بعد حواریوں کے پاس یروشلم جانے کے بجائے دمشق چلا گیا۔[269]

---

[265] عیسائیت کیا ہے؟ (کتاب حذا)، ایضاً، ص74-81۔

[266] کتاب مقدس، متی 23 : 8-10۔

[267] ایضاً، 5 : 17۔

[268] کتاب مقدس، گلتیوں، 3 : 13۔

[269] کتاب مقدس، گلتیوں ا: 15-17۔

اس کے بعد حوارین عیسیٰؑ کے پولس کے ساتھ طرز عمل کا ذکر ہے کہ اگر پولس غلط کر رہا تھا تو حواریوں نے مخالفت کیوں نہیں کی؟ اس کے بارے میں مؤلف کی تحقیق یہ ہے کہ پولس شروع میں مسیحؑ کے سچے پیروکار کی صورت میں بن کے آیا۔ جب آہستہ آہستہ انہیں پتا چلا کہ پولس عقائد میں ترمیم کر رہا ہے تو وہ اس سے الگ ہو گئے اور آخر میں پولس اور حوارین عیسیٰؑ کے درمیان سخت اختلافات پیدا ہو گئے۔

پھر پولس اور برناباس حواری کا تذکرہ ہے کہ برناباس نے سب سے پہلے پولس کے ایمان لانے کی تصدیق کی اور باقی حواریوں کو بھی اس کا قائل کیا۔[270] یروشلم کونسل کے بعد انطاکیہ میں برناباس پولس سے الگ ہو گئے اس پر لوگ پولس سے بدظن ہو گئے۔ پولس نے یہاں ہی سے گلتیوں کے نام خط لکھا اور اس میں کھل کر اپنے نظریات کا اعلان کیا، اپنے مکاشفہ کا ذکر کیا[271] اور اس میں برناباس کو ریاکار اور پطرس کو ملامت کے لائق قرار دیا۔[272]

اس کے بعد مصنف نے پولس اور پطرس کا ذکر کیا ہے کہ پطرس پہلے پولس کا ساتھی تھا اور برناباس کی طرح یہ بھی یروشلم کی کونسل کے بعد اس سے الگ ہو گیا اسی طرح یوحنا بھی یروشلم کی کونسل کے بعد کتاب اعمال سے غائب ہیں یعنی انکا کوئی حال معلوم نہیں۔ پطرس اور یوحنا کی طرف منسوب خطوط اور انجیل یوحنا کے بارے میں بھی عیسائی مؤرخین کا بہت اختلاف ہے۔ اسی طرح باقی حوارین کا بھی کچھ پتا نہیں۔ اس وضاحت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں نے پولس کی صرف اس وقت تک حمایت کی جب تک وہ دین عیسوی پر تھا۔ اس کے بعد مصنف نے پولس کے مخالفین کا ذکر کیا ہے اور عیسائی علماء کے اقوال پیش کئے ہیں کہ پولس ہی موجودہ عیسائیت کا بانی ہے۔

آخر میں مصنف نے انجیل برناباس کا ذکر کیا ہے کہ آج سے ڈھائی سو سال پہلے برناباس حواری کی طرف منسوب ایک کتاب دریافت ہوئی، جس میں حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی بھی لکھا ہوا تھا، اسی وجہ سے اس انجیل کو عیسائی علماء نے اصلی برناباس کی انجیل ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مصنف حضرت محمد ﷺ کے اسم گرامی والی عبارات پیش کی ہیں۔ 1709ء میں یہ کتاب ملی جو اطالوی زبان میں تھی اور اس پر "برناباس حواری کی لکھی ہوئی انجیل" لکھا ہوا تھا۔[273] اس کے بعد مصنف نے انجیل برناباس کی حقیقت بیان کی ہے، جس میں سب سے پہلے برناباس حواری کا تعارف پیش کیا ہے اور پھر برناباس کی عبارات سے پولس کے نظریات پر کی گئی تنقید کا ذکر کیا ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شاید یہ برناباس حواری کی ہی انجیل ہے جو پولس سے اختلافات کے بعد لکھی گئی۔ اسی طرح پھر مصنف نے عیسائی علماء کے اس کتاب کو اصلی انجیل برناباس نہ ماننے اور دیگر اعتراضات کا ذکر کیا ہے اور انکے وضاحت کے ساتھ جوابات دیئے ہیں۔

[270] کتاب مقدس، اعمال 9 : 27-28۔

[271] ایضاً، گلتیوں 2 : 11-12۔

[272] ایضاً، 2 : 11-13۔

[273] عیسائیت کیا ہے؟ (کتاب ہذا)، ایضاً، ص 171-174۔

فصل ہفتم: کتاب "نصرانیت قرآن کی روشنی میں"
مصنف "مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ"

مؤلف کا تعارف:

پیدائش و نسب:

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ 1903ء میں اورنگ آباد دکن میں پیدا ہوئے۔[274] آپ کے آباؤ اجداد میں ایک مشہور بزرگ خواجہ قطب الدین مودود چشتی تھے، آپ کا خاندان انہی کے نام سے منسوب ہو کر مودودی کہلاتا ہے۔[275]

تعلیم:

علامہ مودودیؒ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی، اس کے بعد مدرسہ فرقانیہ اورنگ آباد کی آٹھویں جماعت میں داخل کئے گئے۔ 1914ء میں انہوں نے مولوی کا امتحان پاس کیا۔ پھر آپؒ کو حیدرآباد میں عالم کی جماعت میں داخل کرایا گیا۔ تاہم والد کے انتقال کے باعث وہ دارالعلوم میں صرف چھ ماہ ہی تعلیم حاصل کر سکے۔[276]

صحافت:

ایک صحافی کی حیثیت سے آپؒ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا اور متعدد اخبارات میں مدیر کی حیثیت سے کام کیا جن میں اخبار "مدینہ" بجنور، "تاج" جبل پور اور جمعیت علمائے ہند کا روزنامہ "الجمعیت" دہلی خصوصی طور پر شامل ہیں۔ 1925ء میں جب جمعیت علمائے ہند نے کانگریس کے ساتھ اشتراک کا فیصلہ کیا تو سید مودودی نے بطور احتجاج اخبار "الجمعیۃ" کی ادارت چھوڑ دی۔ اخبار نویسی چھوڑ کر آپؒ حیدرآباد دکن چلے گئے۔ جہاں آپؒ نے مختلف کتابیں لکھیں، اور 1932 میں حیدرآباد سے رسالہ "ترجمان القرآن" جاری کیا۔[277]

سیاسی و دینی سرگرمیاں:

1938ء میں کانگریس کی سیاسی تحریک اس قدر زور پکڑ گئی کہ بہت سے مسلمان اور خود علمائے کرام کی ایک بہت بڑی تعداد بھی ہندوؤں کے ساتھ مل گئی۔ کانگریس کے اس نظریہ کو "متحدہ قومیت" یا "ایک قومی نظریہ" کا نام دیا جاتا تھا۔ سید مودودی نے اس نظریے کے خلاف بہت سے مضامین لکھے۔ صوبہ سرحد اور سلہٹ کے ریفرنڈم کے موقع پر مولانا مودودی نے پاکستان کے حق میں ووٹ ڈالنے کا مشورہ دیا۔

---

[274] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً، ج 1، ص 137۔

[275] عبد، عبدالرحمٰن، سید ابوالاعلیٰ مودودی، سوانح، افکار، تحریک، ادارہ ترجمان القرآن لمیٹڈ لاہور، 2011ء، ط 3، ص 51۔

[276] ایضاً، ص 60 تا 62۔

[277] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً۔

جماعت اسلامی کا قیام:

آپؒ نے ترجمان القرآن کے ذریعے ایک پابندِ اسلام جماعت کے قیام کی تجویز پیش کی اور اس سلسلے میں ترجمان القرآن میں مضامین بھی شائع کیے۔ جو لوگ اس تجویز سے اتفاق رکھتے تھے وہ 26 اگست 1941ء کو لاہور میں جمع ہوئے اور " جماعت اسلامی " قائم کی گئی۔ جس وقت جماعت اسلامی قائم ہوئی تو اس میں صرف 75 آدمی شامل ہوئے تھے۔ اس اجتماع میں آپؒ کو جماعت کا سربراہ منتخب کیا گیا[278] اور آپؒ 1972ء تک جماعت اسلامی کے سربراہ رہے۔

قید و بند کی صعوبتیں:

تقسیم ہند کے بعد آپؒ پاکستان آ گئے۔ اکتوبر 1948ء میں اسلامی نظام کے نفاذ کے مطالبے پر گرفتار ہوئے اور 20 ماہ بعد رہا ہوئے۔ 1953ء میں " قادیانی مسئلہ " کے نام سے ایک چھوٹی سی کتاب تحریر کرنے پر آپؒ کو گرفتار کر لیا گیا، فوجی عدالت نے اس جرم میں سزائے موت کا حکم سنا دیا، بعد میں سزائے موت کو 14 سال سزائے قید میں تبدیل کر دیا گیا تاہم دو سال اور گیارہ ماہ بعد عدالت کے حکم پر رہا ہوئے۔ ایوب خاں نے 6 جنوری 1964ء کو جماعت اسلامی کو کالعدم قرار دے دیا۔ آپؒ سمیت جماعت اسلامی کے 65 رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا، 9 ماہ بعد رہا ہوئے۔ 1967ء میں عید کے چاند کے مسئلے پر آپؒ کو پھر گرفتار کر کے دو ماہ تک بنوں جیل میں رکھا گیا۔[279]

تصانیف:

علامہ مودودیؒ کی چند مشہور تصانف مندرجہ ذیل ہیں۔

الجہاد فی الاسلام، تفہیم القرآن، خلافت و ملوکیت، تحریک آزادی ہند و مسلمان، اسلام اور ضبط ولادت، پردہ، سرور عالم ﷺ[280]

بیماری اور وفات:

1979ء میں سید مودودی طبیعت زیادہ خراب ہونے پر علاج کے لیے امریکہ گئے۔ آپ کے چند آپریشن بھی ہوئے مگر 22 ستمبر 1979ء کو آپ کا انتقال ہو گیا۔[281] لاہور کے قذافی اسٹیڈیم میں آپ کا جنازہ علامہ یوسف القرضاوی[282] نے پڑھایا۔

---

[278] افتخار احمد، عالمی تحریک اسلامی کے عظیم قائدین، المیزان پبلشرز فیصل آباد، 2001ء، ط1، ص53 تا 60۔

[279] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً، ج1، ص137۔

[280] ایضاً۔

[281] عالمی تحریک اسلامی کے عظیم قائدین، ایضاً، ص114، 113۔

[282] قطر یونیورسٹی کے وائس چانسلر، سابق صدر اخوان المسلمون شام۔

کتاب کا تعارف:

عنوان: نصرانیت قرآن کی روشنی میں

مؤلف: مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ناشر: ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

جلد: مجلد

سن اشاعت: 2008ء

طبع: پنجم

صفحات: 264

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب پہلے "یہودیت و نصرانیت" کے نام سے شائع ہوئی جس میں یہودیت اور نصرانیت دونوں قرآن کی روشنی میں ایک جلد میں اکٹھی تھیں، پھر ان دونوں کو الگ الگ جلدوں میں شائع کیا گیا۔ یہ کتاب مولانا مودودیؒ کی مختلف تحریروں کو اکٹھا کرکے ترتیب دی گئی ہے[283] اور اپنے موضوع پر ایک اہم کتاب ہے۔

مذکورہ کتاب نو (9) ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کا نام ظہور عیسیٰؑ ہے، جس کی پہلی فصل میں عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریمؑ کی پیدائش، ان کی والدہ کی دعا کی قبولیت، حضرت زکریاؑ کا مریمؑ کی کفالت کرنے اور فرشتوں کا مریمؑ کو عیسیٰؑ کی خوشخبری دینے کا قرآن مجید کی آیات[284] کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے اور پھر اسکی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بعد حضرت مریمؑ کا لوگوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب چھپ کے اعتکاف بیٹھ جانے اور عیسیٰؑ کے متعلق فرشتے کی بشارت دینے پر حیران ہونے اور فرشتے کا انہیں سمجھانے، مریمؑ کا حمل کی حالت میں ایک دور جگہ پر چلے جانے، زچگی کی حالت میں مریمؑ کے پریشان ہونے اور ان کے نیچے چشمہ جاری ہونے اور درخت سے تازہ کھجوروں کے گرنے اور عیسیٰؑ کی پیدائش اور مریمؑ کا انہیں قوم کی طرف لے کر آنے، قوم کے الزام، مریمؑ کا بات نہ کرنے اور عیسیٰؑ کا پنگوڑے میں کلام کرنے کا قرآنی آیات[285] کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔

اس باب کی دوسری فصل میں مصنف نے حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش پر قرآنی دلائل پیش کیے ہیں کہ عیسیٰؑ خدا کا بیٹا نہیں ہیں، آپؑ پیدائش میں حضرت آدمؑ کی مثل ہیں۔[286] اور پھر مصنف نے "کلمہ اور روح" کے بارے میں بحث

---

[283] مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، مولانا، نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2008ء، ط5، عرض ناشر۔

[284] القرآن 3 : 36-47۔

[285] ایضاً، 19 : 16-31۔

[286] ایضاً، 3 : 59۔

کی ہے کہ **کلمتہ اللہ** سے عیسائیوں نے اللہ کا ذاتی کلام اور **روح منہ** سے اللہ کی روح مراد لے کر الوہیت اور تثلیث کا عقیدہ بناڈالا۔[287]

دوسرا باب حضرت عیسیٰؑ کی دعوت و تعلیمات کے متعلق ہے، جس کی پہلی فصل میں عیسیٰؑ کی اساسی تعلیم کا ذکر ہے کہ قرآن کے مطابق عیسیٰؑ واضح نشانیاں لے کر آئے اور کبھی بھی اپنی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔[288] پھر آپؑ کے معجزات کا ذکر ہے اور حضرت عیسیٰؑ کا موسیٰؑ کے دین کی تصدیق اور تجدید کا ذکر ہے۔[289] پھر حضرت عیسیٰؑ کی دعوت کے تین نکات "اقتدار اعلیٰ صرف اللہ کے لئے تسلیم کیا جائے، نبی کی اطاعت کی جائے اور صرف اللہ کے قوانین کو تسلیم کیا جائے" کا ذکر ہے۔ان نکات کے بارے میں انجیل میں اشارے موجود ہیں۔ مثلاً پہلے نکتہ سے متعلق انجیل میں ہے کہ " تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔"[290]

اس باب کی دوسری فصل میں اناجیل اربعہ میں موجود عیسویؑ تعلیمات کا ذکر ہے جن میں دعوت توحید، حکومت الٰہی، حق و باطل کی کشمکش کا پیغام، راہ حق میں آزمائش اور صبر کی تلقین، حب دنیا سے پرہیز اور فکر آخرت کی دعوت، حکومت الٰہی، حکومت خدمت ہے۔ یہودی علماء پر تنقید، یہود کا عیسیٰؑ کے خلاف مقدمہ شامل ہے۔ان میں اکثر تعلیمات حضرت محمد ﷺ کے مکی دور سے مماثلت رکھتی ہیں۔

تیسری فصل میں عیسیٰؑ کی دعوت کا عیسائیت کی تعبیرات کے مطابق ذکر ہے، جو انہوں نے اپنے ذہن کے مطابق اخذ کر لیں اور چوتھی فصل میں عیسیٰؑ کی حقیقی تعلیمات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ جس موجودہ عیسائیت کی خامیاں بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ انجیل کے مطابق عیسائیت جدا مذہب نہیں تھا بلکہ یہ یہودیت کا ایک حصہ تھا۔[291] آخر میں عیسوی اور موسوی تعلیم کے تعلق کو بیان کیا گیا ہے۔

تیسرے باب میں مصنف نے تعلیمات عیسیٰؑ میں کی گئی تحریفات کو بیان کیا ہے۔ پہلی فصل میں مسیحت کے ظہور کا ذکر ہے کہ کس طرح یہ مذہب یہودیت سے جدا ہوا، کیونکہ حضرت عیسیٰؑ نے نہ اپنی الگ جماعت بنائی تھی اور نہ اس کا نام عیسائی رکھا تھا۔ عیسائیت کی جدائی کی وجہ یہودی علماء کا اسے ایک گمراہ فرقہ قرار دے کر خود سے الگ کرنا اور پولوس کے شریعت کے خاتمہ کا اعلان اور عیسیٰؑ پر ایمان کو کافی قرار دینا تھا۔ عیسائیت کا ابتداء میں کوئی خاص نام نہیں تھا، اس کا نام 43ء/44ء میں انطاکیہ کے باشندوں نے مسیحت[292] رکھا۔[293] قرآن نے عیسائیوں کو نصاریٰ کے نام سے

---

[287] نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص26۔

[288] القرآن 43 : 63-64۔

[289] ایضاً 3 : 50۔

[290] کتاب مقدس، متی 4: 10۔

[291] نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص59۔

[292] کتاب مقدس، اعمال 11 : 26۔

پکارا ہے۔ پھر مصنف نے پولوس کا ذکر کیا ہے اور اسے عیسائیت کا بانی کہا ہے۔

اس باب کی دوسری فصل میں عیسائیت کے بنیادی عقائد میں فساد کو بیان کیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے غیر قوموں کی تقلید کرکے انکے عقائد کو اپنے مذہب میں شامل کر لیا۔[294] پولس نے عیسیٰؑ کے بارے میں ابنیت، تثلیث، الوہیت، انسان کے پیدائشی گنہگار ہونے اور کفارہ وغیرہ کے عقائد بنائے جن کو نیقیا کی کونسل نے بنیادی عقائد میں شامل کر دیا۔ عیسائیوں نے حضرت مریمؑ کو خدا کی ماں قرار دیا اور ان کو سب سے بڑی دیوی بنالیا۔[295]

تیسری فصل میں مصنف نے انجیل کی تاریخی حثیت کو بیان کیا ہے کہ موجودہ اناجیل عیسیٰؑ کے کافی عرصہ بعد لکھی گئی ہیں اور یہ وہ انجیل نہیں ہے جس کو قرآن نے انجیل کہا ہےاس لئے یہ قابل اعتماد نہیں۔ان کتابوں کے مؤلفین کے بارے میں اور مضامین میں بھی اختلاف ہے۔اناجیل یونانی زبان میں لکھی گئی ہیں حالانکہ عیسیٰؑ کی زبان سریانی تھی۔انجیل کو کافی عرصہ بعد تحریر کیا گیا، قرآن کی طرح اسے حفظ کرنے کی بھی کوشش نہیں کی گئی اور ان میں بہت زیادہ تحریف کی گئی۔ قرآن نے جن آسمانی کتب کا ذکر کیا ہے وہ اس وقت اپنی اصل حالت میں موجود نہیں ہیں۔

چوتھے باب میں مصنف نے رہبانیت اور اسکے ارتقاء کا ذکر کیا ہےاور پہلی فصل میں رہبانیت کے ظہور کے اسباب بیان کیئے ہیں کہ اس کے تین بڑے اسباب تھے۔ پہلا سبب یہ تھا کہ عیسائیت میں زناکاری، بدکاری بہت عام تھی اس کے توڑ کے لئے، دوسرا سبب یہ تھا کہ تعویز گنڈے اور عملیات کرنے والے درویشوں کو اللہ کا ولی سمجھا جانے لگا اور تیسرا سبب مسیحی علماء کا بدعتوں کا عیسائیت میں شامل کرنا تھا۔

اس باب کی دوسری فصل میں فلسفہ رہبانیت کے ماخذ غیر اقوام ہندوؤں، ایرانیوں وغیرہ کے طریقوں کو قرار دیا گیا ہے۔ عیسائیت میں رہبانیت کا آغاز مصر سے ہوا، اسکا بانی سینٹ ایتھونی تھا جسے پہلا مسیحی راہب قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ پورے مصر میں پھیل گیا۔[296]

اسکے بعد تیسری فصل میں رہبانت کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں، جن میں جسمانی اذیت، ترکِ طہارت، شادی سے پرہیز، قطع رحمی اور رشتوں کا خاتمہ، فرقہ وارانہ شدت پسندی، درویشی کے ساتھ دنیا پرستی اور خانقاہوں میں فحاشی کے اڈے شامل ہیں۔ اور آخر میں اس کے خلاف قرآنی آیت[297] پیش کی ہے۔

پانچویں باب میں مصنف نے عیسائیوں کی تاریخ کے چند اہم اجزا بیان کیئے ہیں جن میں پہلا اصحاب اخدود کا واقعہ

---

[293] نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص68۔

[294] ایضاً، ص80۔

[295] ایضاً، ص87۔

[296] نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص101۔

[297] القرآن 57 : 27۔

ہے۔اس بارے میں مؤلف نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت، [298] حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایات کو ذکر کیا ہے۔ اسلامی مؤرخین نے نجران کا واقعہ یہ بیان کیا ہے کہ یمن کے یہودی بادشاہ کے جانشین نے نجران پر حملہ کیا اور لوگوں کو یہودیت قبول کرنے کی دعوت دی، ان لوگوں کے انکار کرنے پر انہیں گڑھوں میں آگ جلا کر ان میں ڈالوا دیا۔ایک شخص دوس ذوثعلبان بھاگ نکلا اور شاہ حبش سے اس ظلم کی شکایت کی، حبش نے حملہ کرکے یمن سے یہودی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور یمن عیسائی سلطنت کا حصہ بن گیا۔[299] پھر مصنف نے واقعہ اصحاب احدود کے عینی شاہدوں کی روایات کاذکر کیا ہے اور کعبہ نجران کا ذکر کیا ہے جو عیسائیوں نے مکہ کے کعبہ کے مقابلہ میں بنایا تھا۔

اس کے بعد اصحاب کہف کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے اور اس بارے میں سب سے پہلے قرآن کی آیات [300] پیش کی گئی ہیں اور انکی تشریح کی گئی ہے۔ مؤلف نے اس واقعہ کے متعلق ایک شخص کی قدیم ترین شہادت پیش کی ہے جو مفسرین کی روایات سے ملتی جلتی ہے جس کے مطابق جب یہ لوگ بیدار ہوئے تو رومی سلطنت مسیح کی پیرو بن چکی تھی اور اس کے حساب سے ان کے غار کی مدت تقریباً196 سال بنتی ہے۔[301]

پھر مؤلف نے یمن پر عیسائیوں کے تسلط اور واقعہ فیل کو بیان کیا ہے کہ رومی حکومت نے حبش کی عیسائی حکومت کی مدد کرکے یمن پر اس کا قبضہ کرا دیا اور یمن میں ابرہہ نے شاہ حبش کو اپنا نائب مقرر کرنے پر راضی کر لیا اور یمن پر قابض ہو گیا اور آہستہ آہستہ خود مختار بن گیا۔[302] ابرہہ نے عرب کی تجارت پر قبضہ کرنا اور وہاں عیسائیت کو پھیلانا چاہا، اور لوگوں کا کعبہ سے رخ موڑنے کے لئے کلیسا تعمیر کروایا جس میں کسی نے رفع حاجت کر دی، اس پر ابرہہ نے کعبہ پر حملہ کے لئے 571/570ء میں فوج کشی کی، راستے میں قریش کے مویشی لوٹ لئے جن میں عبدالمطلب کے دوسو اونٹ بھی تھے۔ عبدالمطلب نے ابرہہ سے مذاکرات کئے اور اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ میں اونٹوں کا مالک ہوں، کعبہ کا مالک اسے بچالے گا۔ پھر اس سلسلے میں مصنف نے مختلف روایات بیان کی ہیں۔ جب ابرہہ مکہ میں داخل ہوا تو ہاتھی بیٹھ گیا اوآگے نہ بڑھا اور لشکر پر پرندوں نے کنکریاں برسانا شروع کر دیں، جس سے ان کے جسم کنکری لگتے ہی گلنے لگ جاتے اور وہ مر جاتے۔ پھر مصنف نے اس واقعے سے متعلق عربوں کی شہادتیں اور روایات ذکر کی ہیں۔

چھٹے باب میں مصنف نے بائبل میں آپؐ کے بارے میں موجود پیشن گوہیوں کا ذکر کیا ہے۔پہلی پیشن گوہی حضرت موسیٰؑ کی زبان سے ہے، [303] پھر حضرت عیسیٰؑ کی زبان سے بشارت ہے کہ وہ نبی احمد ہوگا۔[304] اسی طرح انجیل

---

[298] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، ح1266۔

[299] نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص116-117۔

[300] القرآن 18 : 9-13۔

[301] نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص122۔

[302] ایضاً، ص137۔

[303] کتاب مقدس، استثناء 18 : 15-19۔

یوحنا میں بھی آپؐ کے متعلق پیشن گوہیاں ہیں[305] اور نجاشی نے بھی آپؐ کی تصدیق کی۔ پھر مصنف نے برنباس میں موجود پیشن گوہیوں کا ذکر کیا ہے اور عیسائیوں کی انجیل سے مخالفت کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ یہ حقیقت کے زیادہ قریب ہے اور اس میں جگہ جگہ آپ ﷺ کے متعلق واضح بشارتیں ہیں۔[306]

ساتویں باب میں نبی کریم ﷺ کے زمانے میں موجود عیسائیوں کا ذکر ہے، جس میں ورقہ بن نوفل کی تصدیق، عیسائی سلطنت حبشہ میں مسلمانوں کی پہلی ہجرت، شاہ حبشہ کی حق پسندی، مقوقس مصر کا رویہ، قرآن میں رومیوں کی فتح کی بشارت[307] اور نجران وحبشہ کے وفود کی آمد کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد مصنف نے عیسائیوں کے غلط عقائد کی اصلاح کے لئے قرآنی آیات کو بیان کیا ہے۔ مثلاً عیسائیوں کے عقیدہ عیسائیت ہی ذریعہ ہدایت ہے کے جواب میں قرآن مجید میں ہے:

"وَقَالُواْ كُونُواْ هُوداً أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُواْ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ"[308]

"اور وہ کہتے ہیں یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے، کہہ دیجیے بلکہ ابراہیم کا دین اختیار کرو جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہیں تھے۔"

آٹھویں باب میں عیسائیوں سے متعلق مسلمانوں کے دو اہم مسائل کا ذکر کیا گیا ہے، جن میں پہلا مسئلہ حرام وحلال اور اہل کتاب کے ذبیحہ کا ہے۔ اس میں حرام اشیاء کا تذکرہ اور ذبح کے تزکیہ، او ذبح کرتے وقت تسمیہ کی شرط اور تسمیہ کے متعلق فقہاء کی آراء، حدیث میں ذبح کے تفصیلی احکام اور اہل کتاب کے متعلق فقہاء کی آراء بیان کی گئی ہیں۔

دوسرا اہم مسئلہ کتابیہ سے نکاح کا ہے۔ جس میں اسلاف کے اختلافات، ابن عمر وابن عباس کے مسالک، جمہور کے مسلک اور اختلافات اور صحیح مسلک کو ذکر کیا گیا ہے۔ پھر نکاح کے متعلق اسلامی نقطہ نظر، مخلوط شادیوں، اختلاف مذہب کے نقصانات، اسلامی قانون کے اعتدال، مسلمہ اور غیر مسلمہ کے نکاح کی حرمت، مسلم اور غیر مسلم کے نکاح کی قیود اور کتابیہ سے نکاح کی اجازت، کراہیت اور اس میں احتیاط کو بیان کیا گیا ہے۔

آخری باب میں ایک عیسائی کے چند اعتراضات، پوپ پال ششم کا پیغام امن بیان کیا گیا ہے اور اسکا جواب دیا گیا ہے۔ اور آخر میں پاکستان میں عیسائیت کی ترقی کی اصل وجہ غربت اور عیسائیوں کی طرف سے مفت علاج، مفت تعلیم، دیگر فلاحی کاموں اور مال کی لالچ کو قرار دیا ہے۔[309]

---

[304] القرآن 61 : 6۔

[305] کتاب مقدس، یوحنا 14-15-16۔

[306] نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص 163۔

[307] القرآن 30 : 2-3۔

[308] ایضاً، 2 : 135۔

[309] نصرانیت قرآن کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص 262-264۔

3. باب سوم
عیسائیت پر لکھی گئی منتخب ترجمہ شدہ اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

3.1 فصل اوّل: کتاب "احسن الاحادیث فی ابطال التثلیث" مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، شرح و تحقیق: ابو محمد اسماعیل عارفی

3.2 فصل دوم: کتاب "بائبل سے قرآن تک / اظہار الحق" مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، شرح و تحقیق: مفتی محمد تقی عثمانی

3.3 فصل سوم: کتاب "بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں" ڈاکٹر ذاکر نائیک، مترجم: سید امتیاز احمد

3.4 فصل چہارم: کتاب "بائبل قرآن اور سائنس" موریس بوکائلے، مترجم: ثناء الحق صدیقی

3.5 فصل پنجم: کتاب "مقام حضرت عیسیٰؑ اسلام کی نظر میں" شیخ احمد دیداتؒ، مترجم: بن یامین

3.6 فصل ششم: کتاب "یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں" امام ابن قیم الجوزیہؒ، مترجم: زبیر احمد سلفی

فصل اوّل: کتاب "احسن الاحادیث فی ابطال التثلیث"
مصنف "مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ"

مصنف کا تعارف:

پیدائش و نسب:

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ہندوستان کے ضلع مظفر نگر کے قصبہ کیرانہ، محلّہ دربار کلاں میں 1818ء میں پیدا ہوئے۔[310] آپؒ کیرانہ کے مشہور و معروف عثمانی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ کا نسب جلال الدین عثمانیؒ[311] سے ملتا ہے۔

تعلیم:

ابتدائی تعلیم کیرانہ میں حاصل کی۔ پھر دہلی چلے گئے اور وہاں مولوی حیات کی درسگاہ میں شامل رہے۔[312]

دینی سرگرمیاں:

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اسلام اور اہل سنت کے بڑے پاسبانوں میں سے تھے۔ آپؒ علماء دیوبند مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ وغیرہ کے حلقۂ فکر کے ایک فرد تھے۔ جس زمانے میں ہزاروں یورپی مشنری، انگریز کی پشت پناہی میں ہندوستان کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے تھے، مولانا کیرانویؒ اور ان کے ساتھی مناظروں، تقریروں اور پیمفلیٹوں کے ذریعے اسلامی عقائد کے دفاع میں مصروف تھے۔

1270ھ بمطابق 1854ء یعنی جنگ آزادی سے تین سال قبل مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے آگرہ میں پیش آنے والے ایک معرکہ کے مناظرہ میں عیسائیت کے مشہور مبلغ پادری فنڈر کو شکست دی۔[313]

جنگ آزادی 1857ء میں آپؒ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی قیادت میں انگریز کے ساتھ قصبہ تھانہ بھون میں انگریز کے خلاف جہاد میں شامل ہوئے اور شاملی کے بڑے معارکہ میں بھی شریک ہوئے۔[314]

انگریز کی فتح کے بعد آپؒ دیگر مجاہدین کی طرح ہجرت کرکے حجاز چلے گئے۔ یہاں آپؒ نے پادری فنڈر کی کتاب

---

[310] قاسم محمود، سید، اسلام کی احیائی تحریکیں اور عالم اسلام، الفیصل ناشران و تاجران لاہور، 2012ء، ص250۔

[311] مشہور بزرگ جن کا مزار پانی پت میں ہے۔

[312] بائبل سے قرآن تک، ایضاً، ص182۔

[313] ایضاً، ص195۔

[314] کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، احسن الحدیث فی ابطال التثلیث، تشریح و تحقیق: ابو محمد اسماعیل عارفی، ادارہ اسلامیات کراچی، ص15۔

میزان الحق کا جواب اظہار الحق تحریر فرمایا۔ آپؒ حجاز سے سلطان ترکی کے بلانے پر قسطنطنیہ[315] گئے اور وہاں عیسائیوں سے مناظرے کیئے۔[316]

تصانیف:

آپؒ کی مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

ازالۃ الاوہام، ازالۃ الشکوک، اعجاز عیسوی، اوضح الاحادیث، بروق لامعہ، معدول اعوجاج المیزان ، تقلیب المطاعن، معیار التحقیق، اظہار الحق[317]

وفات:

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے 24 رمضان 1308ھ بمطابق 2 مئی 1891ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔[318]

---

[315] موجودہ استنبول

[316] احسن الحدیث فی ابطال التثلیث، ایضاً، ص18۔

[317] بائبل سے قرآن تک، ایضاً، ص213،212۔

[318] اسلام کی احیائی تحریکیں اور عالم اسلام، ایضاً، ص253۔

کتاب کا تعارف:

عنوان:	احسن الحدیث فی ابطال التثلیث
مؤلف:	مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ
تشریح و تحقیق:	مولانا ابو محمد اسماعیل عارفی
ناشر:	ادارہ اسلامیات کراچی، لاہور
جلد:	مجلد
صفحات:	207

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب عقیدہ تثلیث کی تردید میں انتہائی مفید اور اہمیت کی حامل ہے۔اس کتاب میں عقیدہ تثلیث کی مضبوط دلائل کے ساتھ تردید کی گئی ہے۔ہر ایک مشکل عبارت کو شارح مولانا ابو محمد اسماعیل عارفی نے حاشیہ میں بہترین انداز میں واضح کرکے بیان کیا ہے۔

کتاب ھذا کی ابتداء میں مولانا ابو محمد اسماعیل عارفی[319] نے مقدمہ تحریر کیا ہے، مقدمہ میں کتاب ھذا کے مؤلف مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کا تعارف پیش کیا گیا ہے، جس میں مصنف کی تعلیم وتدریس، میدان جہاد میں خدمات، کیرانہ سے ہجرت، مکہ مکرمہ میں قیام، قسطنطنیہ کا سفر، دارالعلوم حرم کا قیام، ردعیسائیت پر مولانا کی خدمات، پادری فنڈر سے مناظرہ، مجلس مناظرہ کا انعقاد، مناظرہ کی روئیداد پر بحث کی گئی ہے اور مصنف کی تصنیفات کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ پھر کتاب ھذا احسن الحدیث فی ابطال التثلیث کی وجہ تصنیف اور منہج تحقیق کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد کتاب ھذا کے قدیم نسخہ کا عکس اور مصنف کا خطبہ جس میں میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ کی تعریف اور عیسیٰؑ کی آپؐ سے نسبت اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم کی منقبت بیان کی گئی ہے کو پیش کیا گیا ہے۔ پھر کتاب کی وجہ تصنف یہ بیان کی گئی ہے کہ کسی عیسائی نے ایک ہندی رسالہ میں مختلف اعتراض کئے جن کا جواب پہلے بھی مختلف کتب میں دیا جا چکا تھا لیکن دوبارہ اعتراضات پر الگ سے مذکورہ کتاب میں ان انتیس اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔[320] اعتراضات کے جواب سے قبل مصنف نے چار باتوں کا ذکر کیا ہے پہلی بات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر مذہب اپنے مخالفین پر آباء کی تقلید یا ہٹ دھرمی کی وجہ سے اعتراض کرتا ہے جیسا کہ یہودی مسیحؑ کے بارے میں کہتے تھے کہ "اس

---

[319] کتاب ھذا کی تشریح و تحقیق فرائض سرانجام دینے والے مصنف۔

[320] کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، احسن الحدیث فی ابطال التثلیث (کتاب ھذا)، تشریح و تحقیق: ابو محمد اسماعیل عارفی، ادارہ اسلامیات کراچی، ص48۔

میں بد روح ہے اور وہ دیوانہ ہے۔ تم اُس کی کیوں سنتے ہو؟"[321] دوسری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر کوئی اپنے مذہب کو ہی حق سمجھتا ہے۔ تیسری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر کوئی اپنے آپ کو بھول کر دوسروں کے عیب ہی دیکھتا ہے اور چوتھی بات کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیحی عقیدہ تثلیث کے بغیر نجات کو محال سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد عقیدہ تثلیث کی تردید پر دلائل بیان کرنے سے قبل دس تنبیہات کی گئی ہیں۔ پہلی تنبیہ میں مسیحی علماء کے اس اعتراف کا ذکر ہے کہ عقیدہ تثلیث کو ثابت کرنے کے لئے کوئی عقلی دلیل نہیں۔ دوسری تنبیہ میں اس مسئلے پر عیسائیت سے نکتہ اختلاف، تیسری اور چوتھی تنبیہ میں محال عقل چیز کے ناممکن الوجود ہونے، پانچویں تنبیہ میں الوہیت مسیح کی حقیقت معلوم نہ ہونے، چھٹی تنبیہ میں گزشتہ انبیاء کا عقیدہ تثلیث کی دعوت نہ دینے، ساتویں تنبیہ میں عقیدہ تثلیث مسیحؑ کی تعلیم نہ ہونے، آٹھویں تنبیہ میں تثلیث کے مسیحوں کے اختلافی عقیدہ ہونے، نویں تنبیہ میں تثلیث کے گستاخانہ عقیدہ ہونے اور دسویں تنبیہ میں مفہوم عقلی کی تین اقسام واجب الوجود بالذات[322]، ممتنع الوجود بالذات[323] اور ممکن الوجود[324] کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس کے بعد تثلیث کی تردید میں پہلی دلیل بیان کی گئی ہے کہ پہلی چار تنبیہات کے مطابق تثلیث فی التوحید عقلی پہلو سے باطل ہے مثلاً ایک کے لئے ثلث پورا نہیں نکلتا اور تین کا ثلث پورا ایک ہوتا ہے۔[325] جیسے عیسائی خود بھی کہتے ہیں کہ چار ایک نہیں ہو سکتے، پانچ ایک نہیں ہو سکتے تو پھر تین کیسے ایک ہو سکتے ہیں؟ پھر اس پر عیسائیوں کی غلط تاویلیں بیان کی گئی ہیں اور ان کی تردید کی گئی ہے۔ پھر اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ تثلیث کے بارے میں کسی بھی نبی حتیٰ کہ عیسیٰؑ نے بھی تعلیم نہیں دی اور مسیح علماء میں سے بھی بعض اس کے قائل نہیں۔ پھر عقیدہ تثلیث پر مسیحی دلائل کا تجزیہ اور پادریوں کے عقلی دلائل اور ان کے جوابات پیش کئے گئے ہیں مثلاً پادری ولیم نے تثلیث کے متعلق کہا کہ جس طرح انسان جسم، روح اور حیات کا مجموعہ ہے اور ایک ہے، اسی طرح خدا بھی تین خدا یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس سے مل کر ایک خدا ہے۔ اس دلیل کے مصنف نے چار جوابات دیئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرکب جز کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہو وہ خدا نہیں ہوتا۔[326]

---

[321] کتاب مقدس، یوحنا 10 : 20۔

[322] واجب الوجود بالذات: جس میں کسی امر خارجی یا علت یا سبب کے بغیر صرف اس کی ذات پر نظر کرنے سے اس کا وجود واجب ہو اور یہ صرف اللہ کی ذات میں منحصر ہے۔ (احسن الحدیث فی ابطال التثلیث (کتاب ھذا)، ایضاً، ص 71)

[323] ممتنع الوجود بالذات: جس میں کسی امر خارجی یا علت یا سبب کے بغیر صرف اسکی ذات کا عدم ضروری ہو اور کسی طرح کے وجود کی صلاحیت نہ رکھے مثلاً شریک باری تعالیٰ۔ (ایضاً، ص 72)

[324] ممکن الوجود: جس میں اسکی ذات پر نظر کرتے ہوئے وجود اور عدم دونوں برابر ہوں مثلاً تمام مخلوقات۔ (ایضاً)

[325] احسن الحدیث فی ابطال التثلیث (کتاب ھذا)، ایضاً، ص 74۔

[326] ایضاً، ص 83۔

پھر اجزاء تثلیث پر مفصل بحث کی گئی ہے جس میں بیٹے کے ازلی نہ ہونے اور حادث ہونے، ولادت کے معنی، باپ کے بیٹے سے مقدم ہونے، بیٹے کے باپ کے مثل نہ ہونے اور خدا کے مجسم نہ ہونے پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس بات کا ذکر ہے کہ عیسائی پادریوں کے بقول نعوذ باللہ حضرت عیسیٰؑ جہنم میں اترے۔

اس کے بعد یعقوبی فرقے کا عقیدہ کہ "مسیح مصلوب ہوتے وقت بھی مکمل خدا تھے اور تکلیف پانا، دفن ہونا اور تین دن بعد دوبارہ زندہ ہونا جس طرح مسیح پر واقع ہوئے اسی طرح الوہیت مسیح پر بھی واقع ہوئے" بیان کیا گیا ہے اور اس کی تردید کی گئی ہے۔ پھر مسیحیت کے تصور خدا، عشاء ربانی کی عبادت اور عیسائیوں کی اس غلط فہمی کہ اگر ہم تثلیث کا انکار کریں تو خدا کی صفت کلام اور صفت حیات کا انکار لازم آئے گا کی تردید کی گئی ہے کہ عیسائی حضرات اللہ کی دیگر صفات ازلیت وابدیت، سمع وبصر کے بھی قائل ہیں اور ان صفات علیحدہ اقنوم نہیں سمجھتے مثلاً کتاب مقدس میں ہے کہ "میں نے خداوند سے کہا کہ میرا خدا تو ہی ہے۔ اے خداوند میری التجا کی آواز پر کان لگا۔"[327] اگر تین صفات کمالیہ کے اقنوم مانتے ہیں تو ہر ایک صفت کے مقابلے میں ایک اقنوم مانا جائے۔[328] پھر اہل اسلام کے نزدیک تثلیث کے شرک ہونے اور شرک کی سزا بائبل کی رو سے ذکر کی گئی ہے۔

پھر مسیحوں کے لفظ خدا کے متعلق ایک بڑے مغالطے کا ذکر ہے کہ کتب ساویہ میں لفظ اللہ، الٰہ، رب، یہواہ وغیرہ مرشد، استاد، نیک آدمی، آقا اور فرشتہ وغیرہ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ بائبل میں بھی لفظ خدا غیر اللہ کے لئے استعمال ہوا ہے، مثلاً "خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا۔"[329] اسی طرح باقی لوگوں پر ان الفاظ کے اطلاق کا ذکر کیا گیا ہے جس سے ان الفاظ کا استعمال عیسائیوں کے اس مغالطے کے برعکس معلوم ہوتا ہے۔

دوسری دلیل یہ بیان کی گئی ہے کہ تثلیث میں خدا تین اقانیم کا مجموعہ ٹھہرا جو آپس میں مختلف اور واجب الوجود ہے اور یہ دو وجہ سے باطل ہے، ایک یہ کہ ہر مجموعہ اپنے خارجی امور میں ان امور کا محتاج ہوتا ہے جن کا وہ مجموعہ ہے اور دوسری وجہ یہ کہ مرکب حقیقی، صناعی اور اعتباری تین اقسام کا ہوتا ہے۔ خدا کی ذات میں یہ تینوں ممکن نہیں۔

تیسری دلیل یہ بیان کی گئی ہے کہ مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ ان تینوں اقانیم میں سے ہر ایک واجب الوجود، غیر مخلوق، ازلی وابدی خداوند ہے، جلال و کمال میں تینوں برابر ہیں۔ کیوں کہ تین کبھی ایک نہیں ہو سکتے، تمام عدد ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ خلاف عقل اور ناممکن چیز ہے کہ تین افراد پر وحدت حقیقی کا اطلاق کیا جائے۔

چوتھی دلیل یہ بیان کی گئی ہے کہ تمام کائنات کا خالق اللہ ہے جو قیود و حدود سے پاک ہے، اس کا شریک ناممکن ہے اور تمام مخلوقات اس کی محتاج ہیں۔ اللہ کے علاوہ کائنات کا کوئی خالق نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر ایک اپنے وجود کے اعتبار سے

---

[327] کتاب مقدس، زبور 140 : 6۔

[328] احسن الحدیث فی ابطال التثلیث (کتاب ھذا)، ایضاً، ص109۔

[329] کتاب مقدس، پیدائش 6 : 2۔

ایک حد رکھتا ہے جب کہ اس کی کوئی حد نہیں۔

پھر مسیحی قوم کی غلطیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کی اصلاح کے لئے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔پہلی غلطی یہ کہ ان کے نزدیک عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے فضیلت رکھتے ہیں اور خدا ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح تو آدمؑ اور فرشتے ماں باپ دونوں کے بغیر پیدا ہوئے ان کی فضیلت تو پھر مسیحؑ سے زیادہ ہونی چاہیے اور ان کو بھی خدا ہونا چاہیے؟[330] مسیحوں کی دوسری غلطی یہ ہے کہ مسیحؑ مردوں کو زندہ کرتے تھے لہٰذا وہ خدا ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح تو یہ معجزہ باقی پیغمبروں سے بھی ظہور ہوا ہے۔ مثلاً کتاب مقدس کے مطابق الیاسؑ[331] اور الیسعؑ[332] نے بھی مردوں کو زندہ کیا۔کیا ان باقی پیغمبروں کو بھی خدا مانا جائے؟ تیسری غلطی یہ ہے کہ عیسیٰؑ نے کوڑھی کو تندرست کیا تو الیسعؑ نے بھی کوڑھی سپہ سالار کو اچھا کر دیا تھا۔[333] چوتھی غلطی یہ ہے کہ عیسیٰؑ نے پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے بہت سے لوگوں کو کھلا دیا تھا تو الیاسؑ نے بھی ایسا کیا تھا۔[334] پانچویں غلطی یہ ہے کہ عیسیٰؑ پانی پر بغیر کشتی کے چلے گئے تھے تو موسیٰؑ اپنے پورے لشکر کے ساتھ دریا کو دو ٹکڑے کر کے گزرے تھے۔[335] اسی طرح یشوعؑ کا بھی یہ معجزہ ہے۔[336]

پھر الوہیت عیسیٰؑ پر عقلی پہلو سے بحث کی گئی ہے کہ عیسیٰؑ نے تو بقول بائبل اپنے گناہوں کا اقرار کر کے یوحنا سے بپتسمہ لیا۔[337] تو یہ کیسا خدا تھا جس نے خود گناہوں کی معافی مانگی۔اسی طرح اور بھی بہت سے واقعات ذکر کئے گئے ہیں۔ پھر پادری فنڈر کی عربی مہارت یعنی عربی میں ماہر نہ ہونے کی مثالیں دی گئی ہیں اور اس کے دلائل کی تردید کی گئی ہے کہ قرآن میں لفظ "روح" نفس ناطقہ یعنی جان اور جبریلؑ کے لئے استعمال ہوا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے لئے یہ لفظ پاک، رحمت، نفخ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔اسی طرح اس کے تردید میں باقی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ پھر قرآن مجید میں لفظ "کلمہ" کے خدا کی باتیں یا حکم خدا کے معنی میں استعمال ہونے، اقنوم علم کے غلط معنی لینے اور عیسیٰؑ کے لئے اس کا بغیر باپ کے کلمہ کن سے پیدا ہونے کے معنوں استعمال ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر پادری فنڈر کی بقیہ عبارت کی دلائل سے تردید کی گئی ہے۔

---

[330] احسن الحدیث فی ابطال التثلیث (کتاب ھذا)، ایضاً، ص143۔

[331] کتاب مقدس، سلاطین اول 17 : 20-22۔

[332] ایضاً، سلاطین دوم 4 : 23-25۔

[333] ایضاً، 5 : 14،10۔

[334] ایضاً، سلاطین اول 17 : 12۔

[335] ایضاً، خروج 14 : 21-22۔

[336] ایضاً، یشوع 3 : 10۔

[337] ایضاً، مرقس 1 : 4،5 ۔

فصل دوم: کتاب " بائبل سے قرآن تک/اظہار الحق"
مصنف " مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ"

مصنف کا تعارف:

پیدائش و نسب:

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ہندوستان کے ضلع مظفر نگر کے قصبہ کیرانہ، محلّہ دربار کلاں میں 1818ء میں پیدا ہوئے۔[338] آپؒ کیرانہ کے مشہور و معروف عثمانی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ کا نسب جلال الدین عثمانیؒ[339] سے ملتا ہے۔

تعلیم:

ابتدائی تعلیم کیرانہ میں حاصل کی۔ پھر دہلی چلے گئے اور وہاں مولوی حیات کی درسگاہ میں شامل رہے۔[340]

دینی سرگرمیاں:

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اسلام اور اہل سنت کے بڑے پاسبانوں میں سے تھے۔ آپؒ علماء دیوبند مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ وغیرہ کے حلقۂ فکر کے ایک فرد تھے۔ جس زمانے میں ہزاروں یورپی مشنری، انگریز کی پشت پناہی میں ہندوستان کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے تھے، مولانا کیرانویؒ اور ان کے ساتھی مناظروں، تقریروں اور پیمفلیٹوں کے ذریعے اسلامی عقائد کے دفاع میں مصروف تھے۔

1270ھ بمطابق 1854ء یعنی جنگ آزادی سے تین سال قبل مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے آگرہ میں پیش آنے والے ایک معرکہ کے مناظرہ میں عیسائیت کے مشہور مبلغ پادری فنڈر کو شکست دی۔[341]

جنگ آزادی 1857ء میں آپؒ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی قیادت میں انگریز کے ساتھ قصبہ تھانہ بھون میں انگریز کے خلاف جہاد میں شامل ہوئے اور شاملی کے بڑے معارکہ میں بھی شریک ہوئے۔[342]

انگریز کی فتح کے بعد آپؒ دیگر مجاہدین کی طرح ہجرت کرکے حجاز چلے گئے۔ یہاں آپؒ نے پادری فنڈر کی کتاب

---

[338] قاسم محمود، سید، اسلام کی احیائی تحریکیں اور عالم اسلام، الفیصل ناشران و تاجران لاہور، 2012ء، ص250۔

[339] مشہور بزرگ جن کا مزار پانی پت میں ہے۔

[340] بائبل سے قرآن تک، ایضاً، ص182۔

[341] ایضاً، ص195۔

[342] کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، احسن الحدیث فی ابطال التثلیث، تشریح و تحقیق: ابو محمد اسماعیل عارفی، ادارہ اسلامیات کراچی، ص15۔

میزان الحق کا جواب اظہار الحق تحریر فرمایا۔ آپؒ حجاز سے سلطان ترکی کے بلانے پر قسطنطنیہ[343] گے،اور وہاں عیسائیوں سے مناظرے کیئے۔[344]

تصانیف:

آپؒ کی مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

ازالۃ الاوہام، ازالۃ الشکوک، اعجاز عیسوی، اوضح الاحادیث، بروق لامعہ، معدول اعوجاج المیزان ، تقلیب المطاعن، معیار التحقیق، اظہار الحق[345]

وفات:

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے 24 رمضان 1308ھ بمطابق 2 مئی 1891ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔[346]

[343] موجودہ استنبول

[344] احسن الحدیث فی ابطال التثلیث، ایضاً، ص18۔

[345] بائبل سے قرآن تک، ایضاً، ص212،213۔

[346] اسلام کی احیائی تحریکیں اور عالم اسلام، ایضاً، ص253۔

کتاب کا تعارف:

عنوان:	بائبل سے قرآن تک/اظہار الحق
مؤلف:	مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ
مترجم:	مولانا اکبر علیؒ
شرح و تحقیق:	مفتی محمد تقی عثمانی
ناشر:	مکتبہ دار العلوم، کراچی
جلد:	1،2،3
اشاعت	2010ء
صفحات:	1741

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کی ابتداء میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا مقدمہ تحریر کیا گیا ہے جو "عیسائیت کیا ہے؟" کے موضوع سے الگ کتاب کے طور پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کتاب کا مقالہ ھذا کے دوسرے باب میں تفصیلی تجزیہ پیش کیا جا چکا ہے۔ پھر مصنف کے حالات زندگی اور تصانیف[347] بیان کئے گئے ہیں اور کتاب "اظہار الحق" کا خطبہ، پیش لفظ مصنف اور مقدمہ پیش کیا گیا ہے۔ مقدمہ میں پادری فنڈر کی کتاب میزان الحق اور حل الاشکال سے مختلف اقوال نقل کئے گئے ہیں اور ان پر بحث کی گئی ہے۔

اس کے بعد کتاب کے پہلے باب "بائبل کیا ہے؟" کی پہلی فصل میں عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کی کتابوں کے نام و تعداد اور ان کے مستند نہ ہونے پر دلائل بیان کئے گئے ہیں اور ہر کتاب پر الگ الگ بحث کی گئی ہے۔ دوسری فصل میں بائبل کے غلطیوں اور اختلافات سے لبریز ہونے کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ایک کتاب کے دوسری کتاب سے 51 اختلافات اور حضرت مسیحؑ کے متعلق 154 اختلافات حوالہ جات کے ساتھ تفصیلاً ذکر کئے گئے ہیں۔ تیسری فصل میں ان 110 غلطیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اختلاف کے ضمن میں نہیں آتیں۔ مثلاً کتاب مقدس میں ہے کہ " کیونکہ ہیرودیس نے اپنے بھائی فلپس کی بیوی ہیرودیاس کے سبب سے یوحنا کو پکڑ کر باندھا اور قید میں ڈال دیا۔"[348] یہ غلطی ہے، کیونکہ ہیرودیاس کے شوہر کا نام بھی تاریخ کے مطابق ہیرودیس تھا لیکن یہاں فلپس ذکر کیا گیا۔[349] چوتھی فصل میں بائبل کی کتابوں کے الہامی نہ ہونے پر دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مثلاً ان میں معنوی اختلافات، غلطیوں اور تحریفات کی

---

[347] ازالۃ الاوہام، ازالۃ الشکوک، اعجاز عیسوی، اوضح الاحادیث، بروق لامعہ، معدول اعوجاج المیزان، تقلیب المطاعن، معیار التحقیق، اظہار الحق۔

[348] کتاب مقدس، متی 14 : 3۔

[349] بائبل سے قرآن تک (کتاب ھذا)، ایضاً، ج 1، ص 499۔

کثرت ہے جس کا اعتراف خود عیسائی علماء نے بھی کیا ہے۔[350] پھر روم کے پادری کلیمنس کے خط کا پر بحث کی گئی ہے کہ یہ خط انجیل سے ماخوذ ہے یا نہیں؟ اور نیقہ کونسل کے قوانین میں تحریف کا ذکر کیا گیا ہے۔

دوسری جلد پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں تحریف کی اقسام[351] اور بائبل میں تحریف کے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ جس میں عہد عتیق کے نسخوں میں الفاظ کی تبدیلی، الفاظ کی زیادتی اور الفاظ کے حذف کرنے کی شکل میں تحریف لفظی پر دلائل اور تحریف کا عتراف کرنے والے یہودی اور عیسائی علماء کے اقوال بیان کئے گئے ہیں۔ پھر اہل کتاب کے چند مغالطے اور ان کے جوابات، گمشدہ کتابوں کی تفصیل، کتب مقدسہ میں تحریف کے امکان کے تاریخی دلائل اور بائبل کے قدیم نسخوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

دوسرے باب نسخ[352] کا ثبوت میں بائبل کے جھوٹے واقعات اور کتب مقدسہ میں نسخ کی اقسام مثالیں دے کر بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً موسیٰؑ کی شریعت میں ذبیحہ کے بہت سے احکام تھے جو عیسوی شریعت میں منسوخ کر دیئے گئے۔

تیسرے باب میں عقیدہ تثلیث پر تفصیلی بحث کی گئی ہے، جس کے مقدمہ میں بارہ باتیں (خدا کون ہے؟، معبود وہی ہے، عہد عتیق میں خدا کے لئے اعضاء کا ذکر، بعض اوقات الفاظ کے مجازی معنی میں استعمال ہونے، بائبل میں مجاز اور مبالغہ کا استعمال، مسیحؑ کے کلام میں اجمال کی مثالیں، دو دلیلوں میں تعرض ہو تو کیا کرنا چاہیے، تین کبھی ایک نہیں ہو سکتے، عیسائی حضرات توحید کو بھی حقیقی مانتے ہیں اور تثلیث کو بھی، عقیدہ تثلیث کی تشریح میں عیسائی فرقوں کا اختلاف اور پچھلی امتوں میں سے کوئی تثلیث کا قائل نہ تھا) تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ پہلی فصل میں عقیدہ تثلیث کی تردید پر عقلی دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ دوسری فصل میں حضرت عیسیٰؑ کے ارشادات کی روشنی میں عقیدہ تثلیث کی تردید کی گئی ہے۔ مثلاً کتاب مقدس میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے اللہ سے مناجات کرتے ہوئے فرمایا کہ "اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ لوگ تجھ خدائے واحد اور برحق اور یسوع مسیحؑ کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"[353] اسی طرح مسیحؑ کے بارہ ارشادات بیان کئے گئے ہیں جو عقیدہ تثلیث کی تردید کرتے ہیں اور ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ تیسری فصل میں نصاریٰ کے دلائل بیان کئے گئے ہیں اور ان کی تردید کی گئی ہے۔ مثلاً بائبل میں انسانوں کے لئے خدا کے بیٹے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جیسے بائبل میں ہے "میں اور باپ ایک ہیں۔"[354] اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے الفاظ حواریین کے لئے بھی استعمال کئے گئے ہیں اور اللہ کے ساتھ متحد ہونے کا مطلب اس کے احکام کی اطاعت کرنا اور نیک اعمال کرنا ہے۔[355]

---

[350] بائبل سے قرآن تک (کتاب ھذا)، ایضاً، ج1، ص538-578۔

[351] تحریف لفظی اور تحریف معنوی۔

[352] یعنی شارع کا ایک حکم کو ختم کرکے اس کی جگہ دوسرا حکم لانا۔

[353] کتاب مقدس، یوحنا17 : 3۔

[354] ایضاً، یوحنا10 :30۔

[355] بائبل سے قرآن تک (کتاب ھذا)، ایضاً، ج2، ص290۔

پانچویں باب میں قرآن کے کلام اللہ ہونے کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔پہلی فصل میں سب سے پہلے قرآن مجید کی اعجازی خصوصیات اور ان کے دلائل، اعجاز قرآن کی حکمت، قرآن کے ایک دم نازل نہ ہونے اور مضامین میں تکرار کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ دوسری فصل میں قرآن پر عیسائی علماء کے اعتراضات (قرآن کی بلاغت، قرآن کریم کی بائبل سے مخالفت کی وجہ سے کلام اللہ نہ ہونے، قرآن میں گمراہی کی نسبت اللہ کی جانب ہونے، قرآن کے اختلاف مضامین) بیان کئے گئے ہیں۔ تیسری فصل میں احادیث کی صحت کے ثبوت اور تین فائدے بیان کیئے گئے ہیں۔ پہلا فائدہ "زبانی روایات بھی قابل اعتماد ہو سکتی ہیں" میں بائبل کی اس بارے میں شہادتیں اور عیسائی علماء کا اعتراف بیان کیا گیا ہے۔دوسرا فائدہ میں اہم باتوں کے یاد رہنے اور تیسرا فائدہ میں تدوین حدیث کی مختصر تاریخ، احادیث کی تین اقسام[356] اور حدیث صحیح اور قرآن میں فرق کا ذکر کیا گیا ہے۔

تیسری جلد کا آغاز پانچویں باب کی چوتھی فصل سے کیا گیا ہے، جس میں احادیث پر پادریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً پادریوں نے شیعہ کے اقوال سے استدلال کرتے ہوئے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی ذات کو مشکوک بنا کر عوام کو مغالطے میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔اسکے جواب میں مصنف نے شیعہ کے اقوال کی تردید میں بعض شیعہ علماء کے اقوال ،قرآنی آیات اور اہلبیت کی شہادتیں پیش کی ہیں۔ اسی طرح احادیث کے اختلاف پر اعتراض کے جواب میں بائبل کے پچاس اختلافات پیش کئے گئے ہیں۔

چھٹا باب محمد الرسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہے، جس کی پہلی فصل میں نبی کریم ﷺ کی نبوت کو چھ طریقوں سے ثابت کیا گیا ہے،[357] جن میں پہلا طریقہ معجزات ہیں، جن کی ایک قسم ماضی/مستقبل کی صحیح خبریں مثلاً مکہ، یمن، شام و اعراق اور بیت المقدس کی فتح کی خبر، اور دوسری قسم عملی معجزات ہیں مثلاً معراج، شق القمر اور کنکریوں سے کفار کی ہلاکت وغیرہ۔ دوسرا طریقہ آپؐ کے اخلاق، تیسرا طریقہ آپؐ کی لائی ہوئی پاکیزہ شریعت، چوتھا طریقہ آنحضرتؐ کی تعلیمات کی اشاعت، پانچواں طریقہ آنحضرتؐ کا ظہور، ایک ایسے زمانے میں جب لوگ ہدایت کے پیاسے اور رہنما کے محتاج تھے اور چھٹا طریقہ آسمانی کتابوں میں آپؐ کی تشریف آوری کی بشارتیں ہے۔ بشارتوں سے پہلے چند ضروری باتیں ذکر کی گئی ہیں اور پھر آپؐ کے متعلق کتاب مقدس کی بشارتیں بیان کی گئی ہیں۔دوسری فصل میں آپؐ پر عیسائیوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات اور انبیاءؑ کی شان میں عسائیوں کے ناپاک عقیدے اور شرمناک الزامات بیان کئے گئے ہیں۔

کتاب کے آخر میں اشاریہ اور مصطلحات کی فہرست پیش کی گئی ہے۔

[356] متواتر، مشہور، خبر واحد۔

[357] بائبل سے قرآن تک (کتاب ھذا)، ایضاً، ج3، ص97۔

فصل سوم: کتاب "بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں"
مصنف "ڈاکٹر ذاکر نائیک"

مصنف کا تعارف:

ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک ایک بھارتی مقرر ہیں، جو تقابل ادیان اور مناظروں کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں۔ پیشہ کے لحاظ سے ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔

پیدائش:

آپ 18 اکتوبر، 1965ء کو بھارت کے شہر ممبئ میں پیدا ہوئے۔[358]

تعلیم:

آپ نے ممبئ کے ایک ہائی سکول میں داخلہ لیا، بعد میں وہاں ہی ایک میڈیکل کالج میں داخل ہو گئے اور یونیورسٹی آف ممبئ سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔[359]

دینی سرگرمیاں:

آپ نے 1991ء سے اسلام کی تبلیغ پر اپنی مکمل توجہ دینا شروع کی۔ تقابل ادیان کے میدان میں آپ مختلف مذاہب یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں وغیرہ سے مناظرہ میں مشہور ہیں۔اسلام کی حقانیت پر آپ کے دلائل سے متاثر ہو کر بہت سے لوگوں نے آپ کے ہاتھ اسلام قبول کیا۔

آپ بمبئ میں اسلامی تحقیق سنٹر کے صدر ہیں[360] اور ایک اسلامی چینل "پیس" کے نام سے چلا رہے ہیں۔

ذاکر نائیک حاضر جوابی اور مناظرہ میں دسترس رکھتے ہیں آپ کو عالمگیر شہرت 2000ء میں امریکہ میں عیسائی مناظر ولیم کیمپبل کے ساتھ ہونے والے مناظرہ سے حاصل ہوئی۔ آپ کو دنیا کے مختلف ممالک میں اور مختلف ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر مدعو کیا جاتا ہے اور آپ وہاں جا کر اسلام اور دیگر مذاہب کے تقابل پر بیانات اور مناظرے کرتے ہیں۔[361]

---

[358]"Life and Work of Dr.Zakir Naik", Slideshare, Accessed: May 31, 2015, http://www.slideshare.net/uponthecorner1/life-and-work-of-dr-zakir-naik-4318979

[359] Ibid..

[360]" Dr Zakir Naik Bio Data" , Dr Zakir Naik, Accessed: May 31, 2015, http://zakirnaikofficial.blogspot.com/2013/04/dr-zakir-naik-bio-data.html

[361]"Bio Data of Dr Zakir Naik", TafreehMela, Accessed: May 31, 2015, http://www.tafrehmella.com/threads/bio-data-of-zakir-naik.9646/

کتاب کا تعارف:

عنوان:	بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں
مؤلف:	ڈاکٹر ذاکر نائیک
مترجم:	سید امتیاز احمد
ناشر:	دارالنوادر، لاہور
جلد:	مجلد
اشاعت	2007ء
صفحات:	127

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں ڈاکٹر ولیم کیمپبل کے دو خطاب اور مصنف کتاب ھذا کے دو جوابی خطاب ہیں۔ پہلا خطاب ڈاکٹر ولیم کیمپبل کا ہے جس میں انہوں نے قرآن اور بائبل کے الفاظ اور ان کے معنی پر بحث کی ہے کہ علم لسانیات کے نزدیک کسی لفظ کے وہی معانی ہوتے ہیں جو بولنے والا مراد لیتا ہے یا سننے والا فرد مراد لیتا ہے۔ گویا قرآن او بائبل کے الفاظ کے معانی بھی وہی ہیں جو محمد ﷺ اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ مراد لیتے تھے یا ان کے مخاطبین مراد لیتے تھے۔[362] مثلاً قرآن میں لفظ "علقۃ" کے معنی اکثر تراجم میں "لوتھڑا" کئے گئے ہیں لیکن یہ لفظ چپکنا، لپٹنا، لٹکنا اور چمٹنا وغیرہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ڈاکٹر ولیم نے انسان کے نطفے سے اور پھر خون کے لوتھڑے سے بننے کے بارے میں نازل ہونے والی قرآنی آیات[363] اور ان کے ترجمے پر تفصیلی بحث کی ہے اور قرآن مجید کی ان آیات کو پہلی صدی عیسوی کی سائنس کے عین مطابق کہا ہے اور یہ دلیل قائم کی ہے کہ جیسے بیسویں صدی عیسوی کے مطابق جیسے وہ سائنس اس بارے میں غلطی پر تھی (نعوذ باللہ) قرآن بھی غلطی پر ہے۔[364] اس کے بعد ڈاکٹر ولیم نے چاندنی اور سورج کی روشنی اور آبی چکر پر بحث کی ہے اور قرآنی آیات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ پھر اسی طرح سلیمانؑ کے واقعے پر اعتراض کیا ہے کہ سلیمانؑ بادشاہ تھے اور یہ ممکن نہیں کہ ایک بادشاہ فوت ہو کر لاٹھی سے ٹیک لگائے کھڑا رہے اور اسے کوئی باورچی کھانے کا نہ پوچھنے آئے اور کوئی وزیر مشورہ نہ کرنے آئے۔[365] اسی طرح ڈاکٹر ولیم نے پھر خالص دودھ کے بننے کے بارے میں قرآنی آیت پر جدید سائنس کی روشنی میں اعترض کیا ہے۔

---

[362] ذاکر نائیک، ڈاکٹر، بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں (کتاب ھذا)، مترجم: سید امتیاز احمد، دارالنوادر لاہور، 2007ء، ص7۔

[363] القرآن 22 : 5، 23 : 14، 76 : 2، 96 : 1-2، 75: 36-39۔

[364] بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص27۔

[365] ایضاً، ص38۔

دوسرا خطاب مصنف کا ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ قرآن سائنس کی کتاب نہیں ہے بلکہ نشانیوں/آیات کی کتاب ہے، جن میں سے ایک ہزار کا تعلق سائنس سے ہے۔ پھر مصنف نے موضوع کے مطابق بائبل اور قرآن دونوں کا سائنس کی روشنی میں ذکر کیا ہے کہ سائنس دانوں نے جیسے ہمیں بتایا کہ زمین عظیم دھماکے سے وجود میں آئی، قرآن میں یہ سب باتیں اختصار سے بیان کر دی گئی ہیں۔آبی چکر کے متعلق ڈاکٹر ولیم کی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے فرمایا ہے کہ انہوں نے آبی چکر کے چار مراحل بیان کئے جس میں آخری مرحلے کا انہوں نے ذکر نہیں کیا، شاید یہ اس وجہ سے کہ اس کا ذکر بائبل میں موجود نہیں۔[366] پھر اس بارے میں قرآن پر ڈاکٹر ولیم نے جو اعتراضات کئے ہیں مصنف نے ان کا جواب دیا ہے کہ بائبل میں بادلوں کا کوئی ذکر نہیں جبکہ قرآن میں آبی چکر کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، پھر مصنف نے اس بارے میں قرآنی آیات کے حوالے پیش کئے ہیں، اس کے بعد ارضیات کے متعلق قرآن کی آیات اور جدید سائنس کے نظریات پیش کئے ہیں جو کہ متفق ہیں کہ پہاڑ سطح زمین کو استحکام فراہم کرتے ہیں اور ڈاکٹر ولیم کے اعتراض کا جواب دیا ہے۔ پھر مصنف نے سمندر کے پانیوں کا اور اس کے بعد علم الجنین کے بارے میں ڈاکٹر ولیم کے اعتراضات کا جواب دیا ہے کہ جہاں تک معنی والی بات کا تعلق ہے تو یہ بائبل کی حد تک تو ٹھیک ہے کیوں کہ خود بائبل کے بقول وہ صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی[367] جبکہ قرآن صرف عربوں کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے نازل ہوا ہے جیسا کہ قرآن خود کہتا ہے: "هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ"[368] یعنی "یہ پیغام ہے سب انسانوں کے لئے" اور جنین کے متعلق مصنف نے وضاحت کے بعد آخر میں ڈاکٹر ولیم کو ایک جملے میں یہ جواب دیا ہے کہ "قرآن میں جنین کے ارتقاء کے مختلف مراحل کو ان کی شباہت کی بنا پر نام دیا گیا ہے۔"[369] ڈاکٹر کیتھ مور نے اپنی تحقیقات کے بعد اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ قرآن مجید نے علم جنین کے جو مراحل بتائے ہیں وہ درست ہیں۔ پھر مصنف نے بائبل کا سائنس کی روشنی میں ذکر کیا ہے کہ بائبل کائنات کی پیدائش چھ دن میں بتاتی ہے اور چوبیس گھنٹے والے دن کی طرف اشارہ کرتی ہے جبکہ سائنسدانوں کے مطابق ایسے یہ ممکن ہی نہیں، قرآن بھی چھ دن میں کائنات کی پیدائش بتاتا ہے لیکن اس میں ایام سے مراد ایک طویل زمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد مصنف نے بائبل کے دیگر موضوعات پر بحث کی ہے اور ڈاکٹر ولیم سے بائیس نکات کی صورت میں سوالات کئے ہیں۔

پھر ڈاکٹر ولیم کیمپبل کا جوابی خطاب پیش کیا گیا ہے جس میں انہوں نے لفظ "علقة" پر مزید بحث کرنے کت بجائے فیصلہ عوام پر چھوڑا ہے اور بائبل کے صرف بنی اسرائیل کے لئے ہونے کی تردید میں دلائل پیش کئے ہیں۔ پھر اسی طرح

---

[366] بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص44۔

[367] متی 15 : 24۔

[368] القرآن 14: 52۔

[369] بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں (کتاب ھذا)، ایضاً، ص58۔

ڈاکٹر ولیم کے سمندر کے پانیوں، عیسیٰؑ کے بارے میں پیشن گوئیوں اور کفارے کے خلاف توبہ والی آیات[370] پر اعتراضات کاذکر کیا گیا ہے۔

اس کے بعد مصنف کا جوابی خطبہ پیش کیا گیا ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ میرے بائیس میں سے صرف دو نکات کو ڈاکٹر ولیم نے چھیڑا ہے باقی نکات کا وہ جواب نہیں دے سکے۔ ڈاکٹر ولیم نے زہر پینے والا چیلنج اور سترہ زبانیں بولنے والا چیلنج بھی قبول نہیں کیا۔اسی طرح پھر مصنف نے بائبل کی پیشن گوہیوں کو بائبل ہی سے غلط ثابت کیا ہے اور ڈاکٹر ولیم کے پہلے خطبے میں چاندنی، سلیمانؑ کی وفات، دودھ بننے کے عمل، علم الجنین کے بارے میں قرآن پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

کتاب ھٰذا کا حصہ دوم سوالات و جوابات پر مشتمل ہے۔جس میں ڈاکٹر ولیم کیمپبل سے طوفان نوح، زہر پینے والا امتحان نہ دینے، گفتگو کے فائدہ، ذوالقرنین کے سکندر اعظم ہونے، بائبل کے طبّی بیانات اور اس کے غیر سائنس ہونے، موجودہ بائبل کے اصل انجیل ہونے اور اسکی غلطیوں کے بارے میں سوالات کئے گئے ہیں اور ان کے جوابات پیش کئے گئے ہیں اور ڈاکٹر ذاکر نائیک سے اللہ کے نور ہونے، مسیحوں کی تثلیث کے بارے میں تاویل، بائبل کے مطابق زمین کی ساخت، قرآن میں گرامر کی غلطیوں، بائبل کے مطابق یونسؑ کے تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہنے اور عیسیٰؑ کے تین دن اور تین رات مٹی کے پیٹ میں رہنے، اسلام اور ارتقا، متن اور ترجمہ کے ایک یا الگ الگ چیز ہونے، سائنسی نظریات کی تبدیلی اور بائبل اور قرآن میں تضادات کے بارے میں سوالات کئے گئے ہیں اور ان کے جوابات پیش کئے گئے ہیں۔

[370] القرآن 28 : 67، 66 : 8، 9 : 18۔

فصل چہارم: کتاب "بائبل قرآن اور سائنس"

مصنف "موریس بوکائلے"

مصنف کا تعارف:

موریس بوکائلے ایک فرانسیسی طبیب تھے اور جامعہ پیرس کی ہسپتال میں سربراہ سرجن کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ کو اپنی تصنیف "بائبل قرآن اور سائنس" کی وجہ سے شہرت حاصل ہوئی۔

پیدائش و نسب:

آپ 19 جولائی 1920ء کو فرانس میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق فرانس کے عیسائی خاندان سے تھا۔[371]

قبول اسلام کا واقعہ:

فرعون کی لاش کو تحقیقات کے لئے فرانس منگوایا گیا اور موریس بوکائلے کی سربراہی میں ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کو لاش کی تحقیقات کرنے کا کام سونپا گیا۔ انھوں نے دوسرے ڈاکٹروں کے برخلاف جو فرعون کی لاش میں ترمیم کرنا چاہتے تھے، فرعون کے مرنے کے راز کا انکشاف کرنا چاہا۔ ڈاکٹر بوکائلے نے رات گئے تک فرعون کی لاش کا معاینہ کیا اور تحقیقات انجام دیتے رہے، وہ اس کی لاش پر باقی ماندہ نمک سے سمجھ گئے کہ وہ دریا میں غرق ہو کر مرا ہے۔ یہ بات آپ کی حیرت کا سبب بنی کہ فرعون کی لاش دوسری لاشوں کے مقابلے میں کیسے صحیح وسالم باقی رہی ہے۔ اپنے ایک دوست سے آپ کو معلوم ہوا کہ قرآن کریم نے فرعون کے غرق ہونے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے جسم کے صحیح وسالم ہونے کی خبر دی ہے۔ اس پر آپ کی حیرت میں مزید اضافہ ہوا۔ آپ پوری رات فرعون کی مومیائی شدہ لاش کے بارے میں سوچتے رہے اور اپنے دوست کی باتوں پر غور وفکر کرتے رہے کہ قرآن کریم نے فرعون کے غرق ہونے کے بعد اس کے جسم کے صحیح وسالم ہونے کی خبر کیسے دی ہے؟ حالانکہ ان کی مقدس کتاب انجیل میں فرعون اور اس کے جسم کے صحیح وسالم ہونے کے بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ نے سعودی عرب میں طب سے متعلق ایک کانفرنس میں ایک مسلمان نے اس متعلق قرآن کی آیت تلاوت کی۔ جس سے آپ کانپنے لگے اور فوراً اسلام قبول کر لیا۔[372]

وفات:

آپ نے 17 فروری 1998ء کو وفات پائی۔[373]

---

[371] " Maurice Bucaille ", Wikipedia, Accessed: jun 1, 2015, http://en.wikipedia.org/wiki/Maurice_Bucaille

[372] "قرآن کریم کا اعجاز" , Irbi World Service, Accessed: jun 1, 2015, http://urdu.irib.ir/component/k2/item/34717-قرآن کریم کا اعجاز

[373] Wikipedia, Op.Cit.

کتاب کا تعارف:

عنوان:	بائبل، قرآن اور سائنس
مؤلف:	موریس بوکائلے
مترجم:	ثناء الحق صدیقی
ناشر:	نامعلوم
جلد:	مجلد
صفحات:	387

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں عہد نامہ قدیم کا عمومی خاکہ پیش کیا گیا ہے جس میں عہد نامہ قدیم کے بار بار مختلف ترجمے تحریر ہونے اور اس کی اصل حالت کے تبدیل ہو جانے کا ذکر ہے۔

دوسرا باب عہد نامہ قدیم کی کتابوں کے بارے میں ہے جس میں سب سے پہلے توریت یا اسفار خمسہ[374] کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے اور تاریخی کتب اور ان میں تحریف کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر الہامی کتب[375] اور شاعری اور حکمت کی کتابوں کے بار میں بحث کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں عہد نامہ قدیم اور سائنس کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں دنیا کی تخلیق اور اس کے مدارج، دنیا کی تاریخ اور زمین پر ظہور آدمؑ کی تاریخ اور طوفان عالمگیر کے بارے میں بائبل اور سائنس کا نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے[376]۔ تخلیق کائنات کے بارے میں بائبل کی آیات پیش کی گئی ہیں اور ان کا سائنس کی رو سے جائزہ لیا گیا ہے۔ مثلاً بائبل میں کائنات کی واقعی تشکیل کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا، اس لحاظ سے انسان کی تخلیق کے وقت زمیں پر نباتات کا وجود نہیں تھا حالانکہ زمیں کے پانی نے اس کی سطح کو ڈھک رکھا تھا۔ بائبل کے آخری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق کے بعد خدا نے ایک باغ لگایا۔ یہ چیز سائنسی طور پر غلط ہے کیونکہ سائنس کے مطابق انسان کا ظہور زمین پر نباتات کے اگنے کے کافی زمانہ بعد ہوا۔[377] اسی طرح باقی دو نکات پر بھی بحث کی گئی ہے۔

چوتھے باب میں بائبل کے متنوں میں غلطیوں کے سلسلہ میں عیسائی مصنفین کا نظریہ پیش کیا گیا ہے اور اس کا

---

[374] اسفار خمسہ: پیدائش، خروج، احبار، گنتی اور استثنا کا مجموعہ۔

[375] جن کتب کو عہد نامہ قدیم میں شامل پہلے جلیل القدر انبیاءؑ موسیٰؑ، شموئیل، عالیجاہ اور الیسع سے علیحدہ شمار کیا گیا ہے۔

[376] موریس بوکائلے، بائبل، قرآن اور سائنس (کتاب ھذا)، مترجم: ثناء الحق صدیقی، ص57۔

[377] ایضاً، ص65۔

تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ پانچویں باب میں حصہ اول کا خاتمہ تحریر کیا گیا ہے۔

دوسرا حصہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں اناجیل کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے باب میں یہودوی عیسائیت اور سینٹ پال کا ذکر کیا گیا ہے کہ سینٹ پال جو ایک یہودی اور عیسائیوں کا سخت دشمن تھا اس نے عیسائیت قبول کر کے اس میں اپنے نظریات کو شامل کیا اور عیسائیوں کی ایک بڑی تعداد اس کے نظریات کی حامی بن گئی۔

تیسرے باب میں اناجیل اربع کے ماخذ اور تاریخ بیان کی گئی ہے کہ ان اناجیل کا پولوس کی کتابوں کے کافی عرصہ بعد تک ذکر نہیں ملتا دوسری صدی کے نصف تک یہ کتابیں منظر عام پر آئیں۔[378] اسی طرح اناجیل اربع میں سے ہر ایک کی الگ الگ تاریخ اور پھر ان کے ماخذ بیان کئے گئے ہیں۔

چوتھے باب میں اناجیل اور جدید سائنس کا موازنہ کیا گیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ اناجیل میں بہت کم ایسی عبارتیں ہیں جو موجودہ سائنس سے مطابقت رکھتی ہیں۔ اس باب میں پھر حضرت عیسیٰؑ کا نسب مریمؑ کی طرف سے بیان کئے جانے کے بجائے یوسف کی طرف سے بیان کئے جانے، اس بارے میں اناجیل کا آپس میں اختلاف اور بعد میں بعض نسخوں میں سے اسے نکال دینے کا ذکر کیا گیا ہے۔

پانچویں باب میں اناجیل کے آپس میں تضادات اور ناممکنات کا ذکر کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اناجیل کے بہت سے واقعات کے بیانات مشترک ہیں اور جو بیانات منفرد ہیں ان میں ایک دوسرے سے بہت زیادہ تضاد پایا جاتا ہے۔ مثلاً متی، لوقا، مرقس کی اناجیل اور یوحنا کی انجیل میں عید فسخ کو مختلف وقتوں میں بتایا گیا ہے۔[379] اسی طرح یوحنا کی انجیل میں عشاء ربانی کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ چھٹے باب میں حصہ دوم کے نتائج بیان کئے گئے ہیں۔

تیسرا حصہ سات ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں قرآن کا جدید سائنس سے موازنہ کیا گیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ قرآن اور سائنس کے درمیان تعلق بنیادی طور پر ایک حقیقت ہے اور پھر اس موضوع پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں قرآن کی صداقت اور اس کی تحریر و تدوین کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔

تیسرے باب میں زمین و آسمان کی تخلیق اور بائبل کے بیانات سے اتفاقات و اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے اور تخلیق کائنات کے متعلق قرآنی آیات بیان کی گئی ہیں اور ان کا سائنس سے موازنہ کیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں قرآن میں علم ہیئت کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں آسمان، اجرام فلکی اور ان کی گردش وغیرہ سے متعلق قرآنی آیات پیش کی گئی ہیں۔

---

[378] موریس بوکائلے، بائبل، قرآن اور سائنس (کتاب ھذا)، مترجم: ثناء الحق صدیقی، ص101۔

[379] ایضاً، ص154۔

پانچویں باب میں زمین کے متعلق قرآنی آیات اور سائنس کا نقطہ نظر وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

چھٹے باب میں عالم حیوانی اور عالم نباتات کے متعلق قرآن اور سائنس کا نقطہ نظر اور ان کی آپس میں مطابقت بیان کی گئی ہے۔

ساتویں باب میں انسان کی افزائش نسل کے متعلق قرآنی آیات اور سائنسی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔

اس حصہ کے آخر میں تین جز پیش کئے گئے ہیں۔

پہلے جز میں قرآن اور بائبل کے بیانات کا ذکر ہے کہ بہت سے مضامین جو بائبل میں بیان ہوئے ہیں ان کا قرآن میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرے جز میں طوفان عالمگیر کے معلق بائبل اور قرآن کے بیانات بیان کئے گئے ہیں۔

تیسرے جز میں حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کے مصر سے خروج کا بائبل اور قرآن کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔[380]

آخر میں اسلام کے قوانین کے بنیادی ذرائع قرآن و حدیث کا جدید سائنس کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح قرآنی آیات مستند ہیں اسی طرح صحیح احادیث بھی مستند ہیں اور جدید سائنس سے بہت زیادہ مطابقت رکھتی ہیں۔

[380] مورلیس بوکائلے، بائبل، قرآن اور سائنس (کتاب ھذا)، مترجم: ثناء الحق صدیقی، ص340۔

فصل پنجم: کتاب "مقام حضرت عیسیؑ اسلام کی نظر میں"
مصنف "شیخ احمد دیداتؒ"

مصنف کا تعارف:

پیدائش:

شیخ احمد دیداتؒ یکم جولائی 1918ء کو بھارت کے ضلع سورت میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا پیدائشی نام احمد حسین دیدات تھا۔[381]

ہجرت:

نو سال کی عمر میں والد محترم کے ساتھ جنوبی افریقہ منتقل ہوئے اور 1936ء میں فرنیچر کی دکان پر سیلز مین بن گئے۔[382]

دینی سرگرمیاں:

آپؒ ایک مسلمان مبلغ، مقرر اور مناظر تھے۔آپؒ کی اکثر تقاریر اسلام، عیسائیت اور بائبل پر مشتمل تھیں۔ آپؒ نے عیسائیوں کے ساتھ بے شمار بین المذاہب عوامی مباحثے منعقد کئے ہیں۔آپ کی تقاریر کے اہم موضوعات، انجیل، نصرانیت، حضرت عیسیٰ علیہ اسلام، محمدؐ کا ذکر انجیل میں، کیا آج کی انجیل کلام اللہ، وغیرہ ہیں۔آپؒ نے ایک بین الاقوامی اسلامی تبلیغی تنظیم، IPCI قائم کی۔اس کے علاوہ اسلام اور عیسائیت پر کئی کتب لکھیں اور بڑے پیمانے پر تنظیم کی طرف سے ان کو تقسیم کیا گیا۔آپ کو مسلسل پچاس سال تبلیغ کا کام کرنے پر 1986ء میں شاہ فیصل بین الاقوامی انعام دیا گیا۔ آپ مغربی دنیا میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے کے لئے انگریزی زبان استعمال کرتے تھے۔[383]

شاگرد:

آپؒ کے شاگردوں میں عالمی شہرتِ یافتہ مبلغ ڈاکٹر ذاکر نائیک قابلِ ذکر ہیں۔[384]

وفات:

آپؒ کا 8 اگست 2005ء کو 87 سال کی عمر میں جنوبی افریقہ میں انتقال ہوا۔[385]

---

[381] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً، ج1، ص194۔

[382] ایضاً۔

[383] "احمد دیدات"، آزاد دائرۃ المعارف, Accessed: May 30, 2015, http://ur.wikipedia.org/wiki/احمد دیدات

[384] ایضاً۔

[385] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ایضاً، ج1، ص194۔

کتاب کا تعارف:

عنوان:	مقام عیسیٰؑ اسلام کی نظر میں
مؤلف:	شیخ احمد دیداتؒ
مترجم:	بن یامین
ناشر:	اسلامک ملٹی میڈیا لائبریری، پیشاور
جلد:	مجلد
اشاعت	2004ء
صفحات:	58

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں عیسائیت اور اسلام کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب ھذا آٹھ (8) ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب "حضرت عیسیٰؑ اور مسلم زاویہ نگاہ" میں ایک ٹی وی پروگرام کا ذکر کیا گیا ہے جس میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان مباحثے کا اہتمام کیا گیا، پروگرام کے آخر میں میزبان نے یہ کہا کہ مسلمانوں میں عیسائیت کے بانی کو قبول کرنے کی گنجائش موجود ہے بہ نسبت اس کے کہ عیسائی بانی اسلام کو قبول کریں۔[386] پھر مصنف نے اس بارے میں وضاحت کی ہے کہ مسلمان تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ عیسیٰؑ اللہ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں کیونکہ اس بارے میں قرآن مجید میں واضح احکامات ہیں۔ اگر کوئی سوچتا ہے کہ مسلمانوں کی طرح عیسائی بھی اچھے انداز سے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں اپنا خیالات کا اظہار کریں گے تو یہ دھوکہ ہے کیونکہ عیسائیوں کو تو صرف نبی کریم ﷺ کے بارے میں برا سوچنا ہی سکھایا گیا۔ پھر حق بات کو کھل کر بیان کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں حضرت عیسیٰؑ سے مسلمانوں کی محبت کا ذکر کیا گیا ہے کہ قرآن حکیم میں عیسیٰؑ کا پچیس مرتبہ نام آیا ہے جو محمدؐ کے نام مبارک سے بھی پانچ گناہ زیادہ مذکور ہے۔[387] پھر عیسیٰؑ کے متعلق قرآن کی چند آیات اور آپؑ کے لئے بیان کئے گئے القابات ذکر کئے گئے ہیں۔ پھر یسوع کی لاطینی شکل جیزز (Jesus) کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ عبرانی زبان کا لفظ یسوع تھا، مغرب کے عیسائیوں نے بدل کر لاطینی طرز کا جیزز رکھ لیا۔ پھر عبداللہ یوسف علی کے کئے گئے قرآن مجید کے سب سے مشہور انگریزی ترجمہ کے آخر میں فہرست مضامین میں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق حوالہ جات بیان کئے گئے ہیں۔

---

[386] احمد دیدات، شیخ، مقام عیسیٰؑ اسلام کی نظر میں، مترجم: بن یامین، اسلامک ملٹی میڈیا لائبریری پیشاور، 2004، ص1۔

[387] ایضاً، ص5۔

تیسرے باب میں قرآن کی روشنی میں حضرت مریمؑ کا مقام بیان کیا گیا ہے کہ آپؑ کی فضیلت میں بہت سی قرآنی آیات نازل ہوئیں مثلاً قرآن مجید ہے: "**وَاصطَفٰكِ عَلَى نِسَاءِ العٰلَمِين**"[388] یعنی "اور تجھے جہان کی عورتوں پر فضیلت دی" پھر مریمؑ کی پیدائش اور زکریاؑ کو سپردگی کا ذکر ہے۔ اس کے بعد اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت محمدؐ تو امی تھے آپؐ کو یہ سب باتیں وحی کے ذریعے معلوم ہوئیں مگر یہودی اور عیسائی اس بات کو نہیں مانتے تو ان سے سوال ہے کہ ایک عربی کسی عورت کی اتنی فضیلت پھر کیسے بیان کر سکتا ہے؟۔قرآن کی ایک پوری سورت حضرت مریمؑ کے نام سے منسوب ہے۔

چوتھے باب میں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق قرآنی بشارتوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ قرآن میں مریمؑ کو عیسیٰؑ کی بشارت دیتے وقت یہ بھی کہا گیا کہ وہ مقربین میں سے ہوں گے۔[389] اس آیت کا موازنہ مرقس کی عبارت "خدا کے داہنی طرف بیٹھ گیا"[390] سے کیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے اس کا غلط مطلب سمجھا اور خدا کو مجسم تصور کر لیا۔ پھر اس بات کا وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے کہ مسیح نام نہیں ہے بلکہ یہ عبرانی لفظ **مسایا** نکلا ہے، عربی میں مسیح استعمال ہوتا ہے اور یونانی میں اسے (Christos) کہتے ہیں،اس کے معنی ملنا، مساج کرنا، چننا۔ اور اس کے کتاب مقدس میں مختلف معنوں میں استعمال اور لفظ مسیح کے عیسیٰؑ کے لئے مخصوص ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر حضرت مریمؑ کے قوم کی طرف واپسی اور عیسیٰؑ کے ان کی گود میں کلام کے معجزہ کا قرآنی آیات کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے اور پھر اس معجزے کا تقابل بائبل سے کیا گیا ہے کہ بائبل میں مسیحؑ کی طرف حضرت مریمؑ کو ماں کہنے کے بجائے عورت کہنا منسوب ہے اور قرآن اس کی تردید کرتا ہے۔

پانچویں باب میں حضرت عیسیٰؑ کی شخصیت کا قرآن اور بائبل کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔ جس میں قرآن کے مطابق حضرت مریمؑ کو عیسیٰؑ کی بشارت، عیسیٰؑ کے معجزہ، یہود کے مسیحؑ کے انتظار اور مثل آدم پیدائش کا ذکر ہے اور پھر پولوس اور اس کے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں غلط عقائد اور عیسائیوں کے عقیدہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں پر تفصیلی بحث کی گئی ہے اور اس کی تردید کی گئی ہے۔

چھٹے باب میں عیسائیوں کی مشکلات کا حل پیش کیا گیا ہے کہ قرآن مجید نے یہودیوں اور عیسائیوں کو مخاطب کر کے عیسیٰؑ کا مریمؑ کے بیٹا ہونے وغیرہ کا ذکر کیا ہے اور انہیں حد سے تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پھر قرآن کے مطابق قیامت میں حضرت عیسیٰؑ سے ان کے فرضی پیروکاروں کی عبادت کے بارے میں سوال کئے جانے اور ان کے جوابات کا ذکر کیا گیا ہے۔

---

[388] القرآن 3 : 42۔

[389] ایضاً، 3 : 45۔

[390] کتاب مقدس، مرقس 16 : 19۔

ساتویں باب میں بائبل میں ابتداء کے تصور کا ذکر ہے، جس میں مصنف سے ایک پادری کا مکالمہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ میں خدا ہوں۔اس کے جواب میں پادری نے انجیل یوحنا کی پہلی آیت "ابتداء میں کلام تھااور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام ہی خدا تھا۔"[391] پیش کی۔ جس پر مصنف نے دلائل سے کہا کہ یہ عیسیٰؑ کے الفاظ نہیں۔اس کے بعد عہد نامہ جدید کے یونانی زبان کے ستائیس قدیم نسخوں اور ہر عیسائی فرقے کا ان کے الگ الگ ترجمے پیش کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

آٹھویں باب میں عیسیٰؑ کے مصلوب نہ ہونے، ان کے معجزات اوراحمدﷺ کی پیش گوئی کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔پھر عیسیٰؑ کی تعلیمات کے مطابق شرعی احکامات کی پابندی کرنے کو نجات کا راستہ قرار دیا گیا ہے نہ کہ ان کے مصلوب ہو کر کفارہ بننے کو۔پھر اس بات کا ذکر ہے کہ معجزات سے کسی شخص کو سچا یا جھوٹا نہیں کہی سکتے اور نہ ہی خدا کہہ سکتے ہیں۔ مسیحؑ نے اپنی قوت سے ان معجزات کا ظہور نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ ظہور پذیر ہوئے۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے کہ "میں بدروحوں کو خدا کی قدرت سے نکالتا ہوں۔"[392] اس کے بعد عیسیٰؑ کے چند معجزات اور قرآن کی روح سے ان معجزات کا ظہور اللہ کے اذن[393] سے ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

[391] کتاب مقدس، یوحنا 1 : 1۔

[392] ایضاً، لوقا 11 : 20۔

[393] القرآن 3 : 49۔

فصل ششم: کتاب "یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں"
مصنف "امام ابن قیم الجوزیہؒ"

مصنف کا تعارف:

نام و پیدائش:

علامہ ابن قیم کا پورا نام حافظ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز الزرعی الدمشقی تھا اور ابن قیم کے نام سے مشہور ہوئے۔آپؒ کی 691 ھ میں دمشق کے قریب زرع نامی گاؤں میں ولادت ہوئی۔
آپؒ علامہ ابن تیمیہؒ کے شاگردوں میں سے ہیں اور آپؒ کا تعلق فقہ حنبلی سے تھا۔[394]

تعلیم:

آپؒ نے علوم دینیہ کی تعلیم امام ابن تیمیہؒ سے حاصل کی، فن تفسیر کے ماہر تھے، فن فقہ اور اصول عربیہ میں آپؒ خاص مہارت رکھتے تھے۔[395]

تکالیف و آزمائشیں:

آپؒ کئی مرتبہ امتحان اور تکالیف کے سخت ترین مراحل سے گزرے مگر پیشانی پر شکن تک نہیں آئی۔آخری مرتبہ آپ ابن تیمیہؒ کے قلعہ میں قید کیے گئے لیکن ان سے الگ رکھے گئے۔ان کی رہائی ابن تیمیہؒ کی وفات کے بعد ہوئی۔[396]

تصانیف:

آپؒ کی تصانیف کی تعداد ساٹھ سے زیادہ ہے۔آپؒ کی سب سے مشہور کتاب **زاد المعاد** ہے جو کہ اسلامی شرعی مسائل کے حل کرنے میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔
حضرت امام ابن قیم حنبلیؒ کی دیگر مشہور کتب درج ذیل ہیں:

اعلام المعوقین، اغاثۃ اللھفان، تہذیب سنن ابی داؤد، الصواعق المرسلۃ، الطب النبوی، بدایع الفوائد، الفوائد، اجتماع الجیوش الاسلامیۃ، تلبیس ابلیس[397]

وفات:

آپؒ نے 13 رجب 751 ھ کو وفات پائی۔[398]

---

[394] ابن قیم، علامہ، زاد المعاد، مترجم: رئیس احمد جعفری، نفیس اکیڈمی کراچی، 1190ء، ج2، 1، ص37۔
[395] ایضاً۔
[396] ایضاً، ص38۔
[397] ایضاً، ص42۔
[398] ایضاً، ص39۔

کتاب کا تعارف:

عنوان: یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں

مؤلف: امام ابن قیم الجوزیہؒ

مترجم: زبیر احمد سلفی

ناشر: نعمانی کتب خانہ، لاہور

جلد: مجلد

طبع: اول

صفحات: 416

کتاب کا تجزیہ:

مذکورہ کتاب امام ابن قیم الجوزیہؒ کی کتاب "**ہدایۃ الحیاری فی اجوبۃ الیہود و نصارٰی**" کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب تقریباً اسی مضامین پر مشتمل ہے۔ کتاب کی ابتداء میں اللہ کے نزدیک صرف دین اسلام کے ہی قابل قبول ہونے اور عقائد اسلام کا ذکر کیا گیا ہے اور اس پر قرآنی آیات سے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ پھر اسلام سے روگردانی اختیار کرنے پر قرآن میں بیان کی گئی وعیدیں بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے دنیا کی اقوام کی حالت اور پھر رسول اللہ ﷺ پر طعن و تشنیع کرنے والوں کی تردید کرنے کا حقوق اللہ میں سے ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ صرف ریاست کی لالچ نے اہل کتاب کو اسلام قبول کرنے سے نہیں روکا بلکہ اور بھی بہت سی وجوہات تھیں۔ اس کے بعد قبول حق کے راستے میں مانع اسباب جہالت و حسد وغیرہ اور یہود کے علماء کا نبی کریم ﷺ کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچاننے کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس کے بعد نصاریٰ کے رسالت محمدیؐ پر ایمان نہ لانے پر اس وجہ سے تعجب نہ کرنے کہ انہوں نے خدا کو بھی گالی دی ہے، صلیب کو جلانے کے بجائے اس کی پرستش کرنے، نماز میں شراب وغیرہ پی کر معبود کا مزاق اڑانے، نصاریٰ کے رئیسوں میں سے نجاشی، کرز بن علقمہ، عدی بن حاتم طائی، سلمان فارسی، جیفر بن جلندی و عبید بن جلندی اور عبداللہ بن سلام وغیرہ کے اسلام قبول کرنے، نصاریٰ کا نبی کریمؐ کے اسم گرامی کا تورات میں سے مٹانے، آسمانی کتابوں میں نبی کریمؐ کے ذکر پر بارہ دلائل اور تورات و انجیل کے نسخوں میں اختلاف پر بحث کی گئی ہے۔ پھر اہل کتاب کی تحریف اور رسول اللہ ﷺ کی صفات کو چھپانے کا قرآنی آیات [399] کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔

پھر گزشتہ کتابوں میں آپؐ کے متعلق بشارتوں اور صفات کا انہی کی زبانی ذکر کیا گیا ہے اور قرآنی آیات سے ان کی تفصیلی وضاحت پیش کی گئی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[399] القرآن 3 : 71، 2 : 159، 2 : 174، 3 : 81۔

"وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِى إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ"[400]

"اور جب عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا تھا، اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ جو تورات مجھ سے پہلے موجود ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کے آنے کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہو گا۔ پھر جب وہی رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انہوں نے کہہ دیا یہ کھلا جادو ہے۔"

اس کے بعد نصاریٰ کے ایسے مسیح پر ایمان رکھنے جس کا کوئی وجود نہیں اور یہود کے مسیح دجال کے منتظر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر آپؐ کے متعلق پیشن گوہیوں پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

پھر مصنف اور ایک یہودی کے درمیان مناظرہ بیان کیا گیا ہے، جس میں انہوں نے یہودی کو محمدؐ کو نبی ماننے پر قائل کر لیا لیکن اس نے اسلام پھر بھی قبول نہ کیا۔ اسی طرح نبیؐ کی نبوت کے بارے میں ایک اور مناظرہ اور آپؐ کی نبوت کو مفصل دلائل سے بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد قیصر روم ہرقل کی آپؐ سے متعلق خبر کا ذکر کیا گیا ہے کہ دو صحابہ رضی اللہ عنہما قیصر روم کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم تم سے شام کا علاقہ چھین کر رہیں گے۔ اس نے کہا نہیں تم شام کے فاتحین نہیں بلکہ شام وہ لوگ فتح کریں گے جو دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو افطار کریں گے۔ پھر اس نے پوچھا تمہارا روزہ کیسا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہما نے روزے کی کیفیت بتائی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔[401] اور اس بارے میں پورا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔

پھر نبی کریمؐ کی بعثت کی بشارت کی چار دلیلیں ان کی کتاب میں صراحتاً نبوت کی بشارت، آپؐ کے نہایت یقین کے ساتھ ان کی کتابوں میں بشارتوں کے ذکر کا دعویٰ، یہود و نصاریٰ کا خود اعتراف اور اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں کا اعتراف ذکر کی گئی ہیں جن کا یہود و نصاریٰ نے تکبر کی وجہ انکار کیا۔[402]

اس کے بعد تورات میں تحریف اور انبیاءؑ پر یہودیوں کی بہتان طرازی، تورات کے بدلنے کے اسباب، یہود کے مسیح کو برحق ماننے سے انکار، اناجیل میں باہم تناقص، یہود و نصاریٰ کی موافقت سے بعض نسخوں کو بدلنے، مسلمانوں کے نفع بخش اعمال و علوم میں سب پر فوقیت رکھنے، صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی افضلیت اور تمام امت کے استاد ہونے، امت کے گناہ کا رسول کی رسالت پر اثرانداز نہ ہونے، یہودیوں کی قابل ندامت غلطیوں اور برائیوں، یہود کے الگ الگ متفرق راستوں پر چلنے، یہودی علماء و فقہاء کے بدترین حیلوں، یہود کی شریعت کے مطابق بیوہ بھائی کی بیوی سے شادی نہ کرنے پر

---

[400] القرآن 61 : 6۔

[401] الجوزیہ، ابن قیم، امام، یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں (کتاب ھذا)، نعمانی کتب خانہ لاہور، ط 1، ص 228۔

[402] ایضاً، ص 235-236۔

ذلت ورسوائی برداشت کرنے، مختلف امتوں سے یہودیوں کی رسوائی، یہود کا نماز میں دیگر قوموں کو بددعا دینے اور خدا پر بہتان طرازی کرنے کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

پھر نصاریٰ کے دین کی بنیاد اللہ کے ساتھ شرک پر ہونے، حضرت مریمؑ اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میںؑ عیسائیوں کے غلط عقائد، دین کے تمام فروعات میں مسیحؑ کی مخالفت کرنے، پادریوں کا ان کے گناہ معاف کرنے اور ان کی عورتوں کو پاکیزہ کردینے، نصاریٰ کی کتابوں میں رب، سید اور باپ وغیرہ کے مطلب، مسلمانوں میں سے جہمیہ اور بعض بدعتی فرقوں کا نصاریٰ کے حلول کے عقیدہ کو اختیار کرنے، تثلیث کا عقیدہ رکھنے والے نصاریٰ کے اللہ کی ذات کی تقدیس اور صفات بیان کرنے میں انبیاء اکرامؑ کے اصول کی مخالفت کرنے کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

پھر اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ اگر محمد ﷺ کا ظہور نہ ہوتا تو تمام انبیاء کی نبوت باطل ہو جاتی کیونکہ آپؐ کے ظہور سے ان کی نبوت کی تصدیق ہوئی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِين"[403] یعنی "آپؐ حق کے ساتھ اور رسولوں کی تصدیق بن کر آئے۔" نصاریٰ محمدؐ کی نبوت کا انکار کرکے حضرت مسیحؑ کی فضیلت و نبوت کو ثابت نہیں کر سکتے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ سے متعلق یہودیوں کی خبر کے ناقابل اعتماد ہونے، نصاریٰ کا اپنے دین میں سب سے زیادہ آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف کرنے اور بعض چیزوں پر متفق ہونے، محمدؐ کا حضرت عیسیٰؑ اور انکی ماں مریمؑ کو ان کے دشمنوں کی بہتان طرازیوں سے بری کرنے اور ان کو اعلیٰ مرتبہ پر فائز کرنے، مسیحؑ کی بعثت سے پہلے اور آسمان اٹھائے جانے کے تک کا قصہ اور ان کے ماننے والوں پر یہود کے مظالم، پولس کے پہلی بار مسیحؑ کے بارے میں لاہوت و ناسوت کا عقیدہ ایجاد کرنے، قسطنطین کے سب سے پہلے صلیب کی شکل بنانے، نصاریٰ کی نو مجالس، نصرانیت کو اکسی ایسی قوم پر پیش کئے جانے جو معبود کو نہ پہچانتی ہو تو وہ اسے قبول کرنے سے رک جائے گی اور نبی کریمؐ کے معجزات کا سب سے بڑے اور سب سے زیادہ دلالت والے ہونے کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

اس کے بعد ان موضوعات پر بحث کی گئی ہے کہ نبوت کا انکار حقیقت میں خالق اور اس کے حقائق کا نکار کرنا ہے، یہود انبیاءؑ کے قاتل، سود خور اور تمام لوگوں سے بڑھ کر گمراہ و بہتان طراز ہیں، آپؐ کی نبوت کا انکار کرنے والے تاریکی میں اور مومن روشنی میں ہیں۔

---

[403] القرآن 37 : 37۔

خاتمہ

عیسائیت حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب مذہب ہے۔ مقالہ ھذا تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں عیسائیت کے تعارف پر چار فصول ہیں۔ پہلی فصل میں عیسائیت کی تعریفیں بیان کی گئی ہیں جیسے کہ عیسائیت وہ مذہب ہے جس کی حضرت عیسیٰؑ نے پہلی صدی عیسوی میں بنیاد رکھی اور اسکا محور ان کی زندگی، زندگی کا مقصد اور پیغام ہے۔ اس کے بعد عیسائی عقائد تثلیث یعنی خدا کو ایک ماننے کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ اور روح القدس کو بھی خدا ماننا، کفارہ یعنی عیسیٰؑ اپنی جان کی قربانی دے کر سب عیسائیوں کے لئے نجات کا ذریعہ بن گئے، ابنیت یعنی حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں، تجسیم یعنی اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کی شکل میں زمین پر لوگوں کو نجات دلانے آئے، مصلوبیت یعنی حضرت عیسیٰؑ کو سولی دے دی گئی جس سے وہ قتل ہو گئے۔ اور حیات ثانیہ یعنی عیسیٰؑ قتل ہونے کے تیسرے دن بعد دوبارہ زندہ ہو گئے کا ذکر کیا گیا ہے۔

موجودہ عیسائیت حضرت عیسیٰؑ کے مذہب اور تعلیمات سے بہت دور ہے کیوں کہ توحید عیسیٰؑ کا اصلی دین تھا۔ موجودہ عیسائیت کا بانی پولوس (St. Paul) تھا، جس نے عیسائیت میں نئے نئے عقائد پیدا کئے اور عیسائیت کی اصل تعلیمات کو مسخ کر کے رکھ دیا۔ دوسری فصل میں موجودہ عیسائیت کے اصل بانی کا ذکر کیا گیا ہے۔

عیسائیوں اور یہودیوں کی مقدس کتابوں کے مجموعہ کو بائبل/کتاب مقدس کہتے ہیں۔ عیسائیت میں کتابوں کی تعداد متعین نہیں ہے اور اس مذہب میں کتابوں کی دو قسمیں عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید ہیں۔ تیسری فصل میں عیسائیت کی مقدس کتابیں بیان کی گئی ہیں۔

مذکورہ موضوع اس وجہ سے نہایت اہمیت کا حامل کہ اس سے عیسائی مذہب کے متعلق مطالعہ کرنے والے قارئین کو آسانی ہو گی۔ لہٰذا اس موضوع پر اس سے پہلے بھی مختصر کام ہو چکا ہے جو کہ ناکافی ہے۔ چوتھی فصل میں اسی بارے میں بحث کی گئی ہے۔

دیگر زبانوں کی طرح اردو زبان میں بھی عیسائیت پر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ دوسرے باب میں اردو زبان میں لکھی گئی منتخب کتب کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ پہلی فصل میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "اسلام اور نصرانیت" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

دوسری فصل میں مفتی احمد یار خانؒ کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "اسلام اور عیسائیت" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

تیسری فصل میں مولانا عبدالطیف مسعودؒ کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "تحریف بائبل بزبان بائبل" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

چوتھی فصل میں پروفیسر ساجد میر کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "عیسائیت تجزیہ و مطالعہ" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

پانچویں فصل میں مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "عیسائیت کا پس منظر" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

چھٹی فصل میں مفتی محمد تقی عثمانی کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "عیسائیت کیا ہے؟" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

ساتویں فصل میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "نصرانیت قرآن کی روشنی میں" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

دیگر زبانوں میں عیسائیت پر لکھی گئی بعض کتب کا اردو میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ تیسرے باب میں دیگر زبانوں سے اردو میں ترجمہ شدہ منتخب کتب کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

پہلی فصل میں مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "احسن الحدیث فی ابطال التثلیث" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

دوسری فصل میں مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "بائبل سے قرآن تک/اظہار الحق" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

تیسری فصل میں ڈاکٹر ذاکر نائیک کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

چوتھی فصل میں موریس بوکائلے کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "بائبل قرآن اور سائنس" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

پانچویں فصل میں شیخ احمد دیداتؒ کا تعارف اور ان کی تصنیف "مقام حضرت عیسیٰؑ اسلام کی نظر میں" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

چھٹی فصل میں امام ابن قیم الجوزیہؒ کا مختصر تعارف اور ان کی کتاب "یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں" کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

مذکورہ کتب کے تجزیاتی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کتب میں سے عیسائیت کے متعلق معلومات کے لحاظ سے سب سے اہم کتابیں بائبل سے قرآن تک/اظہار الحق، عیسائیت کیا ہے؟ اور عیسائیت تجزیہ و مطالعہ ہیں، جن میں مصنفین نے بہت زیادہ تحقیقی کام کیا ہے۔

مقالہ ہٰذا میں حوالہ جات مندرجہ ذیل ترتیب سے تحریر کیے گئے ہیں۔

مصنف کا نام، کتاب کا نام، مترجم کا نام، پبلشر کا نام، سن اشاعت، طبع، جلد، صفحہ نمبر۔

مصادر و مراجع

1. القرآن، منزل من اللہ تعالیٰ۔
2. احمد دیدات، شیخ، مقام عیسیٰؑ اسلام کی نظر میں، مترجم: بن یامین، اسلامک ملٹی میڈیا لائبریری پیشاور، 2004۔
3. احمد یار خان، مفتی، اسلام اور عیسائیت، ادارہ تعمیر اہلسنت، گجرات، 1962ء۔
4. احمد عبداللہ، مذاہب عالم، مکی دار الکتب، لاہور، 2002ء۔
5. انجیل برنباس اردو، مترجم: انصاری، محمد حلیم، مولانا، ادارہ اسلامیات کراچی۔
6. افتخار احمد، عالمی تحریکِ اسلامی کے عظیم قائدین، المیزان پبلشرز فیصل آباد، 2001ء۔
7. الجوزیہ، ابن قیم، امام، یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں، مترجم: زبیر احمد سلفی، نعمانی کتب خانہ لاہور۔
8. الشہرستانی، محمد بن عبدالکریم، الملل والنحل، دادالکتب العلمیہ بیروت، 1992ء۔
9. المظفر ولی خان، مولانا، مکالمہ بین المذاہب، مکتبہ فاروقیہ کراچی، 2007ء۔
10. اہلحدیث (ہفت روزہ)، لاہور، 16 تا 22 جنوری، 2015، ج 46، شمارہ 2۔
11. بخاری، محمد اکبر شاہ، حافظ، پچاس جلیل القدر علماء، المیزان ناشران و تاجران کتب لاہور، 2006ء۔
12. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، مکتبۃ العلم، لاہور۔
13. جی۔ٹی مینلی، ہماری کتب مقدسہ، مترجم: جے۔ایس امام الدین، مسز کے۔ایل ناصر، مسیحی اشاعت خانہ لاہور، 1911ء۔
14. دہلوی، محمد سعید، مرزا، مذہب اور باطنی تعلیم، فکشن ہاؤس لاہور، 2012ء
15. ذاکر نائیک، ڈاکٹر، بائبل اور قرآن جدید سائنس کی روشنی میں، مترجم: سید امتیاز احمد، دارالنوادر لاہور، 2007ء۔
16. رشید احمد، پروفیسر، تاریخ مذاہب، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، 2000ء۔
17. رضوی، عبدالشکور، پیر، تحفۂ عیسائیت، جامعہ اہلسنت، لاہور، 1994ء۔
18. ساجد میر، پروفیسر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، دارالسلام، لاہور۔
19. سوہدروی، کامران اعظم، حیات حضرت عیسیٰؑ، بک کارنر شوروم، جہلم، 2010ء۔
20. شیبۃ الحمد، عبدالقادر، اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، مسلم پبلیکیشنز، گوجرانوالہ، 2007ء۔
21. صدیقی، بلال احمد، حالات زندگی مفتی احمد یار خان نعیمی بدایوانیؒ، نعیمی کتب خانہ گجرات، 2004ء۔
22. صفدر، محمد سرفراز خان، مولانا، عیسائیت کا پس منظر، مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ، 2010ء۔
23. ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، تصور خدا، تخلیقات، لاہور، 2010ء۔
24. عبد، عبدالرحمٰن، سید ابوالاعلیٰ مودودی، سوانح، افکار، تحریک، ادارہ ترجمان القرآن لمیٹڈ لاہور، 2011ء۔
25. عثمانی، محمد تقی، مفتی، عیسائیت کیا ہے؟، دارالاشاعت، کراچی، 1392ھ۔

26. فاروقی، عمادالحسن آزاد، دنیا کے بڑے مذاہب، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، 1986ء۔

27. فیروزالدین، مولوی، فیروزاللغات اردو جامع، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور۔

28. قادری، اخلاق احمد، تاریخ عالم، سٹی بک پوائنٹ کراچی۔

29. کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، علم الکلام، زمزم پبلشرز، کراچی، 2003ء۔

30. کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، معارف القرآن، مکتبہ المعارف، شہدادپور سندھ، 1422ھ۔

31. کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، اسلام اور نصرانیت، کتب خانہ جمیلی، لاہور۔

32. کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور۔

33. کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، احسن الحدیث فی ابطال التثلیث، تشریح و تحقیق: ابو محمد اسماعیل عارفی، ادارہ اسلامیات کراچی۔

34. کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، بائبل سے قرآن تک، شرح و تحقیق: مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبہ دارالعلوم کراچی، 2010ء۔

35. قاسم محمود، سید، شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، 2013ء۔

36. قاسم محمود، سید، اسلام کی احیائی تحریکیں اور عالم اسلام، الفیصل ناشران و تاجران لاہور، 2012ء۔

37. لیوس مور، مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، مترجم: یاسر جواد، سعدیہ جواد، نگارشات پبلشرز لاہور، 2003ء۔

38. ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ، ج19، شمارہ5، مئی 2008ء۔

39. ماہنامہ ھدًی للناس، گوجرانوالہ، ج2، شمارہ6، جون 2009ء۔

40. محمد فواد عبدالباقی، المعجم المفہرس للالفاظ القرآن الکریم، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔

41. مسعود، عبداللطیف، مولانا، تحریف بائبل بزبان بائبل، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، ملتان۔

42. مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، مولانا، نصرانیت قرآن کی روشنی میں، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2008ء۔

43. موریس بوکائلے، بائبل، قرآن اور سائنس، مترجم: ثناء الحق صدیقی۔

44. نعیمی، عبدالحمید، مفتی، حیات حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2011ء۔

45. وزارت (ہفت روزہ)، لاہور، ج5، شمارہ17، 5تا12 مئی 2009ء۔

46. Encyclopedia of Religion and ethics "Christianity", 1910, vol: 3.

47. James Hasting, Dictionary of Bible, New York, 1909.

48. The American peoples Encyclopedia, Chicago, 1960, vol: 5.

49. The Encyclopedia Britannica, "Christianity", New York, 1911, vol: 6.

50. The New Encyclopedia Britannica, "Christianity", Chicago, Vol: 16.

قرآنی آیات کریمہ کی فہرست

نمبر شمار	آیات کریمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	صفحہ نمبر
1	لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	5	73	7
2	مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ	5	39	8
3	قُل هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔لَم يَلِد وَلَم يُولَد۔ وَ لَم يَكُن لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ	112	4-1	8
4	أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ۔ وَأَن لَّيْسَ لِلإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ	53	38،39	9
5	مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ	19	35	9
6	إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ ٱللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثِمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ	3	59	9
7	وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً	4	157	11
8	بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً	4	158	11
9	قُلْ يٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ"	39	53	39
10	أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ۔ وَأَن لَّيْسَ لِلإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ	53	38،39	39
11	مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَـٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّينَ	33	40	43
12	فَٱعْفُواْ وَٱصْفَحُواْ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِ	2	109	43
13	إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ	56	77	44
14	نُزِّلَ عَلىٰ مُحَمَّد	27	2	44
15	ٱلَّذِى يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِندَهُمْ فِى ٱلتَّوْرَاةِ وَٱلإِنْجِيلِ	7	157	44

45	2	2	لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ	16
49	79	2	يَكْتُبُونَ ٱلْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَـٰذَا مِنْ عِنْدِ ٱللَّهِ	17
53	49	3	وَرَسُولاً إِلَىٰ بَنِيۤ إِسْرَائِيلَ	18
69	135	2	وَقَالُواْ كُونُواْ هُوداً أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُواْ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ	19
84	52	14	هٰذَا بلٰغ لِلنَاس	20
92	42	3	وَاصطَفٰكِ عَلَى النِسَاءِ العٰلَمِين	21
95	6	61	وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ ٱلتَّوْرَاةِ وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي ٱسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُم بِٱلْبَيِّنَاتِ قَالُواْ هَـٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ	22
97	37	37	بَل جَآءَ بِالَحَقِّ وَصَدَّقَ المُرسَلِين	23

فہرست مضامین